ناولز حب
عندلیب
ایرج کاظمی
ناولز حب NovelsHub
www.Novelshub.pk

مکمل ناول

پیار نال نہ سہی غصے نال ویکھ لیا کر

بیماراں نوں شفا مل جاندی اے

صبح کے گیارہ بجے ایس پی ولید حسن شیر ازی کے کمرے سے حسب معمول عطاء اللہ خان صاحب کی آواز پورے تھانے میں گونج رہی ہوتی ہے۔
یہ اٹھائیس سالہ نوجوان آج کے دور میں بھی صرف عطاء اللہ کے علاوہ اور کسی موسیقار کو سننا گناہ سمجھتا تھا. پورا تھانہ روزانہ لگنے والی محفل پر جھومتے ہوئے کام کرتا تھا کیونکہ کام کی سختی بھی شدید تھی. حوالدار رحیم خان فائل تھامے کمرے میں آتا ہے. ولید اس سے فائل لے کر دیکھتا اور چند ہدایات دیتا ہے.
رحیم خان بات ختم ہونے کے بعد سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے: ایس پی صاحب اک گل آکھاں جے تسی برا نہ منو تے...

ہاں بولو کیا بات ہے. ولید کا چہرہ بے تاثر تھا. وہ جانتا تھا کچھ انوکھا ہی سننے کو ملے گا.

www.Novelshub.pk

تسی ساڈی طرف وی پیار نال ویکھیا کرو. ہر ویلے کم کم لائی رکھدے او. سانوں بیمار تے کر چھڑیا اے تسی پر شفا کوئی نہیں کر دے او. رحیم خان بہت سنجیدہ ہو کر بول رہا ہوتا ہے. یہ سچ تھا کہ ولید کام کے معاملے میں بہت سختی کرتا تھا.

رحیم صاحب آپ اگر اپنے کام پر غور کریں تو بہتر ہو گا. میں مہینے میں ایک پارٹی دیتا ہوں... اب دوبار لنگر لگانے کی اجازت تو میری جیب بھی نہیں دیتی. ولید ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھ کر جواب دیتا ہے

اسی تے کج وی نی منگدے تواڈے کولوں. جدوں بیگم آئے گی نہ تانوں اس ویلے پتہ لگنا جے اے مخلوق جیب نہیں ویکھدی. بس اپنے نخرے ویکھاندی اے. فیر بندہ انج دا بیمار ہوندا اے کہ عطاء اللہ دے گانیاں وچ وی شفا نہیں ملدی.... رحیم خان قہقہہ لگاتے ہوئے باہر چلا جاتا ہے. جبکہ ولید تاسف سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے جو اس کے تھانے کا سب سے بڑا کامیڈین تھا مگر ولید سے اس کا دل لگا و تھا روز کوئی ایک شو اس کا آفس میں لگا کر جاتا تھا.

صبح سے بینک میں لوگوں کا ہجوم لگا تھا. ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو یہی حال ہوتا تھا. لوگ اپنی تنخواہ نکلوانے آتے تھے اور پھر اکاؤنٹنٹس کی مت ماری جاتی تھی.

صبح 9 بجے سے لے کر 5 بجے تک یہ شغل جاری رہنا تھا. عندلیب کام سے تھک چکی ہوتی ہے. اب موڈ بری طرح خراب ہو چکا ہوتا ہے. عین ممکن تھا کوئی اس کے عتاب کا شکار ہو......

www.Novelshub.pk

ایک وجیہہ نوجوان پولیس یونیفارم میں شانِ بے نیازی سے بینک میں داخل ہوتا ہے. چال میں حد درجہ مغروری سمائی ہوتی ہے مگر آنکھیں ایک چہرے پر پڑتی ہیں تو پلٹنے سے انکاری ہو جاتی ہیں.

سر پر نفاست سے ٹکائے ڈوپٹے پر گندمی رنگت دمک رہی تھی. چہرے پر بیزاری واضح تھی مگر چال کمال تھی. اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ بے حد پر کشش تھی.

عندلیب نے اس کی طرف دیکھا تو نخوت سے سر جھٹکتے ہوئے زیرِ لب کہا تھا. لفنگا.......

اس کی آواز ولید تک تو نہیں پہنچی تھی مگر وہ سمجھ گیا تھا عزت افزائی بہترین ہی ہوئی ہو گی.

ولید سر کھجاتا مینیجر کے کمرے میں چلا جاتا ہے جو اس کا دوست بھی ہوتا ہے.

چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے وہ مینیجر شاہد سے باتوں میں مصروف ہوتا ہے. بار بار خیال وہ باہر بیٹھی اکاؤنٹنٹ کا آتا ہے جسے وہ جھٹکنے کی لاکھ کوشش کرتے ہوئے بھی ناکام رہتا ہے. بالآخر وہ شاہد سے بات شروع کر دیتا ہے.

یار شاہد وہ.... باہر کوئی نئی اکاؤنٹنٹ آئی ہے کیا؟ ولید سر سری سا انداز اپناتا ہے تا کہ شاہد کو شک نہ ہو.

ہاں وہ مس عندلیب کی بات کر رہے ہو؟. یار بہت کمال کا کام ہے اس کا مگر تھوڑی مغرور ہے. شاہد بھی عام سا تعارف دیتا ہے جس پر ولید سر ہلاتا ہے.

اچھا مجھے کام ہے کچھ میں چلتا ہوں. خدا حافظ.

www.Novelshub.pk

ولید اپنے موبائل پر دیکھتے ہوئے چل پڑتا ہے. باہر نکلتے ہی پھر وہ دکھائی دیتی ہے.

دماغ میں عطاء اللہ خان صاحب گنگنانے لگتے ہیں اور آنکھیں پھر اسے دیکھ رہی ہوتی ہیں

جنوں کو ضبط سکھالوں تو پھر چلے جانا

میں اپنا آپ سنبھال لوں, تو پھر چلے جانا

اسی طرح ہے ابھی تشنگی ان آنکھوں میں

میں ان کی پیاس بجھالوں تو پھر چلے جانا

آج لگتا ہے ٹکا کے بے عزتی کروائیں گے ایس پی ولید آپ. ولید خود سے کہتا ہے تو ایک سامنے سے گزرنے والا ورکر اس سے پوچھتا ہے.

جی سر... آپ کو کوئی کام کروانا ہے کیا..

نہیں اوہاں وہ مجھے اکاؤنٹنٹ سے کچھ بات کرنی ہے. میں وہیں جا رہا ہوں. ولید کہہ تو دیتا ہے اور پھر اپنی زبان دانتوں تلے دیتا ہے.

ورکر اسے عندلیب کے پاس ہی لے جاتا ہے. اب ایس پی ولید حسن شیرازی کے لیے اپنا آپ ایک مجرم جیسا تھا اور سامنے کوئی کڑک تھانے دار بیٹھا تھا.

آج تو گئے ایس پی صاحب... اور لو پنگے. ولید ارد گرد کا جائزہ لیتا آنکھیں گھمارہا ہوتا ہے.

عندلیب کے چہرے پر خفگی کے آثار واضح تھے.

جی سر... کوئی کام ہے آپ کو. عندلیب ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہی تھی. اس شخص کو دیکھ کر ہی اسے انوکھا سا احساس ہوا تھا. وہ حد درجہ بیزار نظر آرہی تھی.

وہ میں.... جاننا چاہتا تھا کہ آپ کے بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے... مطلب کہیں اور بھی تو کھلوا سکتے ہیں. اب ایس پی ولید اپنی انوسٹی گیشن والا کانفیڈنس لاتے ہوئے بات کر رہا تھا.

سر انسان جو کرتا ہے اپنا فائدہ سوچ کر کرتا ہے. ہمارے پاس بھی لوگ اپنا فائدہ دیکھ کر ہی آتے ہیں. عجیب کانفیڈنس تھا ولید متاثر ہوا تھا.

وہ اپنا سارا پلین سمجھا رہی تھی جبکہ وہ تو بس اسے دیکھ رہا تھا. کچھ سمجھنا ناممکن تھا

ہمم... کافی متاثر کن پلین ہے آپ لوگوں کا... میں دوسروں کو بھی یہ بینک ریکمنڈ کروں گا. خدا حافظ.. ولید جان بچا کر بھاگا تھا.

عندلیب اس کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی. خدا ہی حافظ. لفنگے. ہونہوں..... ایک طرف نرمی تھی تو دوسری طرف سختی. کیا ہونا تھا انجام خدا جانے......

www.Novelshub.pk

عندلیب سر جھٹک کر کام میں مصروف ہو جاتی ہے. کچھ دیر بعد نادیہ چائے کے کپ تھامے اس کے پاس آتی ہے. جسے تھام کر وہ نادیہ کو شکریہ بولتی ہے. عندلیب کو واقعی اس کی ضرورت محسوس ہوئی تھی ایس پی سے مل کر.....

یار وہ پولیس یونیفارم میں جو تھا آدمی کیا کمال تھا نہیں.... کیا ڈیشنگ پرسنیلٹی تھی. یونیفارم میں تو ویسے ہی کشش ہوتی ہے عجیب سی.... نادیہ جوشیلے انداز میں ایس پی کی تعریف کرتے ہوئے اپنی دوست کے بگڑتے تاثرات دیکھتے ہی چپ ہوئی تھی.

ایک نمبر کا لفنگا تھا. اس قدر چھچھورا آدمی میں نے کہیں نہیں دیکھا. پتہ نہیں کوئی کام نہیں ہوتا اس کے پاس جو 2 گھنٹے یہاں ضائع کر کے گیا. پتہ نہیں ایس پی کس نے بنایا اس کو شکل تو...

نادیہ بیچ میں ہی اس کی بات کاٹ دیتی ہے. یار شکل کو کچھ نہ بولیں. بس میری بہن اتنا کافی ہے جتنا تو نے اسے کہہ دیا ہے. تمھیں ویسے کوئی کہاں پسند آتا ہے جو وہ آنا تھا. عندلیب اسے غصے سے گھور رہی ہوتی ہے.

تم میری دوست ہو مجھے حیرت ہے نادیہ......

تم میری دوست ہو مجھے بھی حیرت ہے دل. نادیہ مصنوعی اداسی سے کہتی ہے. دل یار یہ جملہ حفظ ہو چکا مجھے تمھارا کوئی نئی بات کیا کرو جانِ من. نادیہ اب ہنس رہی ہوتی ہے.

www.Novelshub.pk

جبکہ عندلیب اسے آنکھیں دیکھا رہی ہوتی ہے تا کہ وہ کوئی حیا کرے. اتنے لوگوں کے بیچ اسے دل تو نہ بولے. پھر دبی دبی آواز میں کہتی ہے.

نادیہ سدھر جاو. ایک دن تمھاری وجہ سے ہر بندہ مجھے دل کہتا پھرے گا. نادیہ سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے.

اوہو یار تم اِس کی فکر کر رہی ہو اس کے دانت تو ہمارے جیجا جی توڑ دیں گے. بس تم جیجا جی کا بندوبست کر لو.

عندلیب اس کی بات پر نیچے جھک کر جوتا اٹھانے لگتی ہے کہ نادیہ وہاں سے ہنستے ہوئے بھاگ جاتی ہے.

اللہ اللہ کر کے ایک دوست بنائی تھی زندگی میں وہ بھی وبالِ جان ثابت ہوئی ہے. میری توبہ جو کسی اور کو زندگی میں جگہ دوں. عندلیب بڑبڑاتے ہوئے کام شروع کر دیتی ہے.

www.Novelshub.pk

ایس پی ولید رات کو ایک بجے گھر پہنچ چکا تھا. تھکن سے برا حال تھا. گھر والے بھی اس کے انتظار میں اب نہیں جاگتے تھے کیونکہ وہ منع کر چکا تھا کہ رات دیر تک اس کا انتظار نہ کیا جائے. اب وہ اندھیرے میں موبائل کی ٹارچ آن کر کے کمرے تک پہنچا تھا. جوتے اتار کر پھینکے تھے اور سیدھا گرے تھے بستر پر ایس پی صاحب. نیند سے برا حال تھا مگر کروٹیں بدل بدل کر بھی نیند نہیں آرہی تھی. اب ایک ہی طریقہ تھا عطاء اللہ خان صاحب. اب ہلکی آواز میں موسیقی گونج رہی تھی.

موسم خوشبو بادِ صبا

کوئی صورت اترتی ہے نظروں کے پردے پر..... مغرور حسن، پرکشش چال، نازک انداز.....

چاند شفق اور تاروں میں

ڈوپٹے کے ہالے میں وہ چاند سا چہرہ دلکشی لیے تھا. وہ حسین تھی یا اس کی سادگی یا اس کا انداز.

کون تمھارے جیسا ہے

ایک وہی سب سے مختلف تھی اس ہجوم میں یا پھر اسے لگا تھا. مگر کچھ تھا جو دل کو چھو گیا تھا.

وقت ملا تو سوچیں گے

وقت کی بھی ضد تھی ابھی اور اسی وقت فیصلہ کرنا تھا. وہ کیوں چرا کر لے گئی تھی چین. اس کا جرم تو ثابت کرنا تھا....

www.Novelshub.pk

یا تو اپنے دل کی مانو

دل تو ہتھیار ڈال چکا تھا. جو وہ کہہ رہا تھا بہت عجیب تھا مگر حکم تو وہی تھا دل کا. دل کی نہ ماننا تھوڑا مشکل ہو رہا تھا.

یا پھر دنیا والوں کی

کون تھی وہ یہ تک تو معلوم نہیں تھا صحیح سے اور خواب بہت دور سفر کر چکے تھے اس کے سنگ. لوگ تو اسے بیوقوفی ہی کہتے تھے مگر.....

مشورہ اس کا اچھا ہے

بالآخر دل نے دماغ کو بھی ساتھ ملا لیا تھا. اب فیصلہ ایک ہو چکا تھا....

وقت ملا تو سوچیں گے

وقت نے اس حسینے کو دل کی سلطنت سونپ دی تھی. وہ قبضہ کر چکی تھی ہر خیال پر، ہر سوچ پر، ہر فکر پر.

اب وہی تھی ہوش و حواس پہ چھائی مگر کون تھی اب یہ جاننا تھا.

ولید کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی. اب تو فیصلے کے مطابق یہ سوچنا تھا کیسے پانا ہے اسے؟ لیکن پہلے جاننا ضروری تھا...

مس عندلیب آپ ہی بنیں گی مسز ولید حسن شیرازی.

www.Novelshub.pk

اب سکون بھری نیند آنی تھی. مگر کتنی نیندیں اس سکون نے چھین لینی تھیں خدا جانے.........

www.Novelshub.pk

عندلیب صبح آفس کے لیے تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی. صائمہ ناشتہ تیار کر کے میز پر لگا رہی تھیں.

عندلیب ان کے پاس آتے ہی ان کے چہرے پہ بوسہ دیتی ہے اور ان کے گلے میں بازو ڈال لیتی ہے.

صائمہ پیار سے کہتی ہیں: اٹھ گیا میرا بچہ چلو جلدی سے ناشتہ کر لو پھر آفس جانا ہے.

عندلیب پہلے انہیں کرسی پر بٹھاتی ہے اور پھر خود بیٹھتی ہے. ناشتے کے دوران صائمہ اس کے مزاج کو نوٹ کر رہی ہوتی ہیں تا کہ آرام سے اپنی بات کریں. آخر اس کا ناشتہ ختم ہوتا ہے تو وہ اپنی بات شروع کرتی ہیں.

دل!

جی ماما. عندلیب اب پوری طرح سے متوجہ ہوتی ہے.

بیٹا آج کچھ لوگ آرہے ہیں تمھیں دیکھنے شام کو. جلدی آجانا. صائمہ کی بات پر عندلیب کے ماتھے پر لکیریں واضح ہوئی تھیں.

اس موضوع سے اسے کس حد تک نفرت تھی یہ صائمہ جانتی تھیں مگر وہ اس زمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتی تھیں.

ماما میں اور آپ ہمیشہ سے اکیلے رہے ہیں نہ تو اب بھی رہ سکتے ہیں. میں اب اپنا کماتی ہوں مجھے کسی مرد کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے. کبھی لگا کہ مجھے شادی کرنی چاہیے تو اپنا رشتہ لے کر خود کسی کے گھر چلی جاوں

www.Novelshub.pk

گی. آپ فکر نہ کریں.... عندلیب بات کی تلخی کو کم کرنے کے لیے آخر میں مزاح سے کام لیتی ہے. عندلیب بیٹا عورت کا گزارہ نہیں ہوتا مرد کے بغیر

ماما آپ کا گزارا ابھی تو ہو گیا نہ میرا ابھی ہو جائے گا. عندلیب طنزیہ مسکراہٹ لیے کہتی ہے.

میری جان ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا. صائمہ اسے سمجھانا چاہتی تھیں مگر وہ کہاں سنتی تھی

ہر مرد کی فطرت ایک جیسی ہی ہوتی ہے. انا، غرور، فخر اور بے حسی کی انتہا. عورت کو نیچا دیکھانے والی فطرت کبھی نہیں بدلتی مرد کی. آپ کو تو تجربہ ہے ماما پھر بھی اپنی بیٹی کو اس آگ میں جھونکنا چاہتی ہیں.

عندلیب نے ماضی کو کھریدا تھا

عندلیب ہر کوئی تمھارے باپ جیسا نہیں ہوتا. تم کیوں ایک شخص کی فطرت پر پوری دنیا کے مردوں کو پرکھتی ہو.... صائمہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے عندلیب بولی تھی. ماما کیونکہ ایک لڑکی سب سے پہلے اپنے باپ کی شخصیت سے مرد کو پہچانتی ہے اور میں نے جو سیکھا ہے پوری دنیا کے مردوں کو برا سمجھنے کے لیے کافی ہے. اس کے بعد اپنے بھائی سے جانتی ہے کہ مرد کیسا ہے؟ تو الحمد للہ مجھے اللہ نے کسی بھائی سے نہیں نوازا ہاں مگر کچھ لوگوں کو میرا بھائی بننے کا شوق بہت چڑھا تھا پھر وہ شوہر بننے کے خواہشمند ہوئے آپ جانتی ہیں.

نفرت چھوٹا لفظ ہے ماما مجھے مرد ذات کے لیے اپنے جزبات بیان کرنے ہوں تو میں حقارت کے لیے استعمال کیے جانے والے بہترین لفظوں کو بھی کم سمجھوں. عندلیب ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہہ رہی تھی.

www.Novelshub.pk

صائمہ کی آنکھیں نم تھیں ہمیشہ کی طرح مگر وہ کیا سمجھاتی اسے وہ ہمیشہ ہی انہیں لاجواب کر جاتی تھی.

عندلیب ان کے آنسو صاف کرتی ہوئے ماتھے پر بوسہ دے کر چلی جاتی ہے. لیکن جاتے ہوئے کہہ کر جاتی ہے شام کو کوئی مہمان نہ آئیں.....

www.Novelshub.pk

صبح دوسری طرف بھی ہوئی تھی لیکن بلکل مختلف۔ پولیس یونیفارم میں نک سک سا تیار ولید اپنے خانوادوں جن میں ایک بہن سیرت اور دو بھائی شجاع اور زید اور والدہ نجمہ کے ساتھ ناشتا کر رہا تھا۔ کافی دیر سے وہ اپنے بہن بھائیوں کے آپس میں کیے جانے والے اشاروں کو نظر انداز کر رہا تھا مگر وہ جانتا تھا یہ سب اشارے اسی کی زات سے منسلک ہیں۔ بالآخر اس نے بولا۔ اگر منہ پر بات نہیں کر سکتے تم لوگ تو پیٹھ پیچھے بھی مت کیا کرو۔

شجاع جو ان میں سب سے بڑا تھا اور ولید سے 2 سال چھوٹا تھا فوراً بولا تھا۔ بھائی یہ رات کو آپ کہاں ہوتے ہیں؟ ہم گھر دس بجے کے بعد قدم رکھیں تو دروازے بند اور لوگ دو بجے بھی آئیں تو کوئی مسئلہ نہیں....

شجاع نے گویا دہائی دینے والے انداز میں اونچی آواز میں کہا تھا تاکہ بات کچن میں کھڑی ماں تک پہنچ جائے۔

میں کام پر جاتا ہوں تم لوگ جانتے ہو۔ تم لوگوں کی طرح دوستوں کے ساتھ آوارہ گردیاں کرنے نہیں۔

ولید نے کڑی نظروں سے اسے گھورا تھا۔

بھائی کے لیے بھابھی لاؤ اور پھر دیکھو کیسے بیٹھتے ہیں گھر۔ بلکہ نوکری بھی چھوڑ دیں گے۔ زید کی بات کو ولید کی گھوری نے بند کیا تھا مگر سیرت اور نجمہ کا پسندیدہ موضوع چھڑ چکا تھا۔

بھائی امی کی بات مان جائیں نہ وہ مریم اچھی لڑکی ہے۔ ہاں کریں پھر کریں گے ہم آپ کی شادی کے دس فنکشن اور پھر ڈھیروں شاپنگ۔ سیرت نے ایکسائٹڈ ہو کر بھائی کی شادی کی پلیننگ کا نقشہ کھینچ دیا تھا۔ جس پر ولید نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔

www.Novelshub.pk

یہ میری بہن میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمھارے آگے جتنی شاپنگ کرنی ہے کرلو پیسے میں دے دیتا ہوں مگر یہ شادی کے خیال زہن سے دور رکھو سب. ولید نے التجا کی تھی جو کچن سے آتی نجمہ سن چکی تھیں. اب تو وہ بھی تپ چکی تھیں.

ہاں ہاں ان جناب کو کیا ضرورت ہے شادی کرنے کی. میری ایک نہیں سنتا یہ لڑکا میں نے تو اب کہنا ہی چھوڑ دیا ہے. نجمہ دکھ سے کہتی کرسی پر بیٹھ چکی تھیں.

یار امی میں نے کیا کیا ہے؟ میں آپ کو کہہ چکا ہوں میں اپنی پسند سے شادی کروں گا. آپ نے کہا تھا آپ کو اعتراض نہیں. پھر اب کیا مسئلہ ہے. ولید اب احتجاج کر رہا تھا.

بیٹا جی مسئلہ یہ ہے تمھیں کوئی لڑکی پسند نہیں آنی اور میں تمھاری شادی جلد از جلد کرانا چاہتی ہوں.

آپ فکر نہ کریں جلد ہی آپ کی خواہش پوری کروں گا بس تھوڑا سا وقت دیں. ولید ایک خیال کے زیرِ اثر یہ بول چکا تھا. لیکن ہوش میں اس کو اپنے بہن بھائیوں کے یک زبان ہو کر بولے گئے "آمین" نے لایا تھا. وہ ان سب کو گھوریوں سے نوازتا تھانے چلا گیا تھا. یہ تو ان کے گھر روز کا معمول تھا. انہی شرارتوں سے دن کا آغاز ہوتا تھا.

www.Novelshub.pk

تھانے میں آج عطاء اللہ خان صاحب کا گانا کچھ اور ہی رنگ لیے تھا. ولید کافی دیر سے گہری سوچوں میں تھا. محبت تو ہو گئی تھی یہ وہ مانتا تھا. مگر اقرار کیسے کرتے ہیں یہ وہ نہیں جانتا تھا. کافی دیر سے وہ یہی سوچ رہا تھا کیا کرے. مگر اب آنکھیں موند کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا تھا. جب عطاء اللہ صاحب کا مشورہ سنائی دیا.

تیڑا دیدار چناں ساڈھی مجبوری اے

ساری مجبوریوں کا حل کہاں ہوتا ہے استاد جی. ملنا تو ہے مگر کیا کریں

روز تینوں تکنا بڑا ای ضروری اے

اس کی نظریں واللہ ڈر لگتا ہے مجھ اس سے استاد جی. قسم سے بہت ہی کوئی مغرور دوشیزہ ہے مگر کیا کر سکتے ہیں دل کا....

تُو جے نہ دسیں تے

انی او چنگی کہ دس جاوے آپے ہی

چُم لئی دا اے تیر ادر.

ناٹ آ بیڈ آڈیہ استاد جی. کیا جاتا ہے بنک کے چکر لگانے میں. آنا جانا بڑھے گا تو جان پہچان بھی بڑھ جائے گی.

بیماراں نوں شفا مل جاندی اے

www.Novelshub.pk

تو پھر کل سے ہی کام شروع کرتے ہیں ایس پی صاحب اس منصوبے پر. آج تو وقت بہت اڑا لیا ان سوچوں نے.

ولید اب پرسکون سا اپنا کام شروع کر چکا تھا. مگر یہ سکون رحیم خان کے ظہور سے پہلے تک ہی تھا.

شاہ جی آج کی گل جے سویرے توں صرف بیماراں دی شفایابی دی دعا منگی جا رہے ہو. پورا اسٹاف کہہ ریا جے آج گانا بدلن دا موڈ کوئی نہیں سائیں دا. رحیم خان کا انداز ایسا تھا جیسے بہت ہی کوئی ضروری بات بتانے آیا ہو.

تم لوگوں کو کام کے علاوہ ہر چیز پر نظر رکھنے کی عادت کیوں ہے؟ زرا ہمارے علاقے میں ہوئے سٹریٹ کرائمز کی لسٹ دیکھو. 5 ڈکیتیاں ہوئی ہیں دو دن میں. اس کا حساب مجھے چاہیے شام تک. ولید نے غصے میں کہا تھا مگر وہ رحیم خان ہی کیا جو اثر لے جائے.

اب بھی زیرِلب ارشاد ہوا تھا. اللہ کرے اناں دے دل دی ڈکیتی ہووے تہ ایناں دا دھیان کم چوں لے کے بیوی دے سیاپیاں ول آوے. رحیم خان سر جھکائے کہہ رہا تھا مگر ولید جانتا تھا اس کی عادتیں.

رحیم بڑبڑانے سے فرصت مل گئی ہو تو اپنے کام پر دھیان دو. مجھے کل تک مجرموں کا پتہ لگ جانا چاہیے.

www.Novelshub.pk

سر جی مجرم نے ساڈھے پھوپھی دے پتر تے نہیں جیڑے انہی جلدی پھڑی جان گے. ساڈی کیڑی جان پہچان جے انہاں نال. ویکھو صبر کر و تسی میں توانوں یقین دہانی کرانا آں ہن کوئی چوری نہیں ہووے گی.

رحیم خان آخر پر ولید کے کڑے تیوروں پر سیریس ہوا تھا ورنہ اس کی زبان کو لگام قیامت تک نہیں آنا تھا.

میں تم پر بھروسہ کر رہا ہوں اب کوئی شکایت نہ ملے مجھے. رحیم خان سیلوٹ کرتا چلا گیا تھا. ولید نے بھی فائل پر سر جھکا لیا تھا.

www.Novelshub.pk

ولید اپنی آمد سے قبل شاہد کو بتا چکا تھا کہ وہ اپنے دوست کے ساتھ آ رہا ہے. وجہ یہ تھی کہ اس کے دوست نے اکاؤنٹ کھلوانا تھا مگر ولید چاہتا تھا سارا معاملہ عندلیب حل کرے. شاہد بھی کچھ حیران ہوا تھا مگر ولید کی باتوں نے اسے قائل کر لیا تھا.

عندلیب کو پہلے ہی کہہ دیا گیا تھا کہ کچھ اہم کسٹمرز آ رہے ہیں ان کو دھیان سے ہینڈل کرنا. لیکن ولید کو دیکھ کر اس کے چہرے کی ناگواری نہیں چھپ سکی تھی. نا جانے کیا تھا جو اسے دیکھتے ہی عندلیب کو برا لگتا تھا. مگر ولید اسے دیکھ کر اپنی ہنسی کو بمشکل ضبط کر رہا تھا. اس کے تاثرات ہی اسے بہت کچھ باور کروا چکے تھے.

ہونہوں ایسے ہوتے ہیں ایمپورٹنٹ کسٹمرز لفنگے.... عندلیب نے بھی ذہن میں سوچا تھا. مگر انہیں بیٹھنے کا تو کہنا ہی تھا.. سو وہ دل پر پتھر رکھ کر میزبانی سر انجام دینے لگی تھی.

جی آپ لوگوں غالباً اکاؤنٹ کھلوانے آئے ہیں؟ آپ میں سے کس نے اکاؤنٹ کھلوانا ہے؟

اکاونٹ تو شمس صاحب نے کھلوانا ہے مگر کچھ معلومات چاہیے ہیں ہمیں پہلے.... ولید نے اس کی بات کے جواب میں کہا تھا مگر عندلیب نے بھی اس کے منہ پر بے عزتی کی تھی. سوری مگر کیا شمس صاحب نہیں بول سکتے جو آپ کو بتانا پڑھ رہا ہے؟ شمس نے بھی "یہ کس طوفان سے الجھ رہا ہے" والے انداز میں ولید کو دیکھا تھا جو بالکل پر سکون تھا.

www.Novelshub.pk

وہ مادام بات یہ ہے کہ میں اپنے دوست کو اپنے بھروسے پر لایا ہوں. اس دن آپ نے پالیسی سمجھائی تھی نہ جو میری سمجھ میں آیا وہ میں نے انہیں بتایا. کچھ باتیں میں بھول گیا. اگر آپ انہیں سمجھا دیں تو بہتر ہو گا. ولید نے بھی ہوشیاری سے پینترا بدلا تھا. عندلیب نے بھی بات کو مزید طویل کرنے کی بجائے بینک کی پالیسی سنائی تھی. جو شمس تو غور سے سن رہا تھا مگر ولید صرف اسے غور سے دیکھ رہا تھا. شمس اٹھ کر کیشئر کے ساتھ گیا تھا جبکہ ولید وہیں بیٹھا رہا تھا.

عندلیب اسے نظر انداز کرتی اپنے لیپ ٹاپ میں بیزی ہو چکی تھی. مگر وہ بھی ولید تھا خود کو نظر انداز ہونے دے ہی نہ دیتا.

مس عندلیب.

جی. عندلیب نے چڑ کر کہا تھا.

آپ کہاں سے پڑھی ہیں؟

آپ کو اس سے کیا مطلب؟ عندلیب نے تنک کر کہا تھا.

ویسے ہی جاننا چاہ رہا تھا. ایکچلی میرے بھائی نے بھی ایڈمیشن لینا ہے اس فیلڈ میں. مجھے لگا آپ بہتر مشورہ دے سکتی ہیں؟.

COMSATS UNIVERSITY LAHORE سے لی ہے میں نے

www.Novelshub.pk

B. S accounting and finance کی ڈگری. ویسے ایک بات کہوں آپ کو. عندلیب نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا تھا.

جی کہیں ضرور.

بہت شوق ہے آپ کو مشورے لینے کا. تھانے میں مجرموں سے بھی لیتے ہوں گے مشورے آپ تو. تبھی تو یہ حالت ہے. عندلیب نے چڑ کر کہا تھا لیکن آخری بات اس نے دل میں کہی تھی. ولید اس کی بات پر ہنسا تھا مگر وہ ہنسی عندلیب کو زہر لگی تھی.

سوری مس عندلیب مگر آپ اچھے مشورے دیتی ہیں. ممکن ہے یہاں آنا جانا لگا رہے مشورے لینے کے لیے خدا حافظ. ولید کہہ کر اٹھ جاتا ہے مگر عندلیب اس کی پشت کو قہر بھری نظروں سے گھور رہی ہوتی ہے. خدا دور ہی رکھے تم سے مجھے لفنگے.

www.Novelshub.pk

اتوار کو عندلیب اپنی والدہ کے ساتھ شاپنگ مال آئی تھی. آج ہی کا دن تھا دونوں کے پاس اپنی مصروف زندگی میں جو وہ ایک ساتھ گزارتی تھیں. بچپن سے اب تک صائمہ جوب کی وجہ سے ٹائم نہیں نکال پاتی تھیں عندلیب کے ساتھ باہر جانے کے لیے. لیکن ہر مہینے کا اتوار کہیں نہ کہیں باہر ضرور گزرتا تھا. انہوں نے اکیلے عندلیب کو بہت مشکل سے پالا تھا. عندلیب ان باتوں کو سمجھتی تھی اس لیے جیسے ہی پڑھائی مکمل ہوئی نوکری ڈھونڈنی شروع کر دی.

نوکری ملتے ہی اس نے سب سے پہلے ماں کو سکول سے ریٹائرمنٹ دلوا کر گھر بٹھایا تھا. اب وہ کماتی تھی اپنے گھر کے لیے جس میں وہ اور اس کی امی تھیں. وہ دونوں مال میں گھوم رہی تھیں کہ اچانک صائمہ کو کراکری کی دکان نظر آئی جس سے عندلیب کو سخت نفرت تھی کیونکہ ایک بار مائیں اس دکان میں گھس جائیں پھر گھنٹے دو تک نکلنا ناممکن ہوتا ہے. عندلیب نے انہیں روکنے کی کوشش کی مگر بے سود. پھر وہ ان کے ساتھ اندر جانے کی بجائے خود کسی اور دکان میں جانے کا کہہ کر چلی آئی تھی.

ابھی وہ دکان میں کپڑے دیکھ رہی تھی کہ ولید کی آواز اسے سنائی دی.

مس عندلیب. اس وقت عندلیب نے حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا مگر پھر وہ حیرت ناگواری میں بدلی تھی.

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ ولید کو جو سوجھا وہ بول دیا.

www.Novelshub.pk

میں یہاں بکرے لینے آئی ہوں. بڑی عید آ رہی ہے اس لیے. عندلیب نے بظاہر مسکرا کے طنزیہ لہجے میں کہا تھا. لیکن ولید اس کے انداز پر قہقہہ نہیں روک سکا تھا.

آپ تھانے آ جاتی وہاں زیادہ اچھے بکرے ملتے ہیں.

عندلیب نے بھی زیرِلب کہا تھا. بکرے نہیں لفنگے.

ولید اس کی آواز نہیں سن پایا تھا. کچھ کہا آپ نے ؟

نہیں. میں نے کیا کہنا ہے. آپ ہیں بولنے کے لیے یہاں باقی کسی کی مجال جو آپ کے سامنے بولے. خیر آپ کے تھانے کے بکرے آپ کو مبارک ہوں. مجھے بہت کام ہے. عندلیب ابھی جانے ہی لگی تھی.

مس عندلیب میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں آپ سے. کیا آپ تھوڑی دیر سامنے کیفیٹیریا تک چلیں گی. کچھ دیر کے لیے بس. زیادہ وقت نہیں لوں گا آپ کا.... ضروری ہے. ولید کا التجائیہ اور سیریس انداز عندلیب کو کسی حد تک رضامند کر گیا تھا.

میری والدہ میرا انتظار کر رہی ہیں آپ کو جو بات کرنی ہے جلدی کرنی ہے چلیں. ولید مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلتا ہے.

وہ دونوں میز پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں. ایک طرف اضطرابی تو دوسری طرف بیزاری تھی.

بالآخر ولید اپنی بات کا آغاز کرتا ہے. مس عندلیب دیکھیں. میں کوئی لڑکیوں کے پیچھے بھاگنے والا، انہیں تنگ کرنے والا آدمی نہیں ہوں.

عندلیب اس کی بات کاٹ کر بولتی ہے. لیکن مجھے کافی دنوں سے آپ ایسے ہی معلوم ہو رہے ہیں. ولید کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ واضح ہو کر مٹ جاتی ہے.

مجھے بھی لگ رہا ہے. میں ایسا نہیں تھا اور نہ آپ کے علاوہ کسی کے لیے ایسا ہو سکتا ہوں. مس عندلیب میں ایک پریکٹیکل آدمی ہوں. سیدھی زبان میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے. میں آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا خواہشمند ہوں. میں آپ کے گھر رشتہ بھجوانا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو.

عندلیب غصے سے مٹھیاں بھینچتی ہے. میں آپ کو ایسی کوئی اجازت نہیں دیتی اور بہتر ہو گا یہ فضول خیالات آپ اپنے دماغ سے نکال دیں اور اگر ممکن ہو سکے تو مجھے آئندہ نظر مت آیئے گا. عندلیب غصے سے کہتی وہاں سے چلی جاتی ہے. جبکہ وہ اسے دیکھ کر بس عطاء اللہ کا پیغام یاد کرتا رہ جاتا ہے:

جنگلاں پہاڑاں وچ پھول کھل جاندے نے

ٹوٹے ہوئے دلاں نوں کرار مل جاندے نے

پیار دیاں راہواں تہ تیرے جیا ہووے ہمسفر

www.Novelshub.pk

بیماراں نوں شفا مل جاندی اے

پیار نل نہ سہی غصے نال ویکھ لیا کر

بیماراں نوں شفا مل جاندی اے

www.Novelshub.pk

عندلیب غصے میں مال سے چلی جاتی ہے اور گاڑی میں بیٹھ کر صائمہ کو کال کر کے بلاتی ہے. وہ اتنی جلدی واپس جانے کی وجہ پوچھتی رہ جاتی ہیں جس پر عندلیب انہیں یہ کہہ کر ٹالتی ہے کہ اس کے سر میں درد ہے.

البتہ وہ کھانا باہر ہی کھا کر آتے ہیں اور آتے آتے رات ہو جاتی ہے.

عندلیب کمرے میں سونے چلی جاتی ہے. کافی دیر کروٹیں بدلنے پر بھی نیند نہیں آتی. رہ رہ کر ولید کی باتوں پر غصہ آرہا ہوتا ہے. عندلیب کا بس نہیں چل رہا ہوتا ولید اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا قتل کر دے.

"کیا کوئی بھی ایرا غیرا شخص مجھ سے اظہار محبت کر سکتا ہے. کیا میں اتنی گئی گزری لڑکی ہوں

.مانا میرا کوئی باپ بھائی میرے ساتھ نہیں ہے اللہ مگر میں لاوارث تو نہیں ہوں. مجھے نفرت ہے ایسے

مردوں سے جو اپنے اظہار محبت کا اشتہار لگائے حاضر ہو جاتے ہیں. رشتہ بھیجنا چاہتا ہے لفنگا یہی رہ گیا ہے

میرے پاس شادی کرنے کے لیے. اس فضول آدمی سے شادی کرنے سے اچھا ہے میں خودکشی کر لوں."

دوسری طرف ماحول بالکل ہی مختلف تھا. کوئی بڑے زوق و شوق سے عطاء اللہ کے گانے لگائے اظہارِ محبت کی ناکامی کا غم منا رہا تھا.

کی ہویا مکھ موڑ گئے ہِن

کی ہویا مکھ موڑ گئے ہِن

استاد جی مکھ نہیں اتھے دل توڑ گئے ہن. میں تہ شکر پڑھداں ہاں منہ لال نہیں کر گئے ھن.

رِشتے ناطے تروڑ گئے ھِن

رِشتے ناطے تروڑ گئے ھِن

انج دی وی گل کوئی نہیں استاد جی اجے تے اک واری رس گئے ھن. منالاں گے انھاں نوں اے کیڑا کوئی مشکل کم اے اسی بڑے بڑے مجرماں کولوں جرم قبول کروائے نے اے تے فیر آسان کم جے.

میں جو تیڈی سنگی آں وے سوہنا

میں جو تیڈی سنگی آں وے

استاد جی مینوں تے لگدا اے بڑے چکر کٹنے پینے نے بینک دے تاں جا کے کڑی منے گی.

کُک ویسن تنگیاں ڈھولناں وے

ہائے استاد جی انج دے دلاسے دیندے رو کجھ نہ کجھ تہ ہو ہی جائے گا.

دِل چھوٹا نہ کروے ڈھولناں

کہہ کر تے گئے نے سرکار کہ آئندہ نظر نہ آیو پر اسی وی ڈھیٹ ہاں کی کر سکدے آں.

اللہ کریسی چنگیاں وے

www.Novelshub.pk

ہائے اللہ جی خیر کریو بڑا خطرناک کم وچ ہتھ دے دیتا جے میں. او تے تکدی انج اے جیویں نظراں توں مار ڈالے گی

ٹک ویسن تنگیاں ڈھولناں وے

کی پتہ انہوں وی محبت ہو جاوے. کی پتی اوہاں کر دے. کی پتہ.....

دِل چھوٹا نہ کروے ڈھولناں

کل فیر ملن دیاں تدبیراں کراں گے شروع. ایس پی صاحب نوں محبت وی کمال ہوئی اے تہ جدے نال ہوئے اے او اس توں وی زیادہ کمال دی اے. آگ اے نیری تے اتھری وی بڑی اے مجال اے کوئی گل بھڑے بغیر سن لوے. نک تہ غصہ بٹھائی رکھدی اے پر اے وی سچ اے جچدا وی انہوں اے. استاد جی کوئی تدبیر بنانی پینی ہے.

www.Novelshub.pk

صبح کے ظہور کے ساتھ سورج کی کرنیں ہر طرف بکھر گئی ہوتی ہیں. روشنی گلاس وال سے اندر داخل ہو رہی ہوتی ہے. ولید بستر پر چادر لپیٹے سو رہا ہوتا ہے. آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور کوئی دبے پاوں کمرے میں داخل ہوتا ہے. پھر اچانک بیڈ پر دھڑام سے گرتا ہے اور ولید ہڑبڑا کر اٹھتا ہے.

شجاع کمینے صبح صبح کیا لینے آیا ہے یہاں؟ ولید اس طرح جگانے پہ تپ چکا تھا. آج تو اسے کچھ دیر کی فرصت ملی تھی سونے کے لیے اس میں بھی یہ شہزادہ مخل ہو چکا تھا.

ولید بھائی انڈے لانے ہیں یار.... گاڑی کی چابی تو دیں. شجاع کی بات ولید کو مزید آگ لگا دیتی ہے.

منحوس آدمی ایک انڈے لینے کے لیے تو نے مجھے صبح آٹھ بجے جگا دیا.

بھائی امی مار ڈالیں گی اگر انڈے نہ لا کر دیے. دے دیں نہ چابی.... ولید غصے سے بستر سے اٹھتا ہے اور سٹڈی ٹیبل پر پڑی چابی شجاع کے ہاتھ میں تھماتا ہے اور اسے کمرے سے دھکا دیتے ہوئے نکالتا ہے.

اب میرے کمرے کے آس پاس بھی نظر نہ آئیں. ولید دروازہ بند کر کے واپس پلٹنے لگتا ہے کہ دروازے پہ دوبارہ دستک ہوتی ہے. وہ نخوت سے دوبارہ کھولتا ہے تاکہ شجاع کو سیدھا کرے مگر اس بار سیرت ہوتی ہے.

بھائی جان یہ دیکھیں میرا ناخن ٹوٹ گیا ہے-------- بھائی اب میں کیا کروں. سیرت کی شکل رونے والی ہوتی ہے. سیرت جان بھائی ابھی سو رہا تھا وہ تو شجاع بدتمیز نے جگا دیا. بھائی اٹھ کر گڑیا کا مسئلہ حل

www.Novelshub.pk

کر دے گا. ولید سیرت سے ہمیشہ پیار سے بات کرتا تھا. اکلوتی ہونے کی وجہ سے وہ سب بھائیوں کی لاڈلی تھی. لیکن ولید تو اسے سر آنکھوں پہ بٹھاتا تھا.

بھائی نہیں نہ ابھی کرو کچھ...... مجھے شازیہ کے گھر جانا تھا. اب کیسے جاؤں. سیرت اب مزید روہانسی ہو جاتی ہے.

سیرت ایک کام کرو سب کاٹ دو. پھر بڑے ہو جائیں گے.

بھائی!!!!!! سیرت غصے سے کہتی ہے. آپ کو نہیں پتہ کتنے مشکل سے بڑے ہوتے ہیں ناخن. پورے دو مہینے کی محنت ہے میری. میں کیوں کاٹوں؟؟؟؟؟

اچھا پھر نقلی لگا لو کیا پتہ چلے گا. ولید نے بہت سوچ کر مشورہ دیا تھا. اس پر سیرت بھی خوش ہوئی تھی.

یہ ٹھیک ہے بھائی. میں ابھی جا کر لگاتی ہوں. سیرت ولید کے گلے لگ جاتی ہے. ولید اس کے سر پہ پیار کرتا ہے. سیرت چلی جاتی ہے اب پھر وہ دروازا بند کر کے پلٹتا ہے کہ پھر دستک.

اب کون ہے یار؟ ولید جھنجھلاتا ہے. دروازا کھلنے پر زید اپنی بتیس دانتوں کی نمائش کرتا نظر آتا ہے. اوئے اب تجھے کیا کام ہے؟ ولید ابرو اچکاتے ہوئے تفتیش کر رہا ہوتا ہے.

بھائی جان وہ آپ سے ضروری بات کرنی تھی.

ہاں بولو جلدی کیا بات ہے؟

بھائی جان وہ رات کو بیڈ منٹن کا میچ ہے چلا جاوں.

کتنے بجے ہے میچ؟ ولید جلد از جلد بات ختم کر کے سونے کے لیے بھاگنا چاہتا تھا.

بھائی جان چھ بجے شروع ہو گا دیر ہو جائے گی. پلیز جانے دیں بھائی. زید انتہائی معصومیت سے کہتا ہے. ولید پہلے اسے کڑی نظروں سے دیکھتا ہے اور پھر اس کی شکل پہ ترس کھا کر جانے کی اجازت دے دیتا ہے.

تھینک یو بھائی جان. آئی لو یو. ولید جوش میں اس کے گلے لگ جاتا ہے. ولید پھر اسے کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کرتا ہے اور دروازہ بند کر کے شکر کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے مگر پھر دستک. دانت پیس کر دروازہ کھولتا ہے مگر سامنے زید، شجاع، سیرت اور نجمہ کیک پکڑے کھڑے ہوتے ہیں. ولید حیرت سے انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے. وہ تو ڈیٹس ہمیشہ بھول جاتا تھا. کل بھی کام کی وجہ سے بہت تھکا ہونے کی وجہ سے اسے یاد ہی نہیں تھا کہ اس کی برتھ ڈے ہے مگر پیار کرنے والے اپنے پیاروں کی خوشیاں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں. سب مل کر گاتے ہوئے اندر داخل ہوتے ہیں. نجمہ ولید کے سر پہ پیار دیتی ہیں. سیرت، شجاع اور زید اسے گلے لگاتے ہیں. پھر کیک کاٹتے ہیں اور ان لمحوں میں ایک شخص کی کمی تھی ولید کے باپ کی. ---------- حسن فرید شیرازی جو اولاد کی خاطر پردیس میں مقیم تھے.

www.Novelshub.pk

آج بینک میں نا جانے کس خوشی میں کیک تقسیم ہو رہا تھا. سب ورکرز حیران تھے اور کیک دینے والے سرونٹ سے پوچھ رہے تھے. وہ بھی جواب دے دے کر تھک گیا تھا.

اب وہ عندلیب کے پاس آیا تھا. عندلیب کے پاس کیک رکھ رہا تھا تو عندلیب نے اس سے پوچھ لیا. سلیم یہ کیک کس خوشی میں بانٹا جا رہا ہے؟ سلیم کے چہرے کے تاثرات بگڑے سے تھے.

میڈم جی ہمیں تو شاہد صاحب نے کہا کہ ان کے دوست ولید صاحب نے بھجوایا ہے اپنی سالگرہ کی خوشی میں لہذا جا کر بانٹ دو. سلیم اپنی بات کر کے فوراً آگے بڑھ گیا تھا جبکہ عندلیب نے قہر برساتی نظروں سے کیک کو گھورا تھا.

لفنگے کے پاس لگتا ہے ہت بہت پیسہ ہے. رشوتیں لیتا ہو گا اور کیا. --------عندلیب نے کیک کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا. ممکن ہی نہیں تھا وہ ولید کی بھیجی چیز کو ہاتھ لگاتی.

پانچ بجے وہ بینک سے نکل کر باہر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی. اپنی گاڑی کے پاس ولید کو دیکھ کر اسے غصہ بہت آیا تھا. مگر وہ آرام سے وہاں سے بد مزگی کیے بغیر جانا چاہتی تھی.

وہ اس کے سامنے سے انجان بن کر گزری تھی مگر گاڑی کا دروازہ کھولتے اس کے ہاتھ ولید کی بات پر رک سے گئے تھے.

www.Novelshub.pk

مانا کہ مجھ سے نفرت ہے تمھیں مگر رزق سے کیسی ناراضی. تمھیں کیک کھا لینا چاہیے تھا. ولید کا لہجہ عجیب تھا. اسے دکھ ہوا تھا عندلیب کے اس رویے سے. ایک اس کی خاطر اس نے پورے سٹاف میں کیک بانٹا تھا تاکہ وہ ضرور کھائے مگر عندلیب نے اس کی ساری محنت ضائع کر دی تھی.

ایس پی صاحب آپ جو رشوتیں لے لے کر دولت کماتے ہیں معاف کیجئے گا مجھے ایسے پیسوں سے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے. میں روادار نہیں ہوں حرام---------عندلیب کی بات ولید نے کاٹتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا.

مس عندلیب میں اتنا کریکٹر لیس ہوں نہیں جتنا آپ سمجھ رہی ہیں. مگر میں آپ کو اپنی صفائی دینا نہیں چاہتا لیکن اتنا کہوں گا پچھلے پانچ سال کی سروس میں میں نے ایک پیسہ بھی حرام نہیں کمایا اور مجھے یقین ہے آپ جیسی تفتیشی بیوی مل گئی تو ساری زندگی حرام نہیں کماؤں گا. آخر آپ کو جوابدہ ہونا پڑے گا. ولید نے مسکراتے ہوئے عندلیب کو آگ لگا دی تھی.

تمھیں لگتا ہے میں تم سے شادی کروں گی تو تمھاری بھول ہے. عندلیب نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا.

بھول تو میری یہ بھی ہے تم شکل سے بہت بھولی لگی تھی مجھے. مگر قسم سے جس دن سے تمھاری زبان کے تیور دیکھیں ہیں کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوں جب جب تمھیں سوچتا ہوں. ولید ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا.

معاف کرنا مگر ایس پی صاحب آپ شکل سے بھی اتنے ہی لفنگے لگتے ہیں جتنے کے ہیں.

www.Novelshub.pk

ہاہاہا اچھا. مجھے تو لڑکیاں کہتی ہیں ایس پی صاحب آپ بہت ہینڈ سم ہیں. ولید عندلیب کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر کہتا ہے.

اپنے منہ میاں مٹھو بن کر آپ کو کونسا سکون ملتا ہے. نہ شکل نہ عقل بھاڑ سے نکل. عندلیب بھی اس پر طنزیہ مسکراتی ہے.

جس دن تمھیں مجھ سے محبت ہو گی نہ میری اسی شکل کو دیکھنے کے لیے ترسا کرو گی.

ہو نہوں ہو ہی نہ جائے ایسا. عندلیب قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ جاتی ہے. لفنگا کہیں کا......

ولید اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور عندلیب کی گاڑی کو باہر نکلتا دیکھ رہا ہوتا ہے.

پاگل کہیں کی اتنا خرچہ کرا کر بھی برتھ ڈے وش نہیں کی اس نے. استاد جی کوئی تدبیر کرو. ولید عطاء اللہ صاحب کا گانا چن کر لگاتا ہے جو اس کے جزبات کی ترجمانی کرے.

سارا سارا دن تیڈی راہیں اچ کھلوندے آں

کاش ایک بار وش کر دیتی. دل ہی رکھ لیتی میرا.

رورو ہسدے آں ہس ہس روندے آں

بہت سخت دل ہو تم عندلیب. پتہ نہیں کیوں سب محبوب ایسے ظالم ہوتے ہیں استاد جی.....

www.Novelshub.pk

سکھ مل جاندا اے پیندی اے جا تیرے تے نظر

ولید کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑتی ہے. کم از کم دیکھ تو لیا اسے. آج کے دن وہ نظر نہ آتی تو ہر منظر ادھورا تھا.

بیماراں نوں شفا مل جاندی اے

کب بدلو گی تم عندلیب. کتنا انتظار کرواو گی.

پیار نل نہ سہی غصے نال ویکھ لیا کر

ہائے کب تمھاری نظریں بدلیں گی. تم بھی مجھے پیار سے دیکھو گی. ولید سرد آہ بھرتا ہے. گاڑی سٹارٹ کر کے چلا جاتا ہے.

www.Novelshub.pk

ولید تھانے میں آج پھر کرائم لسٹ چیک کر رہا تھا جس میں واقعتاً کمی نظر آ رہی تھی. رحیم خان ہمیشہ کام کو انجام ضرور دیتا تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا مگر وہ بتیس سالہ نوجوان بتیسی دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا.

ولید کو اپنے سٹاف میں سب سے زیادہ وہ پسند تھا کیونکہ وہ ایماندار بھی تھا اور وفادار بھی. اس کی حسِ مزاح سے تھانے کی رونق تھی.

ولید نے اسے کمرے میں بلایا تھا اور وہ بڑی تابعداری سے آیا تھا.

آج خان صاحب اتنی سیریس حالت میں کیوں ہیں؟ ولید نے اس کے اترے چہرے پر طنز کیا تھا جو آج حیرت انگیز طور پر مسکراہٹ سے عاری تھا. نہ پچھو ساڈا حال ایس پی صاحب توانوں ہن کی دسیساں میں.....

رحیم خان کرسی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا. اداس نظریں اب زمین پر جمی تھیں. تاثرات بہت افسردہ تھے لیکن اندازہ لگانا مشکل تھا ولید کے لیے ہوا کیا ہے؟ وہ بھی اسے پریشان دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا. کیا ہوا ہے رحیم خان کوئی مسئلہ ہے کیا؟ رحیم خان کچھ دیر خاموش رہتا ہے اور نظریں زمین سے نہیں اٹھائیں. ولید بھی اس کے جواب کا منتظر ہوتا ہے مگر وہ جواب نہیں دیتا. اسی اثنا میں اس کے گنگنانے کی آواز آنا شروع ہوتی ہے.

میتھوں سنگتی پُچھ دیوں کِتھے ٹر گیا اے تیڈا سائیں

کیڑھے مُنہ نال آکھاں رُس گیا ھِن

تنگ کر دے نے شام صباحیں

www.Novelshub.pk

اس کی آواز واقعی کمال تھی. ولید نے پہلی بار اسے گاتے سنا تھا کیونکہ رحیم خان ہمیشہ بولتا ملتا تھا جس سے اسے کبھی فرصت ملی ہی نہیں کہ گاتا بھی.......

کر سِر نیواں ودا وقت نبھیداں

او تاں نِت آلیندے نے بھائیں

پیا جتھے وسدائیں خورشید بے قصور

میں تاں کھِن ونج یار اُٹھائیں

ولید بھی کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اسے سننے لگتا ہے.

اللہ دے ہتھ ڈور وے ماہی

اللہ دے ہتھ ڈور وے ماہی

ساڈا کیڑھا زور وے ماہی ؟

ساڈا کیڑھا زور وے ماہی ؟

ہم دُعائیاں منگیاں وے سوہنا

ہم دُعائیاں منگیاں وے

ٹُک ویسن تنگیاں ڈھولناں وے

دل چھوٹا نہ کروے ڈھولنا

اللہ کریسی چنگیاں وے

مک ویسن تنگیاں ڈھولنا وے

دل چھوٹا نہ کروے ڈھولنا

اللہ کریسی چنگیاں وے

رحیم خان اب چپ ہو گیا تھا. نظریں ہنوز زمین پر تھیں مگر اب گال پہ آنسو لڑھک رہے تھے. ولید اب پریشان ہو چکا تھا.

رحیم خان مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ کیا فیملی میں کوئی پروبلم ہے؟ ولید اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا اور اس کے کندھوں سے اسے تھاما تھا.

شبنم دے گھر آلیاں نے انکار کر دیتا اے رشتے توں... او کملی رو رو ہور کملی ہو رہی اے. ایتھا میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوئی جاندا اجے مینوں لگدا اے میں مر جانا اے ہن. رحیم خان اب پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رو رہا تھا. یہ تو ولید بھی جانتا تھا کہ رحیم کے لیے شبنم کتنی اہم ہے.

www.Novelshub.pk

شبنم رحیم خان کے ماموں کی بیٹی تھی جو اس سے نو سال چھوٹی تھی. کئی سالوں سے وہ صرف شبنم کی پڑھائی ختم ہونے کے انتظار میں تھا مگر اب پڑھائی تو ختم ہو گئی تھی لیکن ساتھ ہی ماموں کے دل میں بھانجے کی محبت بھی ختم ہو گئی تھی.

چل رحیم خان یہ دردِ سر آج سے میرا. اسی ہفتے تیرا رشتہ کرا کر آؤں گا شبنم سے. میں خود جاوں گا ان کے گھر. دیکھتے ہیں کیسا انکار ہوتا. اب تو شکل پر بارہ بجے کا سگنل اتار--------

تسی سچ کہندے پیونا. سر جی تسی بڑے چنگے او. اللہ تواڑیاں مراداں وی پوری کریسی. توانوں وی اللہ سچی محبت توں نوازسی. رحیم خان جزبات میں ولید کے گلے لگ گیا تھا. جبکہ ولید کا زہن اس کے الفاظ سے عندلیب کو یاد کرنے لگا تھا. کس قدر سنگ دل تھی وہ. دل رکھنا بھی نہیں آتا تھا جسے وہ محبت کیا کرے گی...ولید بس سوچ کر رہ جاتا ہے

صائمہ کچن میں کھانا بنا رہی ہوتی ہیں. عندلیب اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر آتی ہے اور انہیں سلام کرتے ہوئے کمرے میں چلی جاتی ہے. عندلیب کی شکل پہ بارہ بجے ہوئے وہ دیکھ چکی تھیں مگر جانتی تھیں وہ کبھی بھی اپنی مرضی کے بغیر کچھ نہیں بتائے گی. وہ کھانا میز پر لگانے لگتی ہیں. عندلیب ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی. صائمہ اسے آواز دیتی ہیں تو وہ دروازہ کھول کر باہر آجاتی ہے. چہرے پہ اب بھی غصے کی جھلک دکھائی دے رہی تھی. صائمہ سمجھ گئی تھی آج کسی نے عندلیب بیگم کا پارہ صحیح ہائی کیا ہے خیر وہ کون تھا اب کون بتا سکتا تھا سوائے عندلیب کے جو مر کر بھی ولید کا زکر اپنی ماں کے سامنے نہیں کرنے والی تھی کیونکہ صائمہ نے ولید کے متعلق معلومات لے کر اس کے بعد اس کے حق میں دلائل دینا شروع کر دیئے تھے. دل! صائمہ نے بات کا آغاز آخر کر دیا تھا. جی ماما.

کوئی مسئلہ ہے کیا بیٹا.

نہیں ماما. عندلیب سر جھکا کر پھر سے کھانے میں مصروف ہو جاتی ہے. دل پریشان کیوں ہو؟

ماما کچھ نہیں بس وہ کسی پر غصہ آیا ہوا ہے اور کچھ نہیں------- عندلیب سرسری انداز میں بات کرتے ہوئے اشارہ دیتی ہے کہ مزید کوئی بات نہ کی جائے.

www.Novelshub.pk

دل کیا کوئی لڑکا پریشان کر رہا ہے؟ صائمہ نے ہوا میں تیر چھوڑا تھا مگر عندلیب کا کھانا حلق میں پھنس گیا تھا.

نہیں ماما کچھ نہیں ہے ایسا آپ ویسے ہی زیادہ سوچ رہی ہیں--------اچھا چھوڑیں یہ باتیں اس ویک اینڈ پہ ڈاکٹر فیضان کے پاس جانا ہے. آپ کا اپاوئنٹمنٹ لے لیا ہے میں نے. عندلیب کھانا کھا کر برتن اٹھاتے ہوئے ان سے بات کر رہی ہوتی ہے.

اچھا چلو برتن دھو کر سو جانا. زیادہ دیر جاگنے کی ضرورت نہیں ہے. صائمہ اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کمرے میں چلی جاتی ہیں. لفنگے تم نے میری زندگی عزاب کر رکھی ہے. عندلیب سر جھٹکتی کچن میں چلی جاتی ہے.

www.Novelshub.pk

بینک میں آج ولید کی آمد نہیں ہوئی تھی. عندلیب نے سکون کا سانس بھرا تھا. ایک لمحے کو خیال آیا کہ کہیں ناراض تو نہیں ہو گیا مگر پھر سوچا ہوتا ہے تو ہوتا رہے ناراض. مجھے کیا اچھا ہے جان چھٹی رہے گی. -----

اب نادیہ عندلیب کے ساتھ کیفیٹیریا میں بیٹھی تھی. دونوں باتوں میں مصروف چائے کا کپ تھامے تھیں.

نادیہ اور عندلیب کی بے تکلفی تھی مگر زیادہ نادیہ کی طرف سے.

عندلیب زیادہ فری ہونے والوں میں سے نہیں تھی. وہ ہمیشہ سیریس انداز میں رہتی تھی.

دل ایک بات پوچھوں. نادیہ نے اس کے ریلیکس انداز کو دیکھا جہاں غصہ کہیں نہیں تھا.

ہاں پوچھو.

وہ ایس پی ولید کیوں تمہارے پیچھے پڑا ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ تمھیں پسند کرتا ہے-------. وہ سرسری انداز میں پوچھ رہی تھی کیونکہ عندلیب کو غصہ چڑھانے کا خطرہ وہ نہیں لے سکتی تھی.

لیکن مجھے وہ قطعاً پسند نہیں. عندلیب اس کی بات کاٹتے ہوئے زہر خند لہجے میں بولی تھی.

ریلیکس دل. آرام سے بتاو کیا کوئی مسئلہ ہے؟

پاگل آدمی ہے وہ ایس پی. بلکہ لفنگا کہو. شادی کا خواہشمند ہے. میرا دماغ خراب ہے اس جیسے کریکٹر لیس آدمی سے شادی کروں. عندلیب پھٹ پڑی تھی. ولید کے لیے جو بھی سوچتی تھی وہ بول دیا تھا. نادیہ بس اسے دیکھتے رہ گئی تھی.

www.Novelshub.pk

دل وہ برا آدمی نہیں ہے. میں نے بہت سنا ہے اس کے بارے میں. کافی اچھا آدمی ہے. اگر وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تو کیا برائی ہے؟ نادیہ اسے ایک اچھے دوست کی طرح سمجھا رہی تھی کیونکہ ولید ایک قابل افسر تھا جس کی ایمانداری اور شرافت دونوں مشہور تھیں مگر ولید کے زکر پر عندلیب کا غصہ حد سے بڑھ رہا تھا.

مجھے نفرت ہے مرد زات سے. یہ سب ایک جیسے ہوتے ہیں. ان مردوں کے لیے عورتیں دل لگی کا سامان ہوتی ہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں. اب تو عام ہے مرد کو محبت ہوئی اور اس نے اپنی محبت کو اپنی زندگی میں شامل بھی کر لیا. مگر پھر اس کے دل کا ایک اور دروازہ کھلا اور ایک اور محبوبہ اندر.... عندلیب طنزیہ ہنسی ہنستی ہے. مرد زات پر اعتبار کرنے سے بہتر میں خود کو مار دینا پسند کروں گی.

دل مگر تم ایک بار...نادیہ کی بات عندلیب کا اگلا جملہ کاٹ دیتا ہے

عورت کے پاس ایک موقع ہی ہوتا ہے. وہ غلطی کی نظر ہو جائے تو ساری زندگی اسی آگ میں جلنا پڑتا ہے. یہاں مرد کی طرح موقع نہیں ملتا۔ ایک نہیں تو دوسری، دوسری نہیں تو تیسری..... میں کسی مرد پر اعتبار نہیں کرنا چاہتی اور خاص طور پر محبت کے ان پجاریوں پہ. ------- عندلیب کرسی پیچھے دھکیلتی اٹھ کر چلی جاتی ہے. نادیہ کے لیے عندلیب کو سمجھانا ناممکن تھا بلکہ کوئی بھی عندلیب کو سمجھانے کی ہمت اور صلاحیت نہیں رکھتا تھا

www.Novelshub.pk

عندلیب بستر پر لیٹی کافی دیر سے چھت کو گھور رہی ہوتی ہے. آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر تکیے میں جزب ہو رہے ہوتے ہیں. بچپن میں پیش آنے والے حادثات انسان کو ساری زندگی ستاتے ہیں. زہنیت بدل جاتی ہے. انہی واقعات سے انسان کی سوچ بدل جاتی ہے. عندلیب نے بھی رشتوں کی بدصورتی دیکھی تھی. اسی لیے اسے کسی رشتے پر اعتبار نہیں تھا. اس کے لیے اس کی ماں سب کچھ تھی. اسے دنیا کے کسی انسان کی ضرورت نہیں تھی یہ وہ بات تھی جو وہ مانتی تھی مگر عورت کو کسی نہ کسی مرد کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے یہ بات وہ جانتی تھی. مگر اپنی ماں کے ساتھ دیکھے گئے اپنے باپ کے سلوک کے بعد وہ کسی مرد پر بھروسہ کرنے کو رضامند نہیں تھی.

ماضی:

چیخنے چلانے کی آوازیں کمرے سے بلند ہو رہی تھیں. کافی دیر سے کامران اپنی بیوی صائمہ کو مار رہا تھا. وجہ کیا تھی؟ صرف یہ کہ وہ آج نشہ میں تھا وہ زیادہ تر نشے کی حالت میں گھر آیا کرتا تھا. صائمہ اس کے آنے سے پہلے ہی عندلیب کو سلا دیا کرتی تھیں.

www.Novelshub.pk

مگر وہ بچی ہمیشہ یہ آوازیں سن کر جاگ جاتی تھی اور سہم جاتی تھی. مگر آج عندلیب ڈرتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تھی. سانس بے ہنگم تھا. ڈرتے سہمتے وہ کمرے تک پہنچی تھی جس کے کھلے دروازے سے اندر پیش آنے والا حیوانیت کا منظر صاف نظر آ رہا تھا. صائمہ درد سے تڑپ رہی تھی اور اپنے ہاتھوں سے چہرے کو چھپاتے ہوئے خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی. مگر سامنے کھڑے شخص پر جنون سوار تھا. کامران سے نشے میں ہونے کے باعث سیدھا کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا. اپنی بیلٹ سے صائمہ کو مارتے ہوئے وہ یہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ سامنے کوئی انسان ہے جانور نہیں وہ.

عندلیب ڈرتے ہوئے کہ کہیں اس کا باپ اسے بھی نہ مارے، بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں چھپ گئی تھی. وہ ڈر، وہ تکلیف، وہ ازیت آج بھی عندلیب محسوس کرتی تھی. وہ اپنے باپ سے بے انتہا نفرت کرتی تھی. اسی لیے اپنی ماں کی طلاق کے بعد اس نے ماں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا جو کہ عدالت نے قبول کیا تھا مگر کامران انکاری تھا. اپنے ہی بھائیوں کے پاس رہتے ہوئے اس کی ماں پھر بھی ازیت میں ہی تھی. دن رات کام کاج اور پھر طعنے--------

ان ہی حالات سے تنگ آ کر اس کی ماں نے ٹیچنگ شروع کر لی تھی اور پھر کرائے کے مکان میں رہنے لگی تھیں کیونکہ ماموں کی فیملی لندن چلی گئی تھی. اسے یاد پڑتا تھا اس کے ایک تایا بھی تھے شاید وہ سعودی عرب رہتے تھے مگر وہ ان کے متعلق زیادہ نہیں جانتی تھی. ایک دو بار سے زیادہ اس نے انہیں دیکھا ہی

www.Novelshub.pk

نہیں تھا. اب بھی کچھ تصویریں اندر سامان میں تھیں. مگر عندلیب انہیں جلانے کا عزم رکھتی تھی اس لیے صائمہ انہیں چھپا چکی تھیں. ہر ایک اپنے لیے جیتا ہے یہ عندلیب نے اپنے رشتوں سے سیکھا تھا اور اب وہ بھی صرف اپنے لیے جینا چاہتی تھی. کسی بھی رشتے میں بندھے بغیر مگر یہ کیسے ممکن تھا---------

www.Novelshub.pk

ولید بینک پہنچ گیا تھا. اپنی غیر حاضریوں پر وہ عندلیب کا ریکشن دیکھنا چاہتا تھا مگر وہ محترمہ نظر نہیں آئی تھیں. ناجانے کہاں تھی؟ وہ شاہد کے آفس میں بیٹھا اس سے بات کرنے کے لیے مناسب الفاظ ڈھونڈ رہا تھا

شاہد یار ایک فیور چاہیے تجھ سے-----

ہاں بول یار

یار شاہد وہ عندلیب کی فائل مل سکتی ہے؟ ولید نے سیدھے طریقے سے بات کی تھی. ٹال مٹول کرنا اسے قطعاً پسند نہیں تھا.

جس پر شاہد کے چہرے کے تاثرات پل بھر میں بدلے تھے. وہ مسکراتے ہوئے ولید کو دیکھ رہا تھا.

اووو اس لیے بینک کے چکر لگ رہے تھے. یہاں کیک بانٹے جا رہے تھے. اور مجھے لگا کہ ایس پی ولید صاحب کو دوست کی محبت کھینچ لاتی ہے-------انٹرسٹنگ یہاں تو بات ہی نرالی ہے. محبت وحبت تو نہیں ہو گئی جناب کو؟

کچھ ایسا ہی ہے------ولید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا

اور یہ کب سے ہے؟

جب اسے پہلی بار دیکھا تھا

اس دن سے. شاہد حیران ہوا تھا.

www.Novelshub.pk

ہاں پہلی نظر والی محبت سمجھ لے. میں اس کے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں اور جو اس کے تیور ہیں ساری زندگی گھر کا راستہ نہیں بتائے گی اور نہ ہی نہ اپنی معلومات دے گی. راستہ تو میں ڈھونڈ لیتا مگر تجھ سے فائل مانگ رہا ہوں کام آسان رہے.

رک میں فائل منگواتا ہوں. شاہد فوراً کال کر کے عندلیب کی فائل منگواتا ہے.

ویسے یار ولید وہ لڑکی بہت ڈاڈی ہے. سوچ لے. شاہد نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبکہ ولید کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی

آہ جیسی بھی ہے میرے لیے اہم ہے. آج نظر نہیں آئی. کدھر ہے وہ؟

آج اس نے لیو لی ہے. اس کی مدر کے چیک اپ کے سلسلے میں کہیں جانا تھا شاید. کچھ ایسا ہی پتہ چلا مجھے------

اوہ اچھا. اتنی دیر میں دروازہ کھلتا ہے ایک آدمی آ کر فائل شاہد کو دیتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے.

شاہد وہ فائل ولید کو پکڑاتا ہے. ولید فائل کو کھول کر دیکھنے ہی لگتا ہے کہ فون رنگ کرنے لگتا اے ہے. وہ کال اٹھاتا ہے. بات ختم ہوتے ہی ضروری کام کا کہہ کر شاہد سے ہاتھ ملاتا رخصت ہو جاتا ہے. فائل ہاتھ میں ہی ہوتی ہے اور وہ جلدی میں اسے گاڑی میں پیچھے رکھ دیتا ہے.

www.Novelshub.pk

ولید ایئرپورٹ پر کھڑا کافی دیر سے انتظار میں تھا. جہاز لینڈ ہو چکا تھا مگر مسافروں میں اسے اپنے والد ابھی تک نظر نہیں آئے تھے. اس کی پریشان نظریں اپنے بابا کو دیکھنے کے لیے بے تاب سی تھیں. آخر اس کے والد چھ سال بعد سعودی عرب سے آئے تھے. ولید اپنے والد کو دیکھتے ہی بچوں کی طرح ان سے لپٹ گیا تھا.

.

السلام علیکم بابا.

وعلیکم السلام ایس پی صاحب. آپ ہمیں لینے آئے خیریت حسن فرید شیرازی ہنستے ہوئے بول رہے تھے.

اپنے بیٹے کو وردی میں دیکھ کر ان کے دل میں سکون اترا تھا. اب وہ دونوں باہر کی طرف قدم بڑھا رہے تھے.

بابا سارے کام سیٹل ہو گئے نہ وہاں. اب واپس تو نہیں جاو گے. ولید بچپن کی طرح اج بھی ان کے آنے پر پہلا سوال یہی پوچھ رہا تھا مگر اج حسن صاحب اسے جھوٹ بول کر اس کا دل نہیں رکھنے والے تھے. نہیں بیٹا اب وہاں کچھ بھی نہیں رکھا.

تمھارے چاچا کے لفڑے سنبھالتے سنبھالتے اتنے سال لگ گئے. ورنہ اس کے مرنے کے بعد ہی آ چکا ہوتا. ان کے لہجے میں بھائی کے زکر پر بیزاری ظاہر تھی.

بابا اب تو چچا چلے گئے ہیں اس دنیا سے سے میرا خیال ہے کہ اب آپ کو انہیں معاف کر دینا چاہیے. ولید نے گاڑی کا دروازہ ان کے لیے کھولتے ہوئے کہا تھا. اب وہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھا تھا. میں تو معاف کر دوں کیا وہ

www.Novelshub.pk

عورت معاف کر پائے گی اسے جس کی دنیا اس نے جہنم بنا رکھی تھی؟ کیا اس کی بیٹی جو نا جانے کہاں اور کیسے پلی ہے وہ معاف کرے گی؟ میری روح کانپ جاتی ہے. اگر کبھی ان دونوں سے میرا سامنا ہوا میں کیسے ان کا سامنا کروں گا؟؟؟

بابا مجھے نہیں لگتا وہ دونوں ہمیں اب ملیں گی. پتہ نہیں کہاں ہوں؟؟ ان کے متعلق میں نے بہت پتہ کیا. مگر شاید ساری فیملی باہر شفٹ ہو چکی ہے. میرا خیال ہے وہ اپنی زندگی میں بہت آگے نکل گئے ہیں. ہمیں بھی ان کے پیچھے نہیں جانا چاہیئے.

ولید میری ایک خواہش تھی ہمیشہ سے. تمہاری دادی کہتی تھیں حسن دے پتر دا ویاہ صرف کامی دی دھی نال ہوئے گا. میری بھی یہ خواہش بن گئی تھی مگر اب کیا ہو سکتا ہے. انہوں نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا.

بابا کیا پتہ وہ لڑکی اب تک شادی کر چکی ہو. بابا میرا یہ خیال ہے ہمیں ان کی زندگیوں میں گھسنا نہیں چاہیے.

اور بابا مجھے کچھ بتانا تھا آپ کو------ولید ان کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے. وہ بھی حیران ہو کر اس کی طرف دیکھتے ہیں. اتنا سنجیدہ ہو کر وہ کیا بتانے والا تھا.

ہاں بولو ولی.

بابا وہ مجھے ایک لڑکی پسند ہے. میں اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں. میں نے ماما سے ابھی بات نہیں کی.

www.Novelshub.pk

کون ہے وہ؟ حسن صاحب مجسمہ حیرت بنے اپنے ہونہار بیٹے کو دیکھ رہے تھے جس سے اس بات کی انہیں قطعاً امید نہیں تھی. ولید پیچھے پڑی فائل اٹھاتا ہے اور انہیں تھما دیتا ہے. یہ کیا ہے؟ وہ تفتیش کر رہے تھے. یہ لڑکی کی سی وی دیکھ کر بہو پسند کرنا خاصا عجیب کام تھا.

یہ اس کی انفارمیشن ہے.

کیا وہ مجرم ہے؟ انہیں اپنے بیٹے کے انوکھے انداز پر شبہات ہو رہے تھے.

نہیں. وہ پر سکون سا مسکراتے ہوئے بول رہا تھا.

تو پھر یہ فائل میں انفارمیشن کیسی ہے. تم ہمیں لڑکی دیکھا رہے ہو یا سی وی. ہم بھولا نے والے ہیں جناب نوکری پر نہیں رکھنے والے لڑکی کو کہ محترم ایس پی صاحب جیسے کھڑ دماغ کو سنبھالے. اب وہ فائل کو کھول کر دیکھ رہے ہوتے ہیں.

بابا اس کی انفارمیشن لایا ہوں بینک سے جس میں وہ کام کرتی ہے. میرا دوست شاہد وہاں مینجر ہے--------

تو تمھیں اس نے خود کچھ نہیں بتایا. وہ گھور رہے تھے. ولید سے اس کام کی امید انہیں انہیں تھی. مگر شاید مجرموں کی خفیہ انفارمیشن لیتے لیتے اسے بیوی بھی خفیہ طریقے سے ڈھونڈنا پڑی تھی.

www.Novelshub.pk

بابا وہ بات تک نہیں کرتی کسی سے سیدھے منہ. یہ بات اس نے دل میں کہی تھی. انہیں کہہ کر عندلیب کا امپریشن خراب نہیں کر سکتا تھا.

نہیں بابا مجھے پسند نہیں آیا یہ طریقہ کہ اس سے پوچھوں کہ تم کہاں رہتی ہو؟ ولید نے ہنسی دباتے ہوئے کہا تھا. باپ کو بتا تو نہیں سکتا تھا کہ کیسے روز اس کو تنگ کرتا ہے. باپ کے سامنے شرافت کا بھرم رکھنا ضروری تھا.

اچھا کیا تم نے. لڑکیوں کی عزت اور فطرت حساس ہوتی ہے زرا سی بے احتیاطی سے ان پر گہری خراش آجاتی ہے. ولید عورت کی عزت کرنا ہر مرد کا فرض ہے. وہ اسے سمجھاتے ہوئے فائل سے بالکل غافل ہو چکے تھے. لیکن ولید انہیں دوبارہ فائل دیکھنے کا کہتا ہے. جس پر وہ بے ساختہ قہقہہ لگاتے ہیں.

بیٹا میں کھول کر دیکھوں گا کیا؟ عینک پہنے بغیر میں نہیں پڑھ سکتا. میں تمھاری ماں کے ساتھ ہی اب دیکھوں گا اپنی بہو.

بابا ماما کو منا لیجیے گا بس. لڑکی بہت اچھی ہے. پلیز بابا. وہ اب سیریس ہو کر ان سے بات کر رہا تھا. حسن تو اس کی پسند پر ویسے ہی راضی تھے. نجمہ تو بیٹے کو گھوڑی چڑھانے کے لیے بے صبر ہوئی جا رہی تھیں. اب تو ان کی دلی مراد پوری ہوئی ہے. کیوں نہ کریں گی؟ فکر نہ کرو ولی. اس بار تمھیں قربا ہونے سے کوئی نہیں بچا

www.Novelshub.pk

سکتا. حسن صاحب کی بات پر دونوں قہقہہ لگا رہے تھے. باقی گھر تک کا سفر بھی یونہی باتوں میں گزر گیا تھا.

آج رشتے دوبارہ جڑ رہے تھے.

www.Novelshub.pk

عندلیب صائمہ کو لے کر ہسپتال گئی تھی. کافی دن سے ان کی طبیعت خراب تھی مگر وہ ہسپتال جانے کو راضی نہیں تھیں. ابھی بھی ڈاکٹر کی ہدایات سن کر منہ بناتی کلینک سے باہر نکلی تھیں انہیں اپنی صحت کا کبھی خیال نہیں رہتا تھا.

عندلیب نے بچپن سے ہی انہیں ایسا پایا تھا. ہمیشہ دوسروں کی فکر کرنے میں لگی رہتی تھیں مگر خود کی پرواہ سے بے نیاز. لیکن عندلیب کا واحد رشتہ وہ تھیں. عندلیب کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اور نہ ہی وہ ان کے علاوہ کسی انسان کی ضرورت اپنی زندگی میں محسوس کرتی تھی. جس ماں نے اسے اپنی ساری زندگی کی قربانی دے کر پالا تھا وہ کیسے انہیں تکلیف میں دیکھ سکتی تھی. عندلیب لوگوں کے نزدیک ایک سخت مزاج کی لڑکی تھی مگر اپنی ماں کے لیے وہ اتنی ہی نرم دل تھی. ان کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں میں تڑپ اٹھنے والی----

-----

عندلیب گاڑی چلاتے ہوئے انہیں مسلسل ہدایتیں دینے میں مصروف تھی جسے سن سن کر صائمہ تنگ آچکی تھیں. وہ اب کسی طرح عندلیب کے منہ پر ٹیپ لگانا چاہتی تھیں مگر یہ ناممکن تھا.

ماما آج کے بعد میں آپ کو کچن میں نہ دیکھوں. عندلیب نے انہیں تنبیہ کی تھی. صائمہ کو ڈاکٹر نے کام کاج کرنے سے بالکل منع کیا تھا.

کیوں اب کیا تم سارا گھر سنبھالو گی؟

www.Novelshub.pk

میں کل ہی کسی ملازمہ کا بندوبست کرلوں گی آپ فکر نہ کریں

غضب خدا کا دو بندوں کے کام کے لیے ملازمہ کی کیا ضرورت ہے

ماما آپ کام نہیں کر سکتی ہیں اور میں اتنا کام مینج نہیں کر سکتی. ایک ملازمہ رکھنے میں کیا حرج ہے

مفت کا پیسہ ضائع کرنے والی بات ہے. صائمہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا.

ماما اب پیسہ ہم نے کہاں لگانا ہے. وہی لاجک ہے دو بندوں کا خرچہ کتنا ہوتا ہے. عندلیب نے ماں کے انداز میں بات لوٹا کر کہا تھا اور پھر خود ہی اس بات پر ہنس رہی تھی.

تمھاری شادی کی تیاریاں بھی کرنی ہیں. عمر دیکھو بوڑھی ہو رہی ہو.

ماما ابھی تو پچیس کی ہوئی ہوں. عندلیب نے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے معصومیت سے کہا تھا.

ہو جائے گی شادی دس بارہ سال بعد. اتنی جلدی میں یہ طوق اپنے گلے میں ویسے بھی نہیں پہننے والی. عندلیب کو شادی کے زکر پر ہونے والی چڑان خاص نمایاں تھی.

ماں کو کبھی سکون سے نہ رہنے دینا. تمھاری شادی میں ایک سال میں کرا کر دکھاوں گی

عندلیب قہقہہ لگاتی ہے.

خام خیالی! دماغ خراب نہیں میرا جو شادی کر کے اتنی جلدی اپنی زندگی ہی ختم کرلوں. عندلیب طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے بات کہتی ہے

www.Novelshub.pk

عندلیب بولنے سے پہلے سوچا کرو. خدا نہ کرے تمھیں کچھ ہو. اللہ تمھیں میری زندگی بھی لگا دے.

ماما یار ٹینشن تو نہ لیں. آئیں آج باہر سے کھانا کھاتے ہیں. کیا یاد رکھیں گی کیسی سخی بیٹی ملی ہے.

سخی ہو نہوں. صائمہ نے ناگواری سے کہا تھا.

ماما یار کبھی تو خوش ہو جایا کریں. عندلیب نے مسکینوں جیسی شکل بنائی تھی. صائمہ کو اس پر بے انتہا پیار آیا تھا. یہ لڑکی ان کی کل کائنات تھی جس کی عادتیں انتہا کی خراب تھیں.

www.Novelshub.pk

حسن صاحب اور ولید کی گاڑی کے رکنے کی آواز باہر سے آتے ہی گھر کے اندر موجود تمام افراد دروازے پر ان کا استقبال کرنے پہنچ گئے تھے. دروازہ کھلا تھا اور فوراً سیرت ان کے گلے لگ گئی تھی. اتنے سالوں بعد باپ کو دیکھتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی.

سیرت میری جان میرا بچہ رو کیوں رہا ہے؟ حسن صاحب اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے اسے چپ کرانے کی کوششوں میں تھے مگر وہ چپ نہیں ہو رہی تھی. سیرت بی بی ہمارے بھی ابا ہیں ہمیں بھی شرفِ ملاقات ملنے کرنے دو. پیچھے سے شجاع نے ہانک لگائی تھی جس پر ناراضی سے سیرت نے اس کی جانب دیکھا تھا بابا آپ دیکھ لیں یہ مجھے ایسے ہی تنگ کرتے ہیں. ایک صرف ولی بھائی مجھ سے پیار کرتے ہیں اور کوئی نہیں؟ اللہ معافی دے سیرت بھول گئی کل تمھارے لیے کون گیا تھا کتابیں لینے. میں سیرت میں-------زید نے لفظ

'میں' پر زور دیتے ہوئے کہا تھا.

تم لوگ بھی باپ کے آتے ہی لڑنا شروع ہو جاو. باپ کو اندر بٹھاو پہلے پھر گلے کرنا. نادیہ نے ان کو جھڑکا تھا کیونکہ ان کی لڑائیاں سدا کی ختم نہ ہونے والی تھیں

اب حسن صاحب کو صوفے پر بٹھایا گیا تھا. ایک طرف سیرت تو دوسری طرف زید تھا. دونوں کی شکایتیں وہ مسکرا کر سن رہے تھے

بابا آپ میرے لیے لائے ہیں نہ چاکلیٹس. سیرت نے زید کو آنکھیں دکھاتے ہوئے معصومیت سے بولا تھا.

کیوں تم بابا کی کیا لگتی ہو جو تمھارے لیے وہ کچھ لائیں. زید نے سیرت کو تپا دیا تھا. اب وہ رونے لگ گئی تھی

سیرت میری جان رو تو مت. زید معافی مانگو بہن سے. حسن صاحب نے مصنوعی غصے سے کہا تھا.

چڑیل رونا تو بند کر نہ یار آدھی آدھی کر لیں گے چاکلیٹس. زید نے لازوال قربانی دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا

کیوں آدھی آدھی کر لیں گے؟ میں نظر نہیں آتا تم لوگوں کو میرا حصہ کون دے گا؟ شجاع بھی میدان میں چاکلیٹس کی جنگ لڑنے اترا تھا.

حسن صاحب ان تینوں کی حرکتیں دیکھ کر ان کی ماں کو نابل پرائز دینے کا ارادہ رکھتے تھے جنھوں نے ان شیطانوں کو اکیلے اتنے سال سنبھالا تھا

اچھا تم لوگ لڑنا بند کرو. سب کے لیے الگ الگ لایا ہوں میں چاکلیٹس.

نجمہ کچن سے نکلی تھیں. کھانا وہ ٹیبل پر لگا چکی تھیں. اس لیے سب کو کھانے پر بلا رہی تھیں.

ولید کہاں گیا ہے؟ حسن صاحب نے ولید کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے کہا تھا. اتنے سالوں بعد وہ سب ساتھ کھانا کھا رہے تھے. لیکن اس منظر میں ولید کی کمی تھی

کام آ گیا ہوگا انہیں کوئی وہاں چلے گئے ہوں گے. شجاع نے عام انداز میں کہا تھا کیونکہ ان کے لیے یہ بات معمولی تھی.

www.Novelshub.pk

کیسا کام؟ کھانا تو کھا جاتا. کہہ بھی رہا تھا بھوک لگی ہے.

بابا اپ پریشان نہ ہوں. انہیں اپنی نوکری کے سامنے بھوک پیاس کی فکر نہیں ہوتی. جب کام بلاتا ہے سب چھوڑ کر بھاگتے ہیں. شجاع نے ہنستے ہوئے بتایا تھا

تو تم بھی جوان کچھ سیکھو بھائی سے. کیا کرنے کے ارادے ہیں تمھارے آگے؟

انشاءاللہ شادی. شجاع نے پر عزم انداز میں کہا تھا. شاید ایک بہت بڑا معرکہ سر کرنے کا ارادہ بتایا تھا. لیکن سب کی قہقہوں کی آوازوں پر اس نے گھور کر سب کو دیکھا تھا.

آپ لوگ میری بات کو سیریس کیوں نہیں لے رہے؟

برخوردار بڑے بھائی کو گھوڑی چڑھنے دو پھر تمھارا بندوبست کریں گے. حسن صاحب نے اس کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا تھا.

لو جی فیر ہو گیا میرا ویاہ. وہ عطاءاللہ کا دیوانہ میرا بھائی جو کئی سالوں سے دکھی گانے سن سن کر اس محبت کا غم منا رہا ہے جو اسے کبھی نہیں ہونی. کیا وہ بندہ شادی بھی کرے گا؟ شجاع نے دہائی دینے والے انداز میں کہا تھا.

تمھاری معلومات کے لیے عرض ہے اس بندے کو محبت بھی ہو گئی ہے اور شادی کے لیے تیار بھی ہو گیا ہے زید اور شجاع نے ایک ساتھ دل پر ہاتھ رکھا تھا. سیرت اور نجمہ کے منہ بھی کھلے کے کھلے رہ گئے تھے

www.Novelshub.pk

بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ بھائی اور محبت. شجاع کا ہنس ہنس کر برا حال تھا.

بھائی شادی کریں گے؟ زید کی حالت بھی شجاع جیسی ہی تھی. وہ دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے. نجمہ کی گھوری نے انہیں چپ کرایا تھا. ابھی بھی وہ بہ مشکل ہی ضبط کیے بیٹھے تھے.

کیا کہہ رہے ہیں آپ حسن صاحب؟ کیا ولید نے کچھ کہا ہے آپ سے؟ نجمہ نے حسن صاحب سے پوچھا تھا. یقین تو انہیں بھی نہیں آ رہا تھا.

ہاں لڑکی کی معلومات دے رہا تھا. ایک فائل تھی----شاید اسی کے پاس ہے ابھی فائل. واپس آئے گا تو میں کہوں گا فائل دکھائے. اب جلدی ہی کریں گے ایس پی صاحب کا مسئلہ حل-----.

ولید پوری رات گھر نہیں آیا تھا. صبح سات بجے کے قریب اس کی واپسی ہوئی تھی. صبح کے اس وقت اس کی ماں کے علاوہ کوئی نہیں جاگ رہا تھا. نجمہ اس کو دیکھتے ہی ماتھے پر پیار دیتی ہیں. پھر اس کے کان پکڑتی ہیں.

کہاں تھے کل رات؟

ماما ناٹ فیئر پہلے پیار کر رہی تھیں اب بچے کو مار رہی ہیں. ولید ان کے گلے میں بازو حائل کرتا ہے.

اتنا بڑا آوارہ بچہ کدھر تھا رات سے؟ آوارہ لفظ پر ولید کھکھلا کر ہنستا ہے. کسی اور کے بھی یہی الفاظ تھے اس کے متعلق.

ماما وہ ریڈ کرنی تھی ایک جگہ. رات پوری اسی میں لگی رہی ٹیم. اب فرصت ملی ہے تو گھر آیا ہوں. ابھی نو بجے پھر جانا ہے. ولید نے سنجیدگی سے کہا تھا.

اچھا پھر جا کر سو جاو. جب فارغ ہو گے تو زرا فرصت سے بات کریں گے.

چلیں میں چلتا ہوں. پھر ملاقات ہو گی. ولید اپنے کمرے میں جا کر تھوڑی دیر سوتا ہے. پھر واپس چلا جاتا ہے.

www.Novelshub.pk

نادیہ اور عندلیب دو بجے بینک کے سامنے والے ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے جاتی ہیں. نادیہ کے ڈھیروں سوال تھے جن کے جواب دے دے کر وہ تھک گئی تھی. لیکن پھر نادیہ کو کوئی بات یاد آجاتی تھی یار دل کل تو ایس پی صاحب بڑے مایوس نظر آرہے تھے. ادھر ادھر دیکھتے رہے کہیں تو تم نظر آو. مگر جناب مایوس ہونے کے بعد خود ہی چلے گئے. نادیہ آکسائیٹڈ ہو کر بتا رہی تھی مگر عندلیب کا پارہ ہائی ہو رہا تھا.

اس لفنگے آدمی کو کوئی کام ہے ہی نہیں زندگی میں مگر کیا تم بھی فارغ ہو جو اس کی بات کرنے کے علاوہ تمھیں اور کچھ نہیں آتا.

یار مجھے لگتا ہے وہ اچھا بندہ ہے. اگر کرتا ہے پسند تجھے رشتہ مانگ رہا ہے تو ہاں کر دے. کیا جاتا ہے دل؟ نادیہ نے مخلصی میں مشورہ دیا تھا. اسے ولید کہیں سے بھی برا آدمی نہیں لگا تھا.

خبر دار جو اس کو میرے سامنے اچھا کہا. ایک نمبر کا لفنگا آوارہ ٹھرکی آدمی ہے وہ ایس پی. لڑکی دیکھی نہیں کہ عشق کا بخار چڑھ گیا. میں مر جاوں گی مگر ایسے آدمی سے شادی نہیں کروں گی.

عندلیب. نادیہ نے گھبرا کر اسے پکارا تھا.

ہو نہوں. عندلیب کھانے کا چمچ منہ تک لے جاتے ہوئے مصروف سی بولی تھی.

پیچھے دیکھ. نادیہ کی آنکھوں میں خوف سا تھا.

کیا ہے؟. عندلیب کھانا کھانے میں ہی مصروف رہی.

www.Novelshub.pk

ایس پی صاحب. نادیہ کی بات پر عندلیب کے ہاتھ سے چمچ نیچے گرا تھا.

ولید کام سے فارغ ہو کر اس راستے سے گزر رہا تھا. ایک گھنٹے کی فرصت میں وہ بینک کا چکر لگانے آ گیا تھا. اور کچھ نہیں عندلیب کا خون جلا کر اسے مزا آتا تھا.

گارڈ کے بتانے پر پتہ چلا تھا کہ وہ سامنے ریسٹورنٹ میں گئی تھی. خیر وہ بھی اس کے پیچھے وہاں چل دیا تھا. مگر ریسٹورنٹ میں داخل ہو کر سامنے کے ٹیبل پر بیٹھی محترمہ اس کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھیں. مگر اس نے برا نہیں منایا تھا. اب وہ بھی کرسی کھینچ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا.

مجھے تو لگا میری غیر حاضری میں آپ مجھے بھول گئی ہوں گی مگر آپ تو ہر لمحہ ہر پل مجھے ہی یاد کرتی ہیں. ولید مسکرا کر بات کرتے ہوئے عندلیب کی پلیٹ سے فرائز بھی کھانے لگا تھا. عندلیب کے اندر تو مانو آگ لگ گئی تھی.

آپ نے شاید دھیان سے نہیں سنا کہ میں نے کیا بولا ہے آپ کے لیے.

سنا تو ہے مگر وہ دل کی بات نہیں. کیوں سالی صاحبہ؟ ولید اب بات میں نادیہ کو بھی گھسیٹ لیتا ہے. جو عندلیب کی گھوریوں میں بیچاری کچھ نہیں بول پائی تھی.

کتنی دہشت ہے تمھاری دل. ماننا پڑے گا. کچھ مجرموں سے اقرار جرم کروانا مشکل ہوتا ہے اب وہ تمھارے پاس لایا کروں گا. کیا خیال ہے؟. ولید اب اس کی چائے اٹھا کر پینا شروع کر چکا تھا.

www.Novelshub.pk

آپ کو تمیز ہے؟ یہ کیا طریقہ ہے. یہ میری چائے ہے. عندلیب نے احتجاج کرتے ہوئے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا.

سالی صاحبہ ایک بات بتاوں آپ کو؟ ولید نے عندلیب کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے رازداری سے نادیہ سے بات کرنے لگا تھا.

جی بتائیں. نادیہ نے بھی ڈرتے ہوئے پوچھا تھا.

کسی کو بتادیں کہ ان کے گھر سسرال والے جلد آنے والے ہیں. تیاری رکھیں کبھی بھی چھاپا پڑ سکتا ہے.

تم دنیا ادھر سے ادھر کرلو میں تم سے شادی ہرگز نہیں کروں گی.

بکھری بکھری زلفیں رخ پر

اور پسینہ ماتھے پر ہے

سچ تو یہ ہے غصے میں اور بھی پیارے لگتے ہو

ولید نے گنگناتے ہوئے کہا تھا جس پر نادیہ نے اسے سراہتے ہوئے تالیاں بجائی تھیں جبکہ عندلیب غصے سے وہاں سے چلی گئی تھی.

اتنی آسانی سے نہیں مانے گی. بہت پتھر دل ہے اس معاملے میں. نادیہ نے ولید کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا.

شادی لکھ والو اس کی مجھ سے ہی ہو گی. میرے علاوہ اس کو کوئی نہیں سنبھال سکتا.

www.Novelshub.pk

اللہ کرے آپ سے ہی ہو. میں تو سمجھانے کی بہت کوشش کر چکی ہوں مگر یہ صرف آنٹی کی بات ہی مانے گی. اور دنیا کے کسی بندے کی بات نہیں مانتی یہ لڑکی. نادیہ نے ولید کو اچھا مشورہ دے دیا تھا.

مطلب اب مجھے اپنی ساس سے رابطہ کرنا پڑے گا. شکریہ سسٹر اوہ سوری سالی صاحبہ. ولید ہنستا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے. اب جلد از جلد اسے اپنے ماں باپ سے بات کرنی تھی.

سمجھتا کیا ہے خود کو منحوس آدمی-----ہو نہوں-----عندلیب غصے سے اپنے کام می مصروف تھی. کام سے زیادہ دھیان اس کا ایس پی کو کوسنے میں لگا تھا.

پسینہ ماتھے پر ہے کا لگتا. عطاء اللہ کے گانے سن کر لائن مارنے کے علاوہ اس واحیات ایس پی کو آتا کیا ہے ؟---پتہ نہیں کس بیوقوف نے اس کو نوکری دے دی. میرا بس چلے تو اسے جان سے مار دوں. نادیہ بھی اپنا کام ختم کر کے عندلیب کے پاس آئی تھی. اب ویسے بھی بینک کے بند ہونے کا وقت ہو چکا تھا.

دل یار چلیں. کب تک ایسے ہی اپنا خون جلاتی رہو گی ؟

تم مجھے یہ بتاو کیا باتیں کر کے آئی ہو اس لفنگے سے. عندلیب نے آبرو اچکاتے ہوئے کڑے تیوروں سے پوچھا تھا.

دل یار خدا کا واسطہ ہے مجھ پر شک تو نہ کر. تجھے پتہ ہے میری منگنی ہو چکی ہے اور ایک دو مہینوں میں مجھ معصوم کا نکاح ہے. نادیہ نے ڈرامائی انداز میں ایسے کہا تھا کہ عندلیب ہنسنے پر مجبور ہو چکی تھی.

اچھا ہے تمھاری شادی ہو اور میری بھی جان چھٹے تم سے. عندلیب نے بیگ میں چیزیں رکھتے ہوئے کہا تھا.

جس پر نادیہ نے مصنوعی خفگی سے اس کی طرف دیکھا تھا

www.Novelshub.pk

توبہ توبہ دل اتنی تنگ ہو مجھ سے. اب کیسا زمانہ آ گیا ہے دوست ہی دوست نہیں رہا. ایک میں ہوں جو تمھارے لیے اتنی فکر مند رہتی ہوں. پتہ نہیں میری دوست کی شادی کب ہو گی. پتہ نہیں کب اسے کوئی اچھا لڑکا نظر آئے گا. بلکہ کب اس کے لیے مریخ سے کوئی لڑکا پارسل ہو گا.

نادیہ خدا کا واسطہ ہے چپ کر جاو. کتنا بولتی ہو تم. عندلیب نے اسے چپ رہنے کا کہا تو وہ باہر کی جانب چل دی. عندلیب بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی. عندلیب اسے بلاتی رہی مگر نادیہ نے اس کی ایک نہیں سنی. اب وہ دونوں پارکنگ میں پہنچ چکی تھیں. نادیہ اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہی تھی جب عندلیب نے اسے روک لیا تھا.

یار نادیہ مزاق کر رہی تھی میں. تم سیریس لے گئی. سوری یار. عندلیب کی شکل پر واقعی ندامت تھی جب نادیہ نے ہنستے ہوئے اس کے گال کھینچے.

دل تمھیں کیا لگتا ہے میں غصہ کروں گی. وہ بھی تمھاری باتوں کا. نادیہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی اور عندلیب اسے مسلسل گھور رہی تھی.

قسم سے دل ایک بات کہوں. سچ تو یہ ہے تم غصے میں اور بھی پیاری لگتی ہو. نادیہ یہ کہتے ہوئے فوراً عندلیب سے دور ہوئی تھی.

www.Novelshub.pk

تم بھی اس ایس کے نقشے قدم پر چل لو. دونوں میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہے عندلیب نے چڑ کر کہا تھا مگر وہ نادیہ ہی کون جو اس بات کا اثر لے.

فرق تو تم میں اور اس میں نہیں ہے دل. دونوں عطاء اللہ کو سنتے ہو. اللہ نے کیا جوڑی بنائی ہے. پسند بھی ملتی ہے تم دونوں کی بس اب دل مل جائیں تو----نادیہ شرارتی انداز میں کہتی ہوئی بات ادھوری چھوڑ دیتی ہے.

اللہ معافی دے. میں اور وہ لفنگا آوارہ ایس پی. تمھیں میں اس جیسی لگتی ہوں کیا نادیہ ؟ عندلیب نے افسوس سے اپنی دوست کو دیکھا تھا

جناب کہہ کر گئے ہیں. شادی آپ کی ان سے ہی ہو گی. پھر آگے خود سوچ لو!!!!

دنیا کا آخری مرد بھی ہوا نہ وہ تو میں اس سے شادی نہ کروں. نفرت ہے مجھے اس سے. عندلیب اپنی بات کہتی اپنی گاڑی کی طرف چل دی تھی. نادیہ کو اس کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی. ولید ایک اچھا آدمی تھا مگر عندلیب کو اس سے کیوں اتنی نفرت تھی یہ وہ بھی سمجھنے سے قاصر تھی.

ولید گھر پہنچا تو اندر سے شور کی آوازیں باہر تھیں. وہ اپنے بہن بھائیوں کی بچگانہ لڑائیوں سے عاجز تھا. اب بھی نا جانے کس وجہ سے اندر جنگ لگی تھی اندر گھستے ہی سیرت روتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی اور اس کے سینے سے لگی زید اور شجاع کی شکایتیں لگانے لگی تھی.

بھائی------یہ شجاع بھائی نے------بھائی نے ماما کو کہا--------مجھے اپنے ساتھ------اپنے ساتھ اسلام آباد نہ لے کر جائیں-------مما اب مجھے ان کی وجہ سے لے کر نہیں گئی اور-------زید بھائی کہتے ہیں-------سیرت ہماری نوکرانی ہے--------مما گئی ہیں تو تم گھر کے کام کرو گی سارے-------میں نہیں کروں گی کوئی کام بھائی. سیرت رو رو کر اپنا غم سنا رہی تھی. ولید اسے چپ کرانے کی کوشش کرتے ہوئے زید اور شجاع کو بھی ساتھ ڈانٹتا ہے

بے شرمو بہن کو اس طرح تنگ کرتے ہیں. زرا حیا نہیں ہے تم لوگوں میں. خبر دار جو آئندہ اس کو کسی نے نوکرانی کہا. اگر اس کی شکل ایسی ہے تو کیا مطلب وہ نوکرانی ہے تم لوگوں کی.

سیرت جو پہلے ولید کو انہیں ڈانٹتا دیکھ کر خوش ہو رہی تھی آخری بات پر اور شدت سے رونے لگتی ہے اور پھر زید اور شجاع کے قہقہے جلتی پہ تیل کا کام کا رہے تھے.

میرا کوئی نہیں ہے اس گھر میں-------مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا------میں بابا کو بتاوں گی آپ سب کا-------

www.Novelshub.pk

نہ میرا بچہ ایسا نہیں کرتے. ادھر آؤ بھائی کے پاس. ولید خود سیرت کو اپنے ساتھ لگاتا ہے جو رو رو کر پاگل ہو رہی تھی.

بھائی پیار کرتے ہیں آپ سے. ہمم. زید اور شجاع آپ سے شرارت کرتے ہیں اور آپ. یوں رونے لگ جاتی ہو. سیرت اس کی بات کاٹ کر فوراً بولتی ہے

بھائی یہ دنوں مجھے بہت تنگ کرتے ہیں. میں خود نہیں روتی یہ رلاتے ہیں.

بات ختم کرتے ہی وہ اور روہانسی ہو جاتی ہے. ولید شجاع اور زید کو اشارہ کرتا ہے کیونکہ بات زیادہ بگڑ چکی ہوتی ہے.

سیرت. وہ دونوں بیک وقت بولتے ہیں. آنسوؤں سے تر چہرہ ولید کے سینے سے نکال کر وہ ان دونوں کی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی ہے.

کیا ہے؟

گول گپے کھانے ہیں؟ اب بھی دونوں ساتھ بول رہے تھے. سیرت بس سر ہلاتی ہے

تو پھر پیسے نکالو شاباش. شجاع کی بات پر زید اور شجاع ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے ہیں.

ولی بھائی دیکھ لیں ان کو. سیرت کو اب غصہ بھی شدید آ رہا تھا.

اوئے نکمو یہ پکڑو پیسے اور جاو لا کر دو میری بہن کو گول گپے. ولید خود والٹ نکالتا ہے اور پیسے انہیں دیتا ہے

www.Novelshub.pk

ایس پی صاحب گاڑی کی چابی بھی دے دیں. ایک گاڑی ابا لے گئے. اب آپکی بچی ہے صرف.

سدھر جاو شجاع. کبھی گاڑی کے بغیر بھی گزارا کرنا سیکھو. موٹر-سائیکل چلاتے ہوئے تمھیں کیا موت پڑتی ہے؟

ولی بھائی باہر بہت پلوشن ہے میں افورڈ نہیں کر سکتا خود کا بیمار ہونا.

ایڈا تو بیمار ہون آلا. سال میں ایک بار بیمار ہو کر تم جو کھپ ڈالتے ہو نہ اس کے بعد ہم سب کی دعائیں کافی ہیں تمھیں بیماری سے بچانے کے لیے. ولید چڑ کر کہتا ہے.

یہ تو پھر میرا اسٹائل ہے اپنی قدر کروانے کا. چلیں چابی دیں جاوں. میری چڑیل گول گپے کھائے بغیر نہیں مانے گی.. شجاع اب سیرت کے گال بھی کھینچ رہا تھا.

ولی بھائی انہیں بھیجیں یہاں سے. سیرت ولید سے التجا کرتی ہے جو فوراً چابیاں شجاع کو دیتا ہے تا کہ وہ جائے.

شجاع کے جاتے ہی ولید شکر ادا کرتا ہے کیونکہ یہ معاملہ حل ہو چکا تھا خواہ اس میں ہزار دو ہزار کا نقصان اس کا ہی ہوا تھا. مگر بڑے بھائی ہونے کی وجہ سے ایسی کئی قربانیاں دینے کی عادت وہ ڈال. چکا تھا.

ولید نہا کر واشروم سے نکلا جب اپنے فون کی رنگ سنائی دی تولیے سے بال سکھاتا ہوا وہ فون کی جانب گیا.

رحیم خان کا نام جگمگا رہا تھا. ولید نے کال اٹھائی تو رحیم خان کی خوشی سے بھرپور آواز سنائی دی.

www.Novelshub.pk

تسی رشتے دی گل کیتی سی نہ اللہ تانوں زندگی دی ساری خوشیاں دیوے. ماے نے رضامندی دے چھڑی جے. ہن بس دن رکھن جانا اماں نے.

چلو مبارک ہو تمھیں رحیم خان. اللہ تمھیں مزید خوشیاں دے اور تمھاری بیوی کو تمھیں برداشت کرنے کی سکت بھی.

ہن تسی کج وی بولو. اج تو تسی میرے مرشد ہو. تسی مینوں زندگی دی بہت بڑی خوشی دے چھڑی جے. اللہ توانوں وی زندگی دی ہر خوشی دے وے. انشاءاللہ اسی سال تواڑاوی ویاہ ہو جائے پر اک گل اکھاں جے تسی برا نہ منو تے

ہاں ہاں بولو. ولید ہنسی دباتے ہوئے بول رہا تھا.

تواڑی بیوی نوں میری بیوی نالوں زیادہ حوصلے دی ضرورت پینی ہے. اللہ بھابھی نوں صبر عظیم دے وے.

رحیم خان فون کاٹ چکا تھا اور ولید بس فون گھور کر رہ گیا. کیا یہ ممکن تھا کہ رحیم خان کو کچھ کہا جائے اور وہ آگے سے کچھ نہ کہے.

ولید نے اب اپنی والدہ کو کال ملائی تھی. ممکن تھا کہ وہ اب اسلام آباد پہنچ چکے تھے. ولید نے کال اٹھاتے ہی سلام کیا تھا.

ماما یار آپ لوگ بغیر ملے ہی چلے گئے. ولید نے کال ملاتے ہی شکوہ کیا تھا.

www.Novelshub.pk

تو تمھیں میں نے صبح بتایا تھا کہ ایک بجے تک ہم انتظار کریں گے پھر نکل جائیں گے. تم جناب تھانے سے ایک بجے بھی نہیں نکلے تھے. گھر بھی تم اب کہیں تین بجے پہنچے ہو. گلے کس بات کے ہیں تمھیں؟ آخر میں نجمہ کا انداز بالکل دیسی ماؤں جیسا تھا.

اماں-----میں ڈیڑھ بجے نکل چکا تھا تھانے سے مگر آپ نے کہا آپ لوگ اسلام آباد کے لیے نکل گئے ہیں. پھر میں نے کہیں اور گاڑی موڑ لی.

یہ گاڑیاں جو تم موڑ رہے ہو. مجھے تمھارے سارے موڑوں کی خبریں ہیں ولی. تمھارا مسئلہ میں آ کے حل کرتی ہوں

ماما جلدی آیئے گا میرا ابھی آپ دونوں کو دیکھے بغیر دل نہیں لگتا اوپر سے بغیر ملے چلے گئے ہیں. ولید نے اداسی سے کہا تھا

صیحح صیحح بولو ولی میاں رشتہ لے کر جائیں تمھارا جلد از جلد اس لیے جلدی گھر آئیں. نجمہ کے انداز پر ولید نے ہنسنے لگا تھا.

ماما یار آپ کیسے دل کے راز جان لیتی ہیں

تمھاری ماں ہوں ایسے جان لیتی ہوں. آ کر تمھیں سیدھا کرتی ہوں. ابھی تمھاری پھپھو کے گھر پہنچے ہیں. میں تمھیں بعد میں کال کروں گی ابھی تھوڑا بیزی ہوں.

www.Novelshub.pk

چلیں خدا حافظ ماما. اپنا خیال رکھیے گا. پھپھو کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے سے باہر کر دیجیے گا.

بے شرم انسان. حیا کیا کرو. نجمہ کی نند قریب ہی بیٹھی تھیں. اگر ان تک آواز آجاتی تو ہو گیا تھا کام.

جی بہتر. ضرور کروں گا. اور کچھ. ولید ہونٹ دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ دباتے ہوئے انداز میں بول رہا تھا

بڑے ہو جاؤ ولی. کب سدھرو گے. نجمہ نے سرگوشی والے انداز میں کہا تھا. وہ سب کے سامنے اسے کیا کہہ سکتی تھیں.

بیگم آنے کے بعد.

یہ ہوئی تھی کال بند. نجمہ ولید کے اس انداز کو بخوبی جانتی تھی جو شروع ہو جائے تو ختم نہیں ہوتا تھا.

ولید فون بند ہونے کے بعد فون بیڈ پر پھینکتا ہے اور شیشے کی طرف مڑتا ہے

بیوی کی بات کی تو کال بند۔۔۔وہاں ہونے والی بیگم نہیں مان رہی یہاں والدہ، بیگم کے ذکر پر ہی فون کاٹ رہی ہیں. ہو گئی اس حساب سے ایس پی تیری شادی.

اتوار کے دن صائمہ عندلیب اور نادیہ شاپنگ کی لیے مال میں آئی تھیں. عندلیب نے نادیہ کو ولید کا ذکر اپنی ماں کے سامنے کرنے سے قطعاً منع کیا تھا اور پھر عندلیب کی دھمکیاں کچھ ایسی تھیں کہ نادیہ مر کر بھی صائمہ کو کچھ بتا نہیں سکتی تھی.

صائمہ پھر کراکری کی دکان میں گھس رہی تھیں. نادیہ بھی ان کے ساتھ اندر چلی جارہی تھی. عندلیب ان کے پیچھے ہی تھی کہ سامنے نظر آتی ہوئی ایک شاپ کے آگے ولید ایک لڑکی کے ساتھ کھڑا دیکھا تھا.

اتنا ہنستا مسکراتا ہوا وہ اسے زہر لگ رہا تھا. فوراًرائے وہ قائم کر چکی تھی. دوسرے سطحی مردوں کی طرح وہ بھی عورتوں کو دل بہلانے کا سامان سمجھتا تھا. جس طرح عندلیب کے ساتھ ہنستا ملتا تھا آج کسی اور لڑکی کے ساتھ بھی. یعنی جیسے مجھے شادی کے پیغامات دیے جاتے ہیں اس کو بھی دیتے ہوں گے ایس پی صاحب.

عندلیب کو بہت برا لگا تھا مگر کیوں؟ اسے کیا لینا دینا اس ایس پی سے. نہ وہ پہلے اس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی تھی نہ اب. مگر--------.

دل یار تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ نادیہ جھنجھلاتے ہوئے اس کے سامنے آئی تھی مگر وہ کہیں اور ہی دیکھ رہی تھی اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی. نادیہ نے بھی اس کی نظروں کی سمت میں دیکھا تھا.

سامنے ولید اور ایک لڑکی کو دیکھ کر وہ سارا معاملہ سمجھ گئی تھی مگر وہ ولید کی شخصیت پر بھروسہ کر چکی تھی. ولید غلط آدمی ہر گز نہیں تھا.

کچھ کہنا چاہو گی اب تم؟ عندلیب کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی.

یہ جو تم سمجھ رہی ہو دل. فقط ایک غلط فہمی ہے.

اب بھی تم اس کا ساتھ دو گی

www.Novelshub.pk

ہاں. میں اسی کا ساتھ دوں گی.

آؤ تمھیں میں ایک منظر دیکھاتی ہوں نادیہ. دیکھنا وہ ہمیں پہنچاننے سے بھی انکاری ہو جائے گا اس لڑکی کے سامنے. عندلیب نادیہ کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لے کر جا رہی تھی

دل کیا کرنے جا رہی ہو تم؟ نادیہ کو عندلیب کے انداز سے ڈر لگ رہا تھا. کیا وہ کوئی تماشہ کرنے والی تھی.

ولید اس لڑکی کے ساتھ آگ کی طرف بڑھ رہا تھا. عندلیب کی طرف اس کی پشت تھی. عندلیب اور نادیہ ان سے چند قدم کے فاصلے پر تھیں. ان کی آہستہ آہستہ بولنے اور ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں. بس وہ ان کے قریب پہنچنے والی تھیں کہ وہ لڑکی جوش میں آ کر بول اٹھی تھی

ولی بھائی______وہ دیکھیں. وہ دیکھیں نہ. ولی بھائی مجھے بھی لینا ہے وہ ٹیڈی بیئر. سیرت خوشی سے چیخی تھی.

سیرت میری جان نکال دی یار تم نے. عمر دیکھو اپنی. ان بچوں کے کھلونوں کی دکان کے سامنے تم ضد کر رہی ہو

عندلیب اور نادیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں. نادیہ نے فاتحانہ انداز میں عندلیب کی طرف دیکھا تھا جو بس واپس مڑنے والی تھی.

ولی بھائی پلیز لے دو پلیز. سیرت منتوں پر اتر آئی تھی اب.

www.Novelshub.pk

سیرت میں جارہا ہوں واپس. ولید پیچھے کی طرف مڑا تو عندلیب کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا. پھر ایک ہی لمحے میں اسے اندازہ ہو چکا تھا یہاں کیا معاملہ ہوا ہے. وہ اس کا پیچھا کر رہی تھی شاید سیرت کی وجہ سے. وہ سمجھ گیا تھا. اتنا تو پولیس والا چال ڈھال دیکھ کر سمجھ ہی جاتا ہے.

ولید کو ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پا کر سیرت کچھ متذبذب ہوئی تھی

بھائی یہ کون ہیں

ولید آہستہ سے اس کی جانب سرگوشی کی تھی. تمھاری بھابھی.

اور پھر سیرت بھی حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی. آخر کونسی والی تھی بھابھی. شاید وہ جو مسلسل دوسری والی کے ہاتھ کو زبردستی پکڑ کر اپنے ساتھ واپس لے جانا چاہ رہی تھی.

کیسی ہیں آپ دونوں؟ آپ دونوں کو یہاں دیکھ کر کافی خوشگوار حیرت ہوئی مجھے ولید کی مسکراہٹ عندلیب کو مزید جلا رہی تھی. وہ مسکراہٹ بہت گہری تھی شاید وہ سب سمجھ چکا تھا.

ہم دونوں تو ٹھیک ہیں. یہ آپ کی سسٹر ہیں کیا؟ نادیہ نے شائستہ انداز میں بات کی تھی. عندلیب سے کوئی سیدھا جواب ملنے کی توقع کوئی کیسے کر سکتا تھا.

جی. یہ. میری سسٹر ہیں سیرت. ہم دونوں یہاں شاپنگ پر آئے تھے. سیرت کو کچھ چیزیں لینی تھیں. اکیلی آ نہیں سکتی تھی تو مجھے لانا پڑا.

www.Novelshub.pk

آپ کے پیرنٹس بہن بھائی. نادیہ نے فکر مندانہ لہجہ میں پوچھا تھا. وہ بات کا کچھ اور مطلب لے گئی تھی.

ماما بابا اسلام آباد گئے ہیں. اور دو بھائی ہیں میرے چھوٹے. دونوں اپنے کاموں میں مصروف تھے تو سیرت کو مجھے لانا پڑا. عندلیب ناگواری سے دونوں کی باتیں سن رہی تھی. بس وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی.

واہ آپ تو بہت کیرنگ بھائی ہیں.

کوئی نہیں کیرنگ بھائی. ایک ٹیڈی بیئر تو لے کر نہیں دیا تمام گفتگو میں پہلی بار عندلیب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی تھی. ولید نے بھی سیرت کو گھورا تھا. کہیں تو بھائی کی عزت بچالو.

سیرت وہ ہم بعد میں لینے کا سوچیں گے. ابھی کافی پی لیتے ہیں سب ساتھ. ولید نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا. مگر عندلیب فوراً بول اٹھی تھی

نہیں ایس پی صاحب ہم بہت مصروف ہیں. ویسے بھی ہیں نہ نادیہ؟ آپ اپنی بہن کو پلیز وہ ٹیڈی بیئر لے دیں. آپ کی چھوٹی بہن ہیں یہ ان کی خواہش پوری کرنی چاہیے آپ کو خیر ہم چلتے ہیں. ورنہ دیر ہو جائے گی.

عندلیب کوئی بھی بات سنے بغیر نادیہ کو واپس لے گئی تھی.

بھائی یہ زیادہ نخرے والی بھابھی ہیں نہ. سیرت نے فوراً ولید کو بولا تھا.

تمھیں کیسے پتہ؟ ولید نے ہنستے ہوئے ہوچھا تھا.

صاف پتہ چلتا ہے. آپ کی پسند ہے.

www.Novelshub.pk

ولید کا قہقہہ بے ساختہ تھا. یہ پسند اسی کی ہو سکتی تھی.

چلو تمھیں ٹیڈی بیئر دلوائوں. بھابھی کا حکم ہے تمھاری.

چلیں-----جلدی چلیں. وہ دونوں بھی شاپ میں داخل ہو گئے تھے.

کہاں تھی تم دونوں. مجھے اکیلا یہاں دکان میں چھوڑ کر غائب ہو گئی. میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی. مگر مجال ہے جو نظر آو.

وہ ماما ہم زرا نیچے چلے گئے تھے. عندلیب نے سیدھا جواب دیا تھا تفصیل بتا کر تفتیش شروع نہیں کروانا چاہتی تھی مگر نادیہ اس کو سمجھتی تھی. اس لیے فوراً بولی تھی

جی آنٹی وہ ایک جان پہچان والا بندہ نظر آ گیا تھا دل کو. نادیہ کی بات پر عندلیب نے اسے کڑی نظروں سے دیکھا تھا.

کون مل گیا تھا تمھیں دل؟ ماں کو چھوڑ کر چلتی بنی. مجھے بھی ساتھ ہی لے جاتے تم دونوں.

ماما وہ اچانک کچھ سمجھ نہیں آئی. ہماری دوست تھی وہ ایک. وہ چلی جاتی آگے اگر ہمیں اس کے پیچھے فوراً نہ جاتے. عندلیب نے بات بنالی تھی. ولید کا ذکر کسی طرح تو چھپانا تھا

www.Novelshub.pk

ٹھیک ہے اب چلو. میں نے ابھی دکان میں کچھ بھی نہیں دیکھا. تم لوگوں کو ڈھونڈنے کی فکر میں. صائمہ اس سے پہلے اپنا رخ موڑتی. عندلیب ان کا ہاتھ تھام کر فوراً بول اٹھی تھی.

ماما یار خدا کا واسطہ ہے اب اس دکان میں نہ جایئے گا. آپ وہاں جاتی ہیں پھر وہیں کی ہو جاتی ہیں. چلیں نیچے ایک جگہ سیل لگی ہے وہاں جا کر کپڑے دیکھیں. برتن کیا کریں گی. دیکھ کر. کونسا آپ نے لے لینا ہے.

دیکھ لو نادیہ اس کی زبان. ہر کام سے انکاری ہے یہ لڑکی. نہ شادی کرنی ہے نہ کچھ اور.

امی خدا کا واسطہ ہے شادی کا نام نہ لیجیے گا. عندلیب نے تنک کر کہا تھا.

آنٹی کوئی نہیں چھوڑیں اسے. جلد ہی اس کی شادی ہو جائے گی. مجھے لگتا ہے کہ اسی سال ہو جائے گی. نادیہ نے عندلیب کو تنگ کرنے کے لیے بولا تھا اور جو اشارہ وہ کر رہی تھی عندلیب کو آگ لگا گیا تھا.

نادیہ اب تم خاموش ہی رہو تو اچھا ہے. تمھاری اور امی کی ملاقات ہونی ہی نہیں چاہیے.

ہاں عندلیب بیگم نے ساری عمر کنوارے رہنے کی قسم کھا رکھی ہے. یہ قسم بھلا کیسے ٹوٹ سکتی ہے نادیہ کی بات پر صائمہ نے بھی طنزیہ انداز میں کہا تھا. یہ لڑکی سدھرنے والوں میں سے ہے ہی نہیں نادیہ

اچھا یار بس کریں. اب چلیں نیچے. عندلیب نے اب جھنجھلا کر کہا تھا

یہ موضوع اسے سخت ناپسند تھا مگر اس کی ماں کو سب سے زیادہ یہی پسند تھا

اس دن کے بعد سے نادیہ اکثر چھیڑا کرتی تھی. ولید کا پیچھا کرنے پر اب عندلیب بھی پچھتا رہی تھی. مگر اب تو وہ ہو چکا تھا جو ہونا تھا. اسے ولید پر بھی انتہا کا غصہ تھا. ساری فساد کی جڑ ہی وہی تھا.

آج پھر ولید بینک آیا تھا. مگر جان بوجھ کر دور کھڑا عندلیب کی نظروں کو خود پر محسوس کر رہا تھا. وہ مزے لے رہا تھا اس کی شکلوں کے زاویے دیکھ کر. اب وہ فارغ ہو کر فوراً اس کے پاس آیا تھا.

یہ چور نظروں سے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے کہہ دیتی آجاتا ادھر. ولید کا شوخ لہجہ عندلیب کو آگ لگا گیا تھا

تمھیں دیکھنے کی مجھے کیا ضرورت ہے ہاں البتہ مجھے لگتا ہے تمھارے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈز کو ضرورت ہے تمھاری فضولیات کو دیکھنے کی

اچھا چلو آج تمھیں بھی تھانے لے جاتا ہوں. سارے گلے شکوے لکھوا دینا ڈی ایس پی صاحب تک پہنچانے کی زمہ داری میری. ولید کی آنکھوں میں شرارت واضح تھی.

تمھارا مسئلہ کیا ہے؟ روز منہ اٹھا کر آجاتے ہو کوئی کام دھندا نہیں ہے تمھیں. عجیب لفنگے ہو------

عندلیب تنک کر کہتی ہے. اس کے روز روز آجانے سے اب وہ بھی پریشان تھی. اس آدمی کو کوئی کام نہیں تھا مگر اسے بہت کام تھے.

www.Novelshub.pk

ایک تو مس عندلیب صاحبہ آپ مجھے لفنگا کہہ کر اپنے سوال کا جواب خود دے چکی ہیں اور دوسرا یہ کہ میرا مسئلہ آپ ہو. مان جاو آرام سے میں کل ہی رشتہ بھجوادوں گا. ولید کا انداز ایسا تھا جیسے حقیقتاً مسئلے کا حل نکال دیا ہو.

اچھا. تمھیں لگتا ہے میرا دماغ خراب ہے جو تم جیسے لفنگے سے شادی کروں گی. عندلیب کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا.

ہونی تمھاری میرے سے ہی شادی ہے. لکھالو. اور کسی میں اتنی ہمت نہیں جو تمھارے ساتھ گزارا کر سکے.

یہ حوصلہ ولید حسن شیرازی کا ہے صرف جو تم جیسی ہر وقت غصہ ناک پر رکھنے والی لڑکی سے محبت کرتا ہے.

پورے زمانے میں بھی ڈھونڈو گی نہ تو اس دنیا میں مجھ سے زیادہ تمھیں چاہنے والا نہیں ملے گا. ولید اپنی بات ختم کر کے وہاں سے چلا جاتا ہے.

عندلیب اس کے سامنے کچھ بول نہیں پاتی. نا جانے کیوں وہ اس کے سحر میں جکڑی گئ تھی. اب اسے خود پر غصہ آرہا تھا. لیکن وہ سوچ چکی تھی اگلی ملاقات میں وہ حساب برابر کر دے گی. لیکن اگلی ملاقات کیسے اور کن حالات میں ہونی تھی. یہ کون جانتا تھا؟؟؟؟؟

---

www.Novelshub.pk

حسن صاحب اور نجمہ واپس آ چکے تھے. اب وہ خود بھی ولید سے صاف صاف بات کرنا چاہتے تھے. ولید گھر آیا تو شجاع نے اسے ڈرانے والے انداز میں بتایا کہ اس کی پیشی آئی ہے اماں ابا کے کمرے میں.

ولید نے کمرے کا دروازہ ناک کیا اور سلام کرتے ہوئے آگے بڑھا تھا.

جی بابا کوئی کام تھا آپ کو؟.

وہ جو لڑکی کی فائل لے کر گھوم رہے ہو میاں. زرا لے کر آؤ ادھر. آج زرا تمھارا معاملہ بھی درست کریں.

حسن صاحب قدرے سنجیدہ نظر آ رہے تھے. ولید تھوڑا سا ڈرا تھا مگر ظاہر نہیں ہونے دیا.

جی میں لاتا ہوں ابھی. ولید تابعداری سے کہتا اپنے کمرے سے فائل لینے چلا گیا تھا. ولید کے جانے کے بعد فوراً نجمہ نے حسن صاحب سے شکوہ کیا تھا. ان کے انداز سے ولید تھوڑا ڈر گیا تھا.

حسن صاحب اتنے کڑے تیوروں سے بچے کو کیوں ڈرا رہے تھے آپ؟

تمھارے بچے کو تنگ کرنے کے لیے تمھاری اولاد نے کہا ہے مجھے. ویسے بھی ایس پی کو محبت ہوئی ہے تو برداشت کرے زمانے کے ظلم و ستم۔ حسن صاحب اب ہنس کر بات کر رہے تھے.

ولید دروازہ ناک کرتے ہوئے فائل لے کر آیا تھا.

ولید زرا میرا چشمہ اٹھا کر دو ٹیبل سے. حسن صاحب کا انداز بہت سیریس تھا ولید کی ہمت کم پڑ رہی تھی.

www.Novelshub.pk

ولید نے آرام سے چشمہ لا کر انہیں دیا تھا. نجمہ بھی ان کے ساتھ بیٹھی فائل کو دیکھنے لگیں.

تصویر پر نظر پڑتے ہی نجمہ نے بولا تھا. عام سی صورت ہے لڑکی کی کچھ زیادہ خاص نہیں ہے.

ہمم مجھے بھی یہی لگتا ہے ویسے زیادہ خاص نہیں ہے. حسن صاحب نے بھی ہاں میں ہاں ملائی تو ولید کا دل مٹھی میں جکڑا گیا. اگر وہ نہ کر دیں تو یہ خیال ہی ولید کے لیے وبالِ جان تھا. ایک طرف محبت اور دوسری طرف والدین. ایسی جنگیں ہمیشہ ہی مشکل ہوتی ہیں.

نام کیا ہے خیر لڑکی کا یہ تو دیکھیں پہلے نجمہ. یہاں لکھا ہے شاید------ہمم عندلیب شیرازی. واہ برخوردار تم تو زات بھی ملا کر لائے ہو لڑکی کی. ولید بس مسکرا دیا. شاید اب کام بن جائے. عندلیب کا نام تو وہ بھی مکمل نہیں جانتا تھا. بلکہ اس کے متعلق وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا سوائے اس کے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ اکیلی اپارٹمنٹ میں رہتی ہے.

والد کا نام لکھا ہے یہاں سید کامران فرید شیرازی. کامران------حیرت کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے انہوں نے دوبارہ نام پڑا تھا. عندلیب کامران کی بیٹی------ہماری دل. حسن صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے. وہ جسے کئی سالوں سے ڈھونڈ رہے تھے آج وہ مل گئی تھی. نجمہ نے بھی آگے بڑھ کر فائل پر دیکھا تھا. وہ عندلیب ہی تھی کامران کی بیٹی.

www.Novelshub.pk

ولید آج ہی ہم جائیں گے. ابھی اسی وقت چلو نجمہ تیاری کرو. میں آج ہی اپنی بیٹی سے ملوں گا. اتنے سال ہو گئے اسے دیکھے ہوئے. مجھ سے اب مزید انتظار نہیں ہوتا. حسن صاحب کی خوشی ناقابلِ بیان تھی. ولید بھی بہت خوش تھا. اسے اپنے بابا کی پسند معلوم تھی مگر وہ اسے اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا تھا کیونکہ عندلیب کے علاوہ وہ کسی اور کے بارے میں سوچ نہیں سکتا تھا. اب اس کی مشکل آسان ہو چکی تھی

ولی تم جاو مٹھائی وغیرہ لے کر آؤ فوراً بلکہ شجاع سے کہہ دو. تم جلدی سے تیار ہو جاو. میں لا کر سے انگوٹھی نکالتی ہوں. آج ہی رسم کر آئیں گے حسن. نجمہ نے بھی تیزی سے بتاتے ہوئے سارا پلین ترتیب دے دیا تھا.

ہاں یہ ٹھیک ہے. چلو بس جلدی کرو. ایک گھنٹے میں ساری تیاری کر لو. حسن صاحب کی آواز سن کر دروازے کے باہر کھڑی سیرت فوراً اندر آئی تھی.

بابا گھنٹے میں بھائی کی منگنی کے لیے کون سی بہن تیار ہو سکتی ہے؟ یہ غلط ہے بابا.

آج تم تینوں کو نہیں لے کر جائیں گے ہم. ابھی صرف ہم بات کرنے جا رہے ہیں. جب ولی کی منگنی باقاعدہ طور پر کریں گے تب سارے ارمان پورے کر لینا. حسن صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے افسوس سے انہیں دیکھا تھا.

اللہ اللہ بابا. عندلیب بھابھی ہماری بھی کچھ لگتی ہیں. ہمارے بھی چچا کی بیٹی ہیں. ہمیں بھی لے کر جائیں.

www.Novelshub.pk

بعد میں چلیں گے ساتھ. ابھی ہم ان سے اتنے سالوں بعد مل رہے ہیں. ایسے اچھا نہیں لگتا سب کا چلے جانا. ابھی بات ہو جائے پھر چلیں گے سب ساتھ. نجمہ نے سمجھایا تو زید کا منہ بن گیا اور شجاع کی زبان کھل گئی.

اماں میں مٹھائی لین چلاں فیر. پر میرے لئی تسی مٹھائی واپسی تے جے بچا کے کوئی نہ لائی تہ میں تساں ساریاں نوں گھر کوئی نہیں اوگھسن دینا. میں سچی آکھداں پیا جے.

نجمہ نے اس کے کان پکڑے تھے. اپنے اور ان دو کے لیے بھی مٹھائی الگ سے لے آنا گھر. ندیدے آدمی.

شجاع ولید سے چابی لیتا ہوا اسے چھیڑنے والے انداز میں مسکرا رہا تھا. مگر ولید کی گھوری نے اس کے دانت اندر کر دیے تھے.

ایک گھنٹے میں وہ گھر سے نکل گئے تھے. جلد ہی وہ ان کے اپارٹمنٹ میں پہنچ چکے تھے. ولید گارڈ سے ان کے اپارٹمنٹ کا پوچھ کر سب کے ساتھ اوپر آ گیا تھا. بیل بجاتے ہی ایک خاتون نے دروازہ کھولا تھا جو تینوں وجود کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران رہ گئی تھیں.

عندلیب آفس میں بیٹھی اپنے کام میں مصروف تھی. بس تھوڑی دیر میں وہ نکلنے والی تھی گھر کے لیے.

نادیہ اپنا کام ختم کرتے ہی عندلیب کے سامنے آ کر بیٹھ گئی تھی. اس کا مطلب تو عندلیب اچھے سے جانتی تھی مگر وہ نادیہ کو ٹوک نہیں سکتی تھی. بلکہ نادیہ کو کوئی نہیں روک سکتا تھا وہ کام کرنے سے جو وہ کرنا چاہتی تھی.

www.Novelshub.pk

دل آج ایس پی صاحب نہیں آئے. پٹرول کی قیمتیں پھر سے تو نہیں بڑھ گئیں؟

کیا ٹھنڈی جگتیں مارتی ہو نادیہ؟ شکر کر وہ نہیں آیا. آتا ہے تو بس ناک میں دم کر کے رکھتا ہے. عندلیب نے اب بھی خود کو کام. میں مصروف ظاہر کرتے ہوئے جواب دیا تھا تاکہ نادیہ چپ ہو جائے مگر بے سود.

یار مجھے لگا پچھلی بار بھی جب پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تھا تو ایس پی صاحب کے چکر کم ہو گئے تھے. مجھے تو کنجوس لگتا ہے اس دن بھی ریسٹورنٹ میں تمھاری پلیٹ سے کھانے لگ گیا تھا اور یاد ہے وہ مال میں اپنی بہن--------

نادیہ پلیز خاموش ہو جاو. مجھے یاد آ گیا مجھ سے کیا غلطی رونما ہوئی ہے. ولید کا پیچھا کر کے میں نے اپنے پاوں پہ خود کلہاڑی ماری ہے. تم تو میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہو. عندلیب نے ناگواری سے بولا تھا.

پیچھے میں نہیں پڑی وہ پڑا ہے تمھارے. بڑے دھڑلے سے کہہ چکا ہے کہ شادی تم سے ہی کرے گا. چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہے وہ یاد رکھنا. عندلیب اس کی باتوں کو اگنور کرنے کی بہت کوشش کرتی ہے. اسی لیے جان چھڑاتے ہوئے کہتی ہے.

میں جا رہی ہوں گھر. تم بھی اپنے گھر جاو بی بی. اللہ تمھاری شادی جلد از جلد کرائے تاکہ تم غائب ہو یہاں سے. عندلیب نے ہاتھ دعا میں اٹھا رکھے تھے

www.Novelshub.pk

آمین. اللہ تمھاری دعا قبول کرے دل. میں تو خود ترسی جا رہی دلہن بننے کے لیے. نادیہ نے معصوم سی شکل بنا کر کسی دیرینہ خواہش کا اظہار کیا تھا.

عندلیب سر جھٹکتی باہر چلی گئی تھی.

گاڑی چلاتے ہوئے وہ عطاء اللہ کو سن رہی تھی. عطاء اللہ کے گانوں میں تو اس کی جان بستی تھی. لیکن جب پتہ چلا تھا کہ ولید کو عطاء اللہ پسند ہے تو اس نے سننا چھوڑ دیا تھا مگر زیادہ دن وہ رہ نہیں سکی تھی.

دل لگایا تھا دل لگی کے لیے

بن گیا روگ زندگی کے لیے

آپ کی مانگ میں ستارے ہیں

ہم ترستے ہیں روشنی کے لیے

تم کیا کسی سے سیدھے منہ بات کرتی ہو دل. مجھے تو اس انسان کی خوش نصیبی پر رشک آتا ہے.

ساری دنیا کی تہمتیں لے لیں

صرف اک تیری دوستی کے لیے

تمھیں کتنی بار سمجھایا ہے یہاں نہ آیا کرو. یہ بینک ہے تھانہ نہیں

www.Novelshub.pk

اب تمھیں تو تھانے نہیں بلا سکتا میں دل. تُم شادی کے لیے ہاں کر دو تو پھر گھر میں ہی ملاقات ہوا کرے گی.

مجھ کو جینے کی آرزو تو نہیں

جی رہا ہوں تیری خوشی کے لیے

حیرت ہے تم ہنستی بھی ہو دل. ایک بات کہوں تم سنجیدہ بھی بہت اچھی لگتی ہو مگر ہنستے ہوئے بالکل جگنو جیسے لگتی ہو. تمھاری مسکراہٹ میری زندگی روشن کر دیتی ہے دل.

اہلِ دل اُس کو دل نہیں کہتے

جو تڑپتا نہ ہو کسی کے لیے

یہ صرف میں جانتا ہوں تمھارے ساتھ گزارا کرنا کتنا مشکل ہے دل. تم کسی کی فیلنگز کو سمجھتی نہیں ہو. میں کہہ چکا ہوں تمھیں تمھاری شادی مجھ سے ہی ہو گی.

تم فرشتوں کی بات لے بیٹھے

ہم ترستے ہیں آدمی کے لیے

مجھے مرد ذات سے نفرت ہے ولید.

بے ساختہ جواب آیا تھا

شوہر سے محبت ہو جائے گی فکر نہ کرو.

www.Novelshub.pk

دل لگایا تھا دل لگی کے لیے

بن گیا روگ زندگی کے لیے

عجیب آدمی ہے میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کے متعلق.

مگر وہ--------وہ اچھا آدمی ہے. وہ برا تو نہیں ہے

پر مجھے نہیں پسند وہ-------مگر وہ مجھے برا نہیں لگتا.

مجھے وہ اچھا نہیں لگتا پر وہ برا نہیں ہے. اس سے شادی-------میں اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتی. مگر مجھے ڈر لگنے لگا ہے وہ مجھے منا لے گا.

میں کیا کروں اللہ. مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا.

حسن صاحب جب سے آئے تھے اپنے اور اپنے خاندان والوں کی غلطیوں کی معافی مانگ رہے تھے.

بھابھی میں شرمندہ ہوں. مجھے آپ لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے تھا. میری غلطی ہے جو سعودیہ جانے سے پہلے آپ لوگوں کا ٹھیک بندوبست نہیں کر سکا.

بھائی جان آپ کی غلطی نہیں. جو نصیب میں لکھا تھا وہی ہونا تھا. یہ سب کچھ یونہی ہونا لکھا تھا.

www.Novelshub.pk

عندلیب کا بچپن ہماری وجہ سے خراب ہو گیا. کامران کو شاید ندامت آجاتی پہلے تو آج یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا. اسے بھی عقل آخری وقت میں آئی. اس وقت بہت تڑپا تھا وہ اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے مگر نہ آپ کا کوئی پتہ مل رہا تھا نہ آپ کے بھائیوں کا. وہ آپ سے معافی مانگنا چاہتا تھا مگر زندگی نے اسے مہلت نہ دی.

حسن صاحب نے سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے اداسی سے کہا.

کامران ایک خط چھوڑ کر گیا تھا آپ دونوں کے لیے. جب ہم آپ کو ڈھونڈ نہیں پائے تو اس نے خط میں لکھ کر آپ دونوں کے لیے جزبات رکھ دیے تھے. اس کی آخری خواہش آپ تک وہ خط پہنچانا تھا. میں آپ کی امانت آپ کے حوالے کر دوں گا. مگر کیا آپ ہمارے والی امانت ہمارے حوالے کریں گی؟

کونسی امانت؟ صائمہ نے اچنبھے سے پوچھا تھا.

عندلیب-------- حسن صاحب کی الفاظ سن کر صائمہ کو لگا جیسا ان سے کسی نے ان کی ساری دنیا مانگ لی ہو. وہ عندلیب کو خود سے کہاں دور کر سکتی تھیں.

بھائی جان دل میں آپ کو کیسے دے سکتی ہوں؟ صائمہ کے سوال پر حسن صاحب نے مسکرا کر کہا تھا میرے ولید کی دلہن بنا کر. ہم عندلیب کو اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں.

ان کی بات پر صائمہ کو عندلیب کے متوقع رویے کا اندازہ ہو چکا تھا. اس لیے انہیں دیکھ کر نرمی سے بولی تھیں

لیکن دل کو سمجھانا تھوڑا مشکل ہے بھائی جان. وہ شادی کرنے کو تیار نہیں ہے.

چاچی آپ فکر نہ کریں. عندلیب مان جائے گی. ولید نے ان کے ساتھ لپٹتے ہوئے کہا تھا وہ جب سے آیا تھا.

ان کے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا جیسے اس کا کوئی بہت پرانا بچھڑا دوست مل گیا ہو.

ولی مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تم میرے بیٹے ہو. مگر وہ جو میری بیٹی ہے. صائمہ نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی. اب اپنی بیٹی کی ضد کی وہ کیا ہی بات کرتیں.

جانتا ہوں میں اسے. آپ فکر نہ کریں. ہاں کر دے گی. ولید نے ان کے کانوں میں آہستہ سے سرگوشی کی تھی.

باہر سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی. شاید عندلیب گھر پہنچ گئی تھی.

عندلیب گھر میں حسبِ معمول ساڑھے پانچ بجے داخل ہوئی تھی. اس نے دروازہ بند کرتے ہی سلام کرنے کے لیے لب کھولے تھے کہ سامنے بیٹھے تین لوگوں کو دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے. ایک شکل کو تو وہ پہچان گئی تھی.

ایک پرانی تصویر اس کی نظروں کے سامنے لہرائی تھی. وہ اب بھی سکتے کی کیفیت میں انہیں اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی. میری بچی------میں آپ کا.

www.Novelshub.pk

خبر دار جو آپ نے کچھ بولا.. وہ چلاتے ہوئے بولی تھی. آپ لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر آنے کی؟

صائمہ اس کے انداز پر پریشان ہو چکی تھیں. عندلیب کے غصے کو وہ جانتی تھیں اس لیے اسے سمجھانے کے لیے آگے بڑھی تھیں.

عندلیب بیٹا بات تو. صائمہ کے الفاظ بھی عندلیب نے مکمل نہیں ہونے دیے تھے.

ماما ان مکار لوگوں کو آپ نے گھر میں کیوں گھسنے دیا. ان جیسے لوگوں کی ہماری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے.

عندلیب غصے سے اپنے تایا، تائی اور ولید کی طرف دیکھتی ہے. ولید کی برداشت بھی جواب دے چکی ہوتی ہے. تمیز سے بات کرو عندلیب.

ہونہوں تمیز.... اس کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ آئی تھی. آپ کے خاندان کا بھی تمیز سے کوئی تعلق ہے.

جانوروں سے بدتر ہوتے ہیں وہ مرد جو عورت پہ ہاتھ اٹھائیں اور یہ روایت آپ کے تو خاندان میں عام ہے-

-------وہ اپنی بات آدھی ادھوری چھوڑتے ہوئے غصہ سے بولی تھی. نکلیں سب یہاں سے اور آئندہ یہاں نظر مت آیئے گا. ہم سے جتنا دور رہ سکتے ہیں نہ حسن شیرازی صاحب آپ اور آپ کا وہ بھائی کامران اُتنا اچھا ہے.

تمھارا باپ مر چکا ہے عندلیب. حسن صاحب نے اس کے دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے شاید یہ بول دیا تھا کیونکہ عندلیب کے لہجے میں باپ کے لیے نفرت وہ محسوس کر چکے تھے.

www.Novelshub.pk

معاف کیجئے گا مگر میری اتنی ہمت نہیں کہ میں اس جیسے انسان کے لیے مغفرت کی دعا مانگوں. ہاں یہ ضرور کہوں گی مجھے یہ جان کر کوئی احساس نہیں جاگا. مرے ہوئے تو وہ میرے لیے کئی سالوں سے ہیں لیکن ان کے ساتھ باقی تمام رشتے بھی میرے لیے مر چکے ہیں. اب آپ لوگ یہاں آکر گڑھے مردے نہ ہی نکالیں تو اچھا ہے عندلیب تلخ لہجے میں انہیں بہت کچھ باور کرا گئی تھی. ولید کو اس لمحے عندلیب سے سخت کوفت محسوس ہوئی تھی.

بابا چلیں یہاں سے..... ولید نے حسن صاحب کے بازو پکڑ کر کہا تھا

جی جی ضرور ایس پی صاحب. پتہ ہے پہلے مجھے لگتا تھا تم صرف ایک لفنگے اور آوارہ انسان ہو مگر تم جس خاندان سے تعلق رکھتے ہو وہاں

خبردار عندلیب جو اب تم نے میرے خاندان کے متعلق کچھ بولا. ولید بھی دھاڑا تھا. اس کی برداشت بھی جواب دے گئی تھی

اگر اتنے ہی غیرت مند ہو تو آئندہ اپنے خاندان کے کسی فرد کو ہم سے ملنے مت دینا. مہربانی ہو گی تمھاری. کچھ عذاب ٹلے رہیں تو اچھا ہوتا ہے. عندلیب اسے باہر جانے کا اشارہ کر چکی تھی.

www.Novelshub.pk

ان کے باہر جاتے ہی اس نے دروازہ زور سے بند کیا تھا اور پھر بنا کچھ بولے کمرے میں چلی گئی تھی. صائمہ دکھ سے کبھی عندلیب کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی تھیں اور کبھی ٹیبل پر پڑے ڈبوں کو. مگر وہ کیا کر سکتی تھیں. عندلیب نے ان کی بات کبھی نہیں سنی تھی.

ولید کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا. اس کے سامنے وہ اس کے ماں باپ سے اتنی بدتمیزی کر گئی اور وہ اسے روک تک نہیں سکا صرف اپنے بابا کی وجہ سے وہ چپ رہا تھا. ورنہ وہ جواب دینے سے باز نہیں رہتا

ولید دھیان سے گاڑی چلاو. ابھی ایکسیڈنٹ ہو جانا تھا. حسن صاحب نے اسے تنبیہ کی تھی. وہ بے دھیانی میں گاڑی چلا رہا تھا.

جی

ولی ہو جاتا ہے اکثر ایسا. اس کے ساتھ جتنا برا ہو چکا ہے اس سے تو کم ہی کیا ہے اس نے ہمارے ساتھ.

www.Novelshub.pk

بابا ساری زندگی ہم ہی کیوں کامران چچا کی غلطیوں کے ازالے کرتے رہیں. ان کی وجہ سے آپ کو اتنے سال سعودیہ میں رہنا پڑا. کئی بندوں کے قرض اتارنے پڑے. پھر ان کی بیماری اور علاج. کیا نہیں کیا آپ نے ان کے لیے. لیکن ان کی وجہ سے صرف آپ کو تکلیف ہی ملی ہے.

ولی وہ میرا بھائی تھا. تمھیں کوئی حق نہیں اس کے بارے میں یوں بات کرنے کا. حسن صاحب نے سخت لہجے میں اسے منع کیا تھا

بابا میں کچھ غلط نہیں کہہ رہا. کیا ایسا نہیں ہے کہ ہمیشہ ان کی وجہ سے آپ کو شرمندگی اٹھانی پڑی. عندلیب اور اس کی والدہ کے ساتھ جو بھی ہوا. اس میں آپ کا نہیں بلکہ کامران چچا کا قصور ہے پھر آپ کو کس بات کی سزا؟

میرا قصور ہے ولی. صائمہ بھابھی کو کامران طلاق دے چکا تھا اور عندلیب کو وہ ان سے الگ کرنا چاہتا تھا. میں نے صائمہ بھابھی کی مدد کی تھی. اپنے وکیل کو کیس ہارنے کا کہا تھا تا کہ عندلیب اپنی ماں سے الگ نہ ہو کیونکہ کامران کبھی صحیح سے اس کی پرورش نہیں کر سکتا تھا. کامران نے کئی مسائل کھڑے کیے تھے کیس ہارنے کے بعد جن سے ان دونوں کو بچانے کے لیے میں کامران کو اپنے ساتھ سعودیہ لے گیا اور اسے کام میں الجھایا تا کہ وہ صائمہ اور عندلیب کی زندگیوں میں مسئلے پیدا نہ کرے.

www.Novelshub.pk

اور پھر بھی دیکھیں یہ صلہ دیا ہے ان لوگوں نے آپ کے احسان کا. صائمہ چچی نے عندلیب کو ہمارے اتنا خلاف کر دیا. ولید کی بات نے کافی دیر سے خاموش بیٹھی نجمہ کو طیش دلا دیا تھا.

خاموش ولی. خبر دار جو صائمہ کے بارے میں کچھ غلط بولا. میں یقین سے کہہ سکتی ہوں اس نے عندلیب کو کچھ غلط نہیں بتایا ہو گا ہمارے بارے میں. میرے ساتھ رہی ہے وہ اتنا عرصہ میں اس کی فطرت کے ہر پہلو کو جانتی ہوں. مانا عندلیب چھے سال کی تھی جب وہ اپنے خاندان سے الگ ہوئی مگر وہ جانتی تھی اپنے باپ کو. وہ کئی کئی عرصہ بیمار رہتی تھی اپنے باپ کے رویوں سے سہم کر. مجھے یاد ہے کس طرح بخار میں تڑپ رہی تھی وہ بیچاری اور ڈر کر ماں کے ساتھ لپٹی بس یہی کہہ رہی تھی بابا کو اندر نہ آنے دینا. بابا اچھے نہیں ہیں. بابا آپ کو ماریں گے. وہ ہمیں اپنے باپ کے تعارف سے جانتی ہے تو نفرت نہیں کرے گی تو اور کیا کرے گی.

وہ گھر پہنچ چکے تھے. گاڑی پورچ میں کھڑی تھی. سب اندر ہی موجود تھے جب ولید نے دونوں کی طرف چہرہ کیا تھا. وہ ضبط کی آخری انتہا پر تھا.

میں کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ یوں میرے ماں باپ سے بد تمیزی کرے اور میں چپ کھڑا سنتا رہوں. ماما بابا میں آخری بار کہہ رہوں مجھے آئندہ کے بعد ہمارے گھر میں عندلیب کا ذکر نہ سنائی دے. اگر آپ لوگوں نے اس کے متعلق بات کی تو میں گھر چھوڑ کر چلا جاوں گا.

یہ کیا بول رہے ہو ولی؟ نجمہ غصے سے بولی تھیں.

میری بات یاد رکھیے گا. مجھے عندلیب کا زکر تک اس گھر میں نہ ملے. ورنہ میں کہیں اور پوسٹنگ کروالوں گا.

اب آپ لوگوں کے ہاتھ میں فیصلہ ہے. ولید اب ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا.

جیسا تم بہتر سمجھو. اب ویسا ہی ہو گا. حسن صاحب کہتے ساتھ ہی گاڑی سے اتر گئے تھے. ان کے پیچھے ہی نجمہ بھی اندر چلی گئی تھیں.

ولید کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا. اس قدر تکلیف شاید ہی اس نے پہلے کبھی محسوس کی ہو. وہ خود کو سنبھالتا گاڑی دوبارہ گھر سے باہر لے گیا تھا.

ماؤف زہن کے ساتھ وہ اپنے بستر پر لیٹی ساری کاروائی کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی.

وہ کیوں آئے تھے یہاں؟

ماما نے انہیں اندر کیوں گھسنے دیا تھا؟

ولید کیا شروع سے سب جانتا تھا اور وہ اسے ٹریپ کر رہا تھا؟

اب وہ لوگ کیا چاہتے تھے شاید اسے اپنی ماں سے دور کرنا چاہتے تھے؟

مگر جب اس کا باپ مر چکا تھا تو اب ان سب چیزوں کا کیا فائدہ؟

www.Novelshub.pk

اتنے سوال مگر کوئی جواب نہ تھا. وہ سوچ سوچ کر تنگ آچکی تھی. جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو نیند کی ایک گولی لے کر آنکھیں موند لی تھیں.

وہ کچھ سوچنا کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی. جو ہوا تھا وہ سب بھول جانا چاہتی تھی. مگر کیا ولید کو بھولنا آسان تھا؟

وہ بہت غصے میں تھا. عندلیب کی باتیں اب تک اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں. اس کے زہر خند الفاظ اسے بار بار طیش دلا رہے تھے. شاید عندلیب نے اپنی محبت اس کے دل سے نوچ کر نکالی تھی.

وہ بے مقصد سڑکوں پر گاڑی چلا رہا تھا. گھر جانے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا. آخر ایک جگہ اس نے دوسری گاڑی سے ٹکرانے سے بچانے کے لیے گاڑی دوسری طرف جلدی سے کی تھی. جس سے ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا. اب وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے تھا بار بار عندلیب کے الفاظ کانوں میں گونجتے تھے. اس کی شکل آنکھوں کے پردے سے ایک لمحے نہیں ہٹتی تھی.

یا تم مر جاو یا میں مر جاوں عندلیب------اس نے جبڑے بھینچے تھے اور بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں پیچھے کیا تھا. اس وقت وہ شدید تکلیف میں تھا.

ایک بار------ایک بار اعتبار کرتی مجھ پر-----عندلیب تم نے میری محبت کو وہ زہر پلایا ہے کہ میرا دل مر گیا ہے-----میں نے تمھیں چاہا تھا عندلیب مجھے حیرت ہے. وہ طنزیہ ہنسی ہنسا تھا.

www.Novelshub.pk

کاش میں تمھیں اپنی یادوں تک سے نکال پھینکوں-------کاش. وہ سیٹ سے سر اٹھا کر دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا. پھر اپنی دوا خود ڈھونڈتا ہوا گاڑی میں گانے لگا تا ہے.

نہ دن کو سکون شاکر

نہ رات کو سکون ہے

ولید کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ تھی. سب ختم ہو گیا تھا آج جیسے اس کے لیے. وہ دل میں تھی بھی اور نہیں بھی. وہ کہاں تھی اور اب کہاں تھی

یہ کیسا ہم پہ عمر عشق کا جنوں ہے

جو رچایا ہے تو نے ہاتھ مہندی سے

وہ مہندی نہیں میرے دل کا خون ہے

کتنی خوشی سے آج وہ رشتہ مانگنے گئے تھے. رسم کرنے کے لیے. ہر چیز اس نے خود ہی تو لائی تھی. کتنا بے چین تھا وہ اپنی محبت کو پانے کے لیے. مگر اب جیسے وہ محبت اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی

www.Novelshub.pk

اچھا صلہ دیا تو نے میرے پیار کا

یار نے ہی لوٹ لیا گھر یار کا

میرے پیار والے سبھی پھول مرجھا گئے

میں نے صرف تم سے محبت کی تھی عندلیب. ایک بار ایک بار مجھے سمجھتی تم. میں بد کردار آوارہ لفنگا جاہل تھا تمھارے لیے------ایک بار میرے دل میں اپنی محبت کو دیکھ لیتی تو شاید کبھی میری محبت کو یوں نہ ٹھکراتی تم

کانٹے یہ فضاؤں والے سارے میرے حصے آ گئے

راس نہ آیا مجھے سپنا بہار کا

یار نے ہی لوٹ لیا گھر یار کا

آنسو اس کے گال پر لڑھک گئے تھے. وہ بہت بری طرح سے ٹوٹ چکا تھا. عندلیب کے علاوہ وہ اپنی زندگی میں کسی عورت کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا. مگر اپنے خاندان کے متعلق اس کے کہے الفاظ. وہ زہر خند لہجہ. یہ تو وہ جانتا تھا کہ اس کے چچا کامران فرید شیرازی بہت سی غلط کاموں میں ملوث تھے. مگر انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کے بعد ان کی بیٹی بھی ان کی بیوی کے ساتھ چلی گئی وہ یہ جانتا تھا. مگر حقیقت نا جانے کتنی تلخ تھی جس کی اسے خبر نہ تھی.

www.Novelshub.pk

ناز تیرے مر کے بھی ہنس کر اٹھائے ہیں

اشکوں کے موتی تیری یاد میں بہائے ہیں

میرے اور تمھارے راستے اج سے الگ ہیں عندلیب. ولید نے اپنے آنسو صاف کیے تھے. آج سے تم کون اور میں کون ؟. ولید حسن شیرازی تمھیں اپنی محبت سے بھی آزاد کر دے گا------آج کے بعد تمھاری راہوں میں کبھی نہیں آوں گا. کچھ وقت لگے گا تم بھی ایک قصہ ہو جاو گی ماضی کا.

سن کبھی شور میرے دل کی پکار کا

یار نے ہی لوٹ لیا گھر یار کا

اچھا صلہ دیا تو نے میرے پیار کا

صبح الارم کی آواز پر وہ اٹھی تھی. پوری رات وہ گولی کے زیرِ اثر سوتی رہی تھی. صبح اٹھتے ساتھ اس کا دماغ میں کل کا واقع پھر گھوم گیا تھا. وہ سر جھٹکتی واش روم میں بند ہو گئی تھی. تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی. صائمہ نے ناشتہ بنا کر ٹیبل پر لگا دیا تھا.

دل رات کو کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے ؟ میں جگاتی رہی تمھیں تم اٹھی کیوں نہیں ؟

ماما وہ گہری نیند میں تھی. مجھے پتہ نہیں چلا آپ آئیں ہیں

www.Novelshub.pk

نیند کی گولی کھائی تھی تم نے پھر سے؟ کتنی بار منع کیا ہے ایسے کام مت کیا کرو. عادت پڑ جائے گی پھر نیند نہیں آیا کرے گی.

بہت عرصے بعد کل لی تھی میں نے ایک گولی. اس طرح نیند نہیں آنی تھی اور میں مزید کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی

تم نے غلط کیا ہے ان لوگوں کے ساتھ دل. تمھیں احساس ہے اس بات کا--------

ماما میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی. کل کیا ہوا تھا مجھے یاد نہیں. آپ بھی بھول جائیں. میں ان لوگوں کا زکر ہمارے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی.

غلطی تمھارے باپ کی تھی. ان لوگوں کو کس بات کی سزا دی ہے تم نے. وہ تو ولید کا رشتہ

عندلیب نے ان کی بات کاٹ دی تھی.

ماما بس------ساری دنیا میں وہ ولید رہ گیا ہے بس جس سے شادی کر لوں میں. جس آگ میں آپ خود جل کر آئی ہیں وہاں مجھے بھی جھونک رہی ہیں. آپ جانتی ہیں ان لوگوں کو. وہ کس حد تک برے ہیں. پھر بھی-----------

دل ایسا کچھ نہیں ہے بیٹا. تم کیوں ایسا سوچ رہی ہو؟ کچھ دیر بیٹھ کر میری بات تو سن لو.

www.Novelshub.pk

ماما میں جا رہی ہوں بینک. مجھے بہت کام ہے آج. میں جب تک واپس آؤں کوشش کیجیے گا آپ بھی اس واقعہ کو بھول چکی ہوں. خدا حافظ.

ماں کے سر پر پیار دیتی وہ فوراً ہی باہر چلی گئی تھی. صائمہ جانتی تھیں اس نے ابھی کچھ بھی نہیں سننا تھا. لیکن اس کو سچ بتانا بھی تو ضروری تھا. مگر کب، کیسے اور کس طرح--------

---

شاہ جی تسی راتی سوئے کوئی نہیں او. اے اکھاں اپنیاں سرخ کیوں نے؟

رحیم خان اسے دیکھتے ساتھ ہی فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا. آج ولید کی حالت بہت بدلی ہوئی تھی.

کچھ بھی نہیں ہے رحیم خان. تم فضول میں زیادہ سوچ رہے ہو.

صاف پتہ چل ریا اے تسی راتی جگرا تا کٹیا اے. خیریت جناب. کوئی مسئلہ تے نہیں جے.

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے. رات کو سو نہیں پایا. اس لیے شاید ایسا ہو.

کوئی عشق معشوقی دا مسئلہ اے. مینوں دسو میں حل کر دیاں گا. رحیم خان نے رازداری سے کہا تھا.

www.Novelshub.pk

تمھارے مسئلے میں حل کرتا ہوں اور تم میرے کرو گے. کمال نہیں ہو گیا یہ. جاو جا کر کام کرو. فضول میں وقت برباد نہ کرو.

رحیم خان سر جھکاتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا. ولید نے بھی کرسی کی پشت سے سر ٹیک لیا تھا.

بند آنکھوں پر ایک چہرہ نمودار ہوا تھا مگر پھر وہی الفاظ کانوں میں سیسہ انڈیل رہے تھے. ولید نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں.

تم کیوں سکون سے نہیں رہنے دیتی مجھے. جب نہیں ہو میرے لیے تم کچھ اہمیت رکھتی تو پھر دل میں یہ ملال کیوں ہے. نکل گئی ہو تم دل سے مگر اب بھی دل میں ہو. کیوں چھبتی ہو دل. میں اتنا عندلیب------مجھے بھی درد ہوتا ہے.

دن گزر رہے تھے. سب بدل گیا تھا. صائمہ نے کئی بار عندلیب سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ بات سننے سے پہلے ہی بات ختم کر دیتی تھی یا بات بدل دیتی تھی. اپنے باپ کے خط کو بھی اس نے حقارت سے پھاڑنا چاہا تھا مگر صائمہ نے روک لیا تھا. وہ چاہتی تھیں عندلیب اپنے باپ کا آخری پیغام ضرور پڑھے.

www.Novelshub.pk

ولید بھی بینک میں نہیں آتا تھا. نادیہ نے بھی عندلیب سے ساری بات جاننے کے بعد اسے بہت سمجھانا چاہا مگر عندلیب نے اسے بھی یہ دھمکی دے کر چپ کرا دیا. یا تو دوستی رکھو یا تو کسی سے ہمدردی. جس پر وہ بھی ولید کا ذکر کرنا چھوڑ چکی تھی.

یہ کہانی شاید بہت بری طرح ختم ہو چکی تھی. شاید اس کا یہ انجام اچھا نہیں تھا. وقت تو گھتیاں سلجھاتا آیا تھا پھر یہ کہانی کیوں اتنی الجھ گئی تھی---------

---

.نادیہ کا نکاح تھا. جس پر عندلیب بھی جا رہی تھی. صائمہ نے طبیعت خرابی کا کہہ کر نادیہ سے معذرت کر لی تھی. مگر عندلیب کے لیے جانا ضروری تھا.

عندلیب کمرے میں تیار ہو رہی تھی جب صائمہ اندر داخل ہوئیں.

دل تیار ہو گئی ہو. میری جان دھیان سے جانا. تھوڑا دور ہے وہ علاقہ اس لیے شام کو جلدی واپس آ جانا.

ماما آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں. اللہ نگہبان ہے. کچھ نہیں ہوتا تھوڑا سا دور ہے بس. جلدی آ جاوں گی آپ فکر نہ کریں.

دھیان رکھا کرو دل. کوئی مرد نہیں ہے ہمارے ساتھ جو مدد کو آئے. صائمہ نے اسے سمجھنا چاہا تھا مگر یہ بات عندلیب کو زہر لگتی تھی. وہ خود مختار تھی. اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی.

www.Novelshub.pk

ہمیں کسی مرد کی ضرورت ہے بھی نہیں. عندلیب نے چڑ کر کہا تھا.

دل حقیقت سے منہ چھپانے سے حقیقت بدل نہیں جاتی.

ماما پلیز اس وقت یہ باتیں نہ کریں. میں جا رہی ہوں. جلدی آنے کی کوشش کروں گی. خدا حافظ.

صائمہ نے بھی اس کو پیار کر کے بھیج دیا تھا.

نادیہ کے ساتھ دل اکیلے بیٹھی تھی. ابھی مہمان کچھ کم ہوئے تھے. عندلیب بھی تھوڑی دیر میں نکلنے والی تھی اس لیے نادیہ سے بات کرنے آئی تھی.

دل اللہ کرے تمھاری بھی شادی جلد ہو نادیہ نے مسکراتے ہوئے دل کے کندھے سے ٹکراتے ہوئے دعا کی تھی.

تمھیں اس وقت یہ دعا کیوں یاد آ رہی ہے نادیہ.

یار کیا پتہ نئ نئ دلہن کی دعا اللہ سن لے. اور تمھاری شادی بھی ہو جائے. ورنہ تو آثار نظر نہیں آتے. نادیہ نے دل کو چھیڑنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی.

نہ ہی نہیں نظر آئیں تو اچھا ہے. عندلیب نے بھی تنک کر جواب دیا تھا

ایک بات کہوں دل برا نہ مانو تو.

www.Novelshub.pk

ہاں بولو.

مجھے ولید کے لیے برا لگتا ہے. وہ سچا تھا دل. وہ محبت کرتا تھا تم سے. مجھے لگا تھا تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہو. مگر--------نادیہ کی بات عندلیب نے مکمل نہیں ہونے دی تھی.

مگر یہ کہ اب سب ختم ہو چکا ہے. نہ وہ میری زندگی میں کہیں ہے اور نہ کہیں ہوگا. نادیہ میں سب بھول چکی ہوں جو ہو چکا ہے تم بھی بھول جاو.

دل کیا تم سب بھول چکی ہو؟. نادیہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا تھا.

کچھ یاد کرنے کو تھا ہی نہیں. ولید اور میں ایک دوسرے کے لیے نہیں تھے. اچھا اب میں چلتی ہوں. کافی دیر ہو گئی ہے. موبائل کی بیٹری بھی ختم ہو چکی ہے. ماما پریشان ہونے لگیں گی کچھ دیر میں. اب میں چلتی ہوں. خدا حافظ.

عندلیب نادیہ سے مل کر وہاں سے نکل آئی تھی. گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ایک بار اس کی بات کو سوچا تھا. کیا وہ سچ میں سب بھول چکی تھی؟ شاید وہ کچھ نہیں بھول پائی تھی. کچھ چیزیں زندگی سے نکل جاتی ہیں دل سے نہیں.

www.Novelshub.pk

گاڑی بیچ راستے میں رک چکی تھی. یہاں زیادہ لوگ نہیں تھے. کیونکہ یہاں آبادی نہیں تھی. دور دور تک اس نے نگاہ دوڑائی مگر کوئی نظر نہیں آیا. تین چار گاڑیاں سامنے سے گزریں تھیں جن میں فیملیز تھیں.

عندلیب نے ان سے مدد مانگنے کی کوشش میں باہر نکلنا چاہا مگر وہ آگے جا چکی تھیں.

وہ کافی دیر سے سوچ رہی تھی کیسے اس مصیبت سے چھٹکارا پائے. گاڑی کو ٹھیک کرنا اس کے بس سے باہر تھا اور کس کو مدد کے لیے بلائے وہ سوچ سوچ کر تھک چکی تھی.

ایک والدہ کے علاوہ کون تھا جو اس کی مدد کو آتا؟ وہ مضبوط اعصاب کی مالک لڑکی ہمت ہار رہی تھی. اس سڑک پر دھند کی وجہ سے کوئی آتا جاتا نظر بھی نہیں آ رہا تھا اور شام کے 7 بجے ہی گھپ اندھیرا تھا. وہ خدا سے اپنی عزت و جان کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی.

بے بسی سے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی. آنسو ٹوٹ کر آنکھ سے نکلے تھے. کچھ دیر بعد گاڑی کے شیشے پر کسی نے ناک کیا کیا تھا. وہ کانپ گئی تھی مگر سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا. خدا نے اسے ہی مدد کو بھیجا تھا جو اس کی زندگی میں شامل ہونا چاہتا تھا مگر اس نے کتنی بے دردی سے اس کا دل توڑا تھا.

اس دن کے بعد سے ولید اسے نظر نہیں آیا تھا حالانکہ اس کی نظر بے اختیار اسے ہر موڑ پر ڈھونڈتی تھی.

ولید کو دیکھ کو وہ بے اختیاری میں گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی اور اس کے سینے لگ کر رونے لگ گئی تھی.

www.Novelshub.pk

میں اتنی ---اتنی دیر سے یہاں ----یہاں ڈر رہی تھی ------کوئی بھی نہیں تھا.--------

میں کیا کرتی.------اگر تم نہ آتے.--------نہ باپ ہے نہ کوئی بھائی.--------میں لاوارث ہوں.-----میرے ساتھ یہاں کچھ بھی ہو جاتا.-----کون بچاتا مجھے ؟.-------میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے.-------اللہ نے مجھے کیوں کچھ نہیں دیا.--------وہ اس بہادر لڑکی کو دیکھ کر حیران تھا جو بہت بہادر بنتی تھی مگر آج جیسے ٹوٹ گئی تھی.

ایسے نہیں کہتے عندلیب.------خدا اپنے بندوں کے ساتھ کبھی ناانصافی نہیں کرتا.-------وہ بات کاٹ کر بولی تھی.

میں ڈیڑھ گھنٹے سے یہاں بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ کس کو بلاوں مدد

کو.------مگر کوئی نظر نہیں آیا.-----مجھے کوئی سہارا نظر نہیں آیا.-------مجھے لگا میں لاوارث ہوں.-------میرا کوئی بھی نہیں ہے.

ولید نے اس کو بازو سے پکڑ کر سامنے کیا تھا.

مجھے بھی یہاں اللہ نے تمھاری مدد کو بھیجا ہے.----کیا کرتی اگر وہ مجھے یہاں نہ بھیجتا؟. کیا نکل سکتی تھی یہاں سے اکیلے ؟اس نے تمھیں اکیلا نہیں چھوڑا عندلیب------تم نے کبھی اپنے رب پر بھروسہ ہی نہیں کیا. ہر چیز کو تم نے بے اعتباری کی نگاہ سے دیکھا.

www.Novelshub.pk

ولید نے اپنی بات کو ادھورا ہی چھوڑ دیا تھا.اس وقت عندلیب کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ حساب و کتاب پر اترتا چلو میں تمھیں گھر چھوڑ دیتا ہوں. دیر ہو گئی ہے ویسے بھی.

وہ اپنا بیگ گاڑی سے نکال کر اس کی گاڑی کی طرف چل پڑی تھی. گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ ولید کی تفتیش شروع ہو چکی تھی.

اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی تھی تم؟

میں.------میں یہاں.-----وہ دوست کا نکاح اٹینڈ کرنے گئی تھی.-----واپسی پر یہاں سے گزرتے ہوئے گاڑی خراب ہو گئی.

ایس پی نے اپنے قدیم ناصحانہ انداز میں اسے کہا.تو تمھیں جلدی نکلنا چاہیے تھا.-----کم از کم راستہ تو دیکھ کر سلیکٹ کرتی.-----وہ تو شکر خدا کا.میں ادھر سے گزر رہا تھا.

وہ تنک کر رہ گئی تھی اس کے بزرگانہ انداز پر.

ایس پی صاحب!آپ پلیز تھوڑی دیر چپ رہیں.-----میں آگے پریشان ہوں.----ابھی گھر جا کر ماما سے سن لوں گی باتیں.-----آپ اس کارِ خیر میں اپنا حصہ نہ ڈالیں خدا کے لیے.وہ اپنا رخ موڑ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی.

ولید بھی شانے اچکا کر عطاء اللہ کا گانا لگا چکا تھا.اس کا گزارہ تھا ہی نہیں اپنے استاد کے بغیر.

اب کی دفعہ وہ رو پڑے گا

ویران کاغذ دیکھ کر ہی

آخری خط میں اسے

میں نے لکھا کچھ بھی نہیں

بکھری بکھری زلفیں رخ پر

اور پسینہ ماتھے پر ہے

سچ تو یہ ہے غصے میں اور بھی پیارے لگتے ہو

عندلیب کے دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی تھی. ولید کی نظر بے ساختہ اس کی طرف اٹھی تھی. مگر اس نے فوراً نگاہ ہٹا کر باہر دیکھنا شروع کر لیا تھا.

کروٹ کروٹ چبھتا بستر

سانس سانس میں انگڑائی

کس کو اپنی نیندیں دے دی

جاگے جاگے لگتے ہو

کھوئے کھوئے رہتے ہو

www.Novelshub.pk

الجھے الجھے لگتے ہو

پہلے جیسے آج نہیں تم

بدلے بدلے لگتے ہو

کھوئے کھوئے رہتے ہو

الجھے الجھے لگتے ہو

عندلیب سوچ کر رہ جاتی ہے. وہ کتنا برا کر چکی تھی ولید کے ساتھ مگر وہ اس کی مدد کر رہا تھا. بغیر کسی گلے یا شکوے کے. وہ سمجھ نہیں پا رہی ہوتی کیوں وہ چاہ رہی ہے ولید پہلے کی طرح بات کرے. کتنی راتوں سے وہ جاگ کر اس کے بارے میں سوچتی ہے. اسے کتنی راتوں سے نیند نہیں آئی. وہ ایک سرد آہ بھر کر رہ جاتی ہے.

کوئی بھی لیکن میری طرح

نہ ٹوٹ کر تجھ کو چاہے گا

یوں تو ہر اک دیکھنے والے

کو تم اچھے لگتے ہو

پہلے جیسے آج نہیں تم

www.Novelshub.pk

بدلے بدلے لگتے ہو

کھوئے کھوئے رہتے ہو

الجھے الجھے لگتے ہو

ولید مڑ کر اس کی طرف دیکھتا ہے جو سڑکوں پر دھند کی وجہ سے کچھ نہ دکھائی دینے پر بھی وہیں دیکھ رہی ہوتی ہے. عجیب بدلاو تھا. آج وہ چپ تھی.

میری نظر کا دھوکہ ہے

یا جادو آپ کے جلووں کا

جانتا ہوں تم غیر ہو لیکن

پھر بھی اپنے لگتے ہو

پہلے جیسے آج نہیں تم بدلے بدلے لگتے ہو

کھوئے کھوئے رہتے ہو

الجھے الجھے لگتے ہو

عندلیب کو آج وہ اپنا سہارا ہی تو لگ رہا تھا. نہ کوئی رشتہ تھا مگر پھر بھی اپنائیت کا احساس تھا. مگر آج اس کی چپ اسے کتنی تکلیف دے رہی تھی. وہ سمجھنے سے قاصر تھی.

www.Novelshub.pk

پوچھ کے دیکھے ہم سے کوئی

کس درجہ چالاک ہو تم

دیکھنے والے کو تم کتنے

بھولے بھالے لگتے ہو

دونوں کی نظریں ایک لمحے کو ملی تھیں اور فوراََ ہی دوبارہ وہ رخ پھیر چکی تھی. اور ولید دوسری طرف چہرہ کر کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا. عجیب بے اختیاری تھی. ایک سانحہ یاد آیا تھا.. کس طرح دونوں ایک دوسرے کو یہی الفاظ کہہ کر لڑے تھے.

پہلے جیسے آج نہیں تم

بدلے بدلے لگتے ہو

کھوئے کھوئے رہتے ہو

الجھے الجھے لگتے ہو

کس ظالم نے پھینک دیا ہے آج انا کی چوٹی سے

کچھ تو کہو کیا بات ہوئی ہے

www.Novelshub.pk

بکھرے بکھرے لگتے ہو

پہلے جیسے آج نہیں تم

بدلے بدلے لگتے ہو

کھوئے کھوئے رہتے ہو

الجھے الجھے لگتے ہو

محبت خاموشی سے دونوں کے دلوں میں کھل رہی تھی. مگر انا آڑے آتی تھی. نہ عندلیب اقرار کر سکتی تھی نہ ولید اب اقرار کرنے کا سوچ سکتا تھا. مگر محبت نے انا کو کبھی نہ کبھی مارنا تھا. مگر کب؟

راہیں تکنا تارے گننا

صادق کام ہمارا ہے

آج مگر کیا بات ہے تم بھی

جاگے جاگے لگتے ہو

پہلے جیسے آج نہیں تم

بدلے بدلے لگتے ہو

www.Novelshub.pk

کھوئے کھوئے رہتے ہو

الجھے الجھے لگتے ہو

ولید اس کی طرف پھر دیکھتا ہے. بدلا و سچ میں تھا. آج تو نہ اس نے عطاء اللہ کے گانے کو برا کہا تھا نہ اس کے بارے میں کچھ غلط بولا تھا. ولید جانتا تھا عندلیب کو بھی عطاء اللہ کو سننا پسند تھا مگر اس کے سامنے جان بوجھ کے ان کی برائیاں کرتی تھی.

ولید ایک بات پوچھوں. دونوں کے درمیان موجود لا تعلقی کو عندلیب نے ختم کرتے ہوئے بات شروع کی تھی.

ہاں پوچھو. ولید حیران تھا. پہلی بار عندلیب نے اس کا نام لے کر اسے مخاطب کیا تھا

دل ٹوٹنے پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا اعتبار

وہ حیران نظروں سے عندلیب کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے. عندلیب سے ایسی بات کی وہ امید نہیں رکھتا تھا

سچ بولوں. اعتبار ٹوٹنے کا درد دل ٹوٹنے سے زیادہ ہوتا ہے

پھر میرا کیا قصور ولید. جس کا رشتوں پر اعتبار بچپن میں ہی ٹوٹ گیا ہو. --------ہاں مجھے ہے مرد ذات سے نفرت. میرا کیا قصور ہے اس میں. -------قصور صرف تمہارے چچا کا ہے ولید. صرف ان کا. ---

www.Novelshub.pk

---ایک ان کی وجہ سے میری زندگی میں اتنی محرومیاں رہی ہیں. میں نفرت نہ کروں اس شخص سے تو اور کیا کروں؟

لیکن پھر بھی تم نے ماما بابا کے ساتھ غلط کیا. تمھیں کوئی حق نہیں تھا پہنچتا ان سے اس لہجے میں بات کرنے کا. ولید نے دل کا شکوہ زبان پر لانے سے گریز نہیں کیا تھا

تمھیں ایک بات بتاؤں ولید. میری ماں نے آج تک مجھے کسی رشتے کے خلاف نہیں بڑھکایا حتیٰ کہ میرے باپ کے بارے میں بھی آج تک کچھ غلط نہیں کہا. میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اپنی ماں کو مار کھاتے ہوئے اس درندے کی. --------میں نے خود دیکھا ہے اس نشئی کے نام کے طعنے سنتے ہوئے میری ماں کی ازیت کو. ---------میں نے خود دیکھا ہے کس طرح ہر رشتہ ہمیں بے سہارا کر کے جاتا رہا. -------میری ماں نے اکیلے مجھے کیسے پالا یہ میں جانتی ہوں. تمھارے بابا سے مجھے کوئی شکوہ کیا ہو گا. انہوں نے کبھی کوئی تعلق نبھایا ہی نہیں سوائے مجھے میری ماں کے حوالے کرنے کے. اس کے بعد ہمارے جینے مرنے سے ان کو بھی کوئی غرض نہیں رہا. عندلیب سر جھکا کر اب ہاتھ کی لکیروں کو گھور رہی تھی

بابا شرمندہ تھے. انہوں نے چچی سے معافی بھی مانگ لی تھی مگر تم نے عندلیب انہیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا.

www.Novelshub.pk

کیونکہ میں اپنے باپ کے متعلق کوئی بات نہیں سننا چاہتی. وہ کون تھا؟ کیسا تھا؟ کیسا بن گیا تھا؟ مجھے کچھ نہیں جاننا. ساری زندگی لوگوں کو جواب دیتی رہی ہوں میں. میرا باپ مر چکا ہے. تم سوچ سکتے ہو میری نفرت کی انتہا.-----مجھے اپنے ہی باپ کے مرنے کا سن کر کوئی تکلیف نہیں ہوئی. کوئی احساس نہیں جاگا.------تمھارے چچا نے مجھ سے کیا کیا نہیں چھینا. میرا بچپن میرا اعتبار میرا احساس. وہ چاہ کر بھی لہجے کی سختی کو کم نہیں کر پائی تھی. اس کے ہر لفظ میں نفرت واضح تھی

تمھیں انہیں معاف کر دینا چاہیے عندلیب. میں جانتا ہوں وہ اس قابل نہیں مگر جو شخص مر چکا ہو اس سے کیا دشمنی نبھانا. ولید نے قدرے نرمی سے اسے سمجھایا تھا.

اس شخص کے لیے میرے پاس کوئی معافی نہیں ہے. نہ وہ اس قابل ہے کہ بخشا جائے اور نہ مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ اسے معاف کر سکوں.

تم نے ان کا خط نہیں پڑھا. شاید وہ تم سے معافی مانگنا چاہتے تھے.

وہ خط نہیں فقط اس شخص کا لکھا کوئی جھوٹ ہے. تم اسے پڑھنے کی بات کرتے ہوئے میں اسے جلانے کی خواہش رکھتی ہوں. مگر سوچتی ہوں اتنا جھوٹ جل کر بھی کہاں ختم ہو گا. عندلیب طنزیہ انداز میں کہتی آخری میں زخمی مسکراہٹ لیے باہر دیکھنے لگی تھی

www.Novelshub.pk

چچا سچ میں آخری وقت میں بدل گئے تھے عندلیب. وہ جیسے بھی تھے مگر وہ خط انہوں نے دل سے لکھا تھا. ایک بار ضرور پڑھنا اس خط کو. ولید کی بات پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا. بس باہر دیکھتی رہی تھی. گاڑی رکی تو عندلیب جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی. وہ گھر پہنچ چکی تھی. اس نے ایک نظر ساتھ بیٹھ ولید کو دیکھا تھا..

شکریہ. ----تم نہ ہوتے تو آج میں بہت بڑی مشکل میں پھنس سکتی تھی.

ہم پولیس والوں کا کام ہی لوگوں کی حفاظت کرنا ہے. میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے. آپ بھی خیال رکھیں. آئندہ ایسے رستوں سے گزرنے سے پرہیز کیجیے گا. عجیب بے اعتنائی تھی اس کا دل ٹوٹ کر رہ گیا تھا. آنسو کا گولہ گلے میں اٹک گیا تھا. وہ اس کے سامنے کس حیثیت سے آنسو بہاتی. وہ چپ کر کے گاڑی سے نکل آئی تھی اور بلڈنگ میں چلی گئی تھی. وہ پیچھے سے اس کی پشت دیکھ کر رہ گیا تھا نا جانے کیوں آج بھی وہ اس کے دل کی خواہش تھی؟ محبت آج بھی تھی مگر اب وہ اپنی محبت کو بے مول نہیں کر سکتا تھا.

عندلیب گھر میں داخل ہوئی تو صائمہ سخت غصے میں اسے گھور رہی تھیں. وہ اپنی بات بتانے والی تھی مگر صائمہ نے موقع ہی نہیں دیا.

www.Novelshub.pk

تم ولید کے ساتھ کیوں آئی ہو عندلیب؟ گاڑی کہاں ہے تمھاری؟ رات کے آٹھ بج رہے ہیں تم چھے بجے واپس آنے والی تھی. یہ سب کیا ہے عندلیب؟

ماما وہ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی تھی. اس لیے---------

اس لیے تم ولید کے ساتھ آ گئی. تمھیں تو وہ لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتے نہ. ان کا ذکر تم سے برداشت نہیں ہوتا. بے عزتی کرتے ہوئے ان کی تم کوئی پرواہ نہیں کرتی ان کی اور اپنی عمر کی. پھر جب مدد چاہیے تو ان سے لے کر آئی ہو. صائمہ اس کے دیر سے آنے پر پہلے ہی غصے میں تھیں. اب وہ ولید کے ساتھ آئی تھی یہ دیکھ کر انہیں اور حیرت کا جھٹکا لگا تھا.

ماما میں نے اسے بلایا نہیں تھا. وہ خود وہاں سے گزرتے ہوئے میری مدد کو آ گیا.

پھر کیا تمھیں احساس ہوا کہ تم نے ان کی دل آزاری کر کے کتنی بڑی غلطی کی ہے؟ ولید کی جگہ کوئی اور ہوتا تو کبھی تمھاری مدد نہ کرتا. موقع کا فائدہ اٹھا کر تم سے بدلہ لے لیتا.

عندلیب سر جھکائے کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی. یہ بات اس کے بھی دل کو لگ گئی تھی. ولید نے اسے خود کچھ بھی نہیں کہا تھا اس واقعے کے بارے میں. بات تو عندلیب نے شروع کی تھی جس پر ولید نے اپنے ماں باپ سے بد تمیزی کرنے کا اس سے شکوہ کر دیا تھا.

www.Novelshub.pk

اب خاموش کیوں ہو؟ کچھ بولنا ہے؟ہمیشہ تم خود بولتی ہو دوسروں کو بولنے کا موقع دیے بغیر. آج میری بات سنو عندلیب.

تین سال کی تھی تم جب حسن بھائی پہلی بار بچوں کے ساتھ پاکستان آئے تھے. ہم سب تمھارے دادا کے پاس گاوں گئے تھے. گاوں کے راستے میں ہی پولیس نے ہمیں روک لیا تھا اور تمھارے بابا کو ساتھ لے گئی تھی.

ہم بے یارو مددگار وہاں کھڑے تھے. تمھارے تایا کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ ہمارے پاس فوراً پہنچے تھے. اپنے بھائی کو بچانے جانے کی بجائے انہیں ہماری فکر تھی. تم بہت رو رہی تھی اور تمھیں پتہ ہے وہ تب تک تمھارے پاس سے نہیں اٹھے تھے جب تک تم سو نہیں گئی تھی.

تمھارے بابا کو جیل سے چھڑانے کے بعد انہوں نے بہت سمجھایا تھا ان کو. لیکن وہ شخص صرف اس وقت دعویٰ کرتا رہا کہ وہ. اب کوئی غلط کام نہیں کرے گا. مگر حسن بھائی کے جاتے ہی دوبارہ سے وہی نشہ وہی جوا وہی غلط کام--------

مجھے یاد ہے وہ مجھے مارتے تھے دھتکارتے تھے. لیکن میں یہ سب کچھ تم سے چھپانا چاہتی تھی عندلیب. مگر مجھے کیا پتہ کہ جس کو میں سلا کر آتی تھی وہ جاگ کر سارے منظر دیکھتی تھی. میں کبھی نہیں چاہتی تھی تم اپنے باپ کے متعلق غلط سوچو مگر تم نے جو دیکھا اس سے اپنے باپ کو غلط مانا.

پھر جب حسن بھائی دوبارہ پاکستان آئے تو معاملہ اتنا بڑھ چکا تھا کہ انہوں نے خود مجھے کامران سے طلاق لینے کا مشورہ دیا تھا. انہوں نے ہی تمھاری کسٹڈی مجھے دلوائی تھی. کامران کی ہزار کوششوں کے باوجود وہ تمھیں نہیں حاصل کر سکے صرف اس لیے کہ حسن بھائی ہمارے ساتھ تھے.

انہوں نے ہمارا خرچہ اٹھایا تھا مگر کچھ عرصے بعد ان کا رابطہ ہم سے ختم ہو گیا. اور یہ بات انہوں نے مجھے اس دن بتائی بھی تھی کہ وہ بزنس میں مسائل آنے کی وجہ سے فوراً سعودیہ چلے گئے تھے اور اس کے بعد وہ اتنے الجھ گئے تھے مسئلوں میں کہ وہ اپنے گھر والوں کی خبر بھی نہیں لے سکے تھے. اپنے بیوی بچوں کو پاکستان ہی چھوڑ گئے تھے.

جب وہ واپس آئے، تب تک تمھارے ماموں یہاں سے شفٹ ہو کر باہر جا چکے تھے. انہیں یہی لگا کہ ہم بھی ان کے ساتھ چلے گئے ہیں. لوگوں نے بھی شاید یہی سمجھ رکھا تھا اس لیے ان کو ہر جگہ سے جب یہ تسلی ہو گئی تب وہ پر سکون ہوئے. مگر انہوں نے ہماری تلاش جاری رکھی تھی.

تمھارے ماموں سے ان کا رابطہ ہوا اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ مجھ سے اور تم سے وہ لوگ دور رہیں.

جس کے بعد حسن بھائی نے بھی مزید ہماری زندگیوں میں دخل اندازی کو ٹھیک نہیں سمجھا.

تمھیں پتہ ہے عندلیب حسن بھائی کی خواہش تھی کہ ولید کی شادی تم سے ہو. ولید نے بھی کئی بار ہم لوگوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی. وہ تو خدا نے اسے تم سے ملوا دیا مگر وہ نہیں جانتا تھا تم اس کی کزن ہو.

www.Novelshub.pk

تم نے کتنے الزام لگائے ہیں عندلیب لیکن وہ ایک بھی صحیح نہیں تھا. ایک بار خود سے پوچھو کیا تم ان سے معافی مانگ سکتی ہو؟ کیا تمھارے میں اتنی ہمت ہے کہ ان کا سامنا کر سکو؟ عندلیب اپنی غلطی کو سدھار لینا بیٹا. میں تمھیں اور نہیں سمجھا سکتی.

صائمہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھیں اور عندلیب کے لیے قدم اٹھانا بھی مشکل تھا. بے جان قدموں سے وہ اپنے کمرے تک آئی تھی. وہ کیا کر چکی تھی. کیا کیا کہہ چکی تھی. کیا اس کو معافی مل سکتی تھی؟

دروازہ بند کر کے دروازے سے ہی ٹیک لگا کر وہ وہیں بیٹھ گئی تھی. وہ خود کو صحیح سمجھتی تھی مگر آج اپنا آپ اسے سب سے زیادہ غلط لگ رہا تھا. جو بے اعتباری کا بیج اس کے باپ نے اس میں بویا تھا وہ آج ایک تناور درخت بن کر اس کی زندگی میں کتنی مشکلات لے آیا تھا.

آنسو آنکھوں سے گرنے لگے تھے. یہ آنسو نہیں ندامت تھی. وہ ندامت جو اپنے تایا کے ساتھ بدتمیزی کر کے اسے آج ہوئی تھی. وہ ندامت جو انہیں زلیل کر کے گھر سے نکالنے پر اسے ہو رہی تھی. لیکن ان میں سب سے بڑی ندامت ولید کی آنکھوں کے کیے شکوے کی وجہ سے تھی. اس کا مان، دل اور خواب کیا کیا نہیں توڑا تھا عندلیب نے.

ولید تو اسے شاید کبھی معاف نہ کرے. یہ سوچ ہی اس کے لیے سوہانِ روح تھی.

www.Novelshub.pk

کاش وہ اس دن اپنے جزبات کو سمجھ جاتی تو وہ واقعہ پیش ہی نہ آتا. وہ جان جاتی کہ ولید اس کے لیے اہم ہے تو وہ کبھی کچھ غلط نہ کرتی.

دیوار کا سہارا لے کر عندلیب نے اٹھنے کی کوشش کی تھی. ہر قدم من بھر کا تھا مگر آج وہ جاننا چاہتی تھی اس کے باپ نے آخری خط میں اس کے نام کیا لکھا تھا. اس نے الماری کا دروازہ کھولا تھا اور لاکر میں پڑا وہ خط نکالا تھا جس کو وہ پھاڑ دینا چاہتی تھی مگر اپنی ماں کی دی ہوئی قسم کی وجہ سے کر نہیں پائی تھی.

وہ خط لے کر بیڈ پر آئی تھی. اس خط کو کھول کر اس نے پڑھنا شروع کیا تھا.

پیاری بیٹی عندلیب!

اپنے باپ کو معاف کر دینا. میں باپ کہلوانے کا حق دار نہیں ہوں. مجھ جیسے انسان کو کسی رشتے کی حیثیت سے پکارے جانے کا حق نہیں. عندلیب میں شاید آج یا کل مر جاوں گا. مجھے معلوم ہے میں تمھیں نہیں دیکھ پاوں گا اپنی زندگی میں. مگر مجھے لگتا ہے کہ تم میرا یہ خط ضرور دیکھو گی. مجھ سے کتنے گلے ہیں تمھیں عندلیب؟ کتنے شکوہ ہیں. ایک بار بابا کی قبر پر آکر انہیں بتا دینا. بابا انتظار کریں گے اپنی بیٹی کو ایک بار اپنی قبر پر آکر بات کرتے ہوئے دیکھنے کا. میری زندگی میں مجھے یہ اجازت نہیں ملنی عندلیب تمھیں دیکھ سکوں. سوچتا ہوں تم اب جوان ہو چکی ہو گی. تمھاری ذمہ داری تمھاری ماں کیسے نبھا رہی ہو گی یقیناً مجھ سے بہتر ہی وہ تمھاری پرورش کر رہی ہو گی. میں اس کا مجرم ہوں مگر تمھاری بچپن کا قاتل ہوں. میری جان مجھے معاف

www.Novelshub.pk

کر دینا میں نے تمھیں بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ بابا کے لیے یہ سزا ہی بہت ہے بیٹا کہ وہ تمھیں اپنے آخری وقت میں نہیں دیکھ سکتے۔ میں لاوارث سمجھتا ہوں خود کو۔ حسن بھائی کے پاس ولید ہے شجاع ہے زید ہے سیرت ہے۔ میرے پاس کیا ہے؟ میری عندلیب تک نہیں ہے میرے پاس۔ مجھے یہ احساس اندر سے مار چکا ہے اب بس ظاہری موت باقی ہے جو کسی لمحہ بھی آ سکتی ہے۔

عندلیب شاید تم تو میری مغفرت کی دعا بھی نہ کرو۔ میں اس قابل کہاں! مگر میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں۔ ایک بار میری قبر پر ضرور آنا۔ سارے شکوے کر جانا۔ بابا کی جان بابا نے آخری وقت میں صرف تم سے ملنے کی خواہش کی ہے۔ صرف تم سے ملنے کی دعا مانگی ہے۔ لیکن مجھ گناہگار کے اتنے نصیب کہاں

تمھارا بابا

کامران فرید شیرازی

عندلیب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ خط کو سینے سے لگائے وہ شدت سے روتے ہوئے اپنے باپ سے بات کر رہی تھی۔

بابا کیوں کیا آپ نے سب غلط۔ آپ کیوں غلط تھے بابا۔ کاش آپ برے نہ ہوتے تو میری زندگی میں کئی نقصان نہ ہوتے۔ ---------

www.Novelshub.pk

یہ بے اعتباری کا زہر آپ نے مجھے دیا بابا اور میں اس زہر سے ہر انسان کو خود سے دور کرتی رہی. آپ کی وجہ سے بابا میں نے تایا جان کو غلط کہا. آپ کی وجہ سے میں نے ان سے بدتمیزی کی. آپ کی وجہ سے ولید کا دل توڑا. اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی میں نے. میں نے اپنی محبت کو بھی بے اعتباری کا زہر پلا دیا بابا. سب آپ کی وجہ سے ہوا. صرف آپ کی وجہ سے.-------

تکیے پر سر رکھ کر وہ روتے روتے وہیں سو گئی تھی. اسے عادت ہو گئی تھی اکثر یونہی تو سویا کرتی تھی وہ. جب کبھی کوئی اس سے اس کے باپ کے متعلق پوچھ لیتا وہ تمام دن اس کا چھپ چھپ کر روتے ہوئے گزرتا تھا. وہ صرف اپنی ماں کو دکھاتی تھی کہ باپ کے ہونے نہ ہونے سے اسے فرق نہیں پڑتا مگر لوگوں کی باتوں سے اسے فرق پڑتا تھا اور یہی چیز اس کی نفرت کو بڑھاتی تھی.

ولید بھی کروٹیں بدل بدل کر تنگ آ چکا تھا. عندلیب کا خیال ہمیشہ سے ہی ایسا ہوتا تھا. جب دماغ پر سوار ہوتا تھا تو اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا.

آج عندلیب کے الفاظ اس کا انداز سب یکسر بدلا ہوا تھا. وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ عندلیب کبھی اس انداز میں ملے گی اسے. اس کی ایک ایک بات ولید کے دل نے سن کر محفوظ کر لی تھی.

www.Novelshub.pk

بے قراری میں اٹھ کر وہ کھڑکی کے پاس کھڑا ہو کر باہر دیکھنے لگا تھا. آسمان پر چاند کو دیکھتے ہوئے وہ عندلیب سے مخاطب ہوا تھا.

تمھیں لگتا ہے کہ تم اکیلی ہو. اپنے اکیلے پن کو دور کرنے کے لیے ہی ایک بار میرا ہاتھ تھام لیتی. کسی اور کے کیے کی سزا خود کو اور ہر شخص کو کیوں دے رہی ہو عندلیب؟ کاش تم مجھے مل جاتی عندلیب کاش. اب یہ بات بھی زبان پر لاتا ہوں تو دل کو تکلیف کے سوا کچھ نہیں ملتا. تمھاری یاد سے ملنے والی راحت اب درد میں بدل گئی ہے. میں تمھیں بھولنا چاہتا ہوں اور تم دل میں قبضہ اور زیادہ کر رہی ہو. جب نصیب میں نہیں ہو تو دل سے بھی نکل جاو.

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دھیمی آواز میں گنگنانے لگا تھا. آواز میں درد نمایاں تھا.

الزام وفا کے ہنس کر ہم

سر دیکھنا اپنے ہی لیں گے

ہم زہر غموں کا پی لیں گے

خود جاگ کے غریبا سہہ لیں گے

تو نہیں تو تیری یاد سہی

یادوں کے سہارے جی لیں گے

www.Novelshub.pk

فجر کے وقت فون کے الارم بجنے پر اس کی آنکھ کھلی. سر بھاری ہو رہا تھا. ہمت کرتے ہوئے وہ واشروم تک گئی تھی. وضو کر کے باہر آ کر جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنا شروع کر دی تھی. روتے ہوئے تمام نماز ادا کر کے عندلیب نے ہاتھ دعا میں اٹھائے تھے. آنسو شدت سے بہہ رہے تھے اور کچھ بولا نہیں جا رہا تھا. ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں خدا سے معافی مانگ کر وہ اٹھ کر باہر آئی تھی.

صائمہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی وہ سامنے بیڈ پر بیٹھی قرآن پڑھ رہی تھیں. عندلیب ان کے پاس نیچے زمین پر جا کر بیٹھ گئی اور ان کے پاوں پکڑ لیے تھے. صائمہ نے قران کو بند کر کے سائیڈ پر رکھا اور عندلیب کی طرف مڑی تھیں.

دل میری جان یہ کیا کر رہی ہو؟

ماما میں بہت بری ہوں. میں نے سب کے ساتھ برا کیا. مجھے کوئی معاف نہیں کرے گا. میں معافی کے قابل نہیں ہوں.

تم جب تک معافی نہیں مانگو گی تب تک یہ فیصلہ کیسے کر سکتی ہو کوئی معاف کرے گا یا نہیں. انہوں نے نرمی سے عندلیب کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھایا تھا.

www.Novelshub.pk

ماما میں کیسے معافی مانگوں گی سب سے؟ تایا جان اور تائی جان وہ کیا مجھے معاف کریں گے؟ میں نے کتنی بدتمیزی کی ہے ان سے.

مجھے یقین ہے حسن بھائی تمھیں معاف کر دیں گے دل. ایک بار تم ان سے معافی مانگ کر تو دیکھو سب معاف کر دیں گے مگر وہ ولید نہیں کرے گا. وہ کبھی نہیں کرے گا. وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی.

ولید بھی معاف کر دے گا. تم فکر نہ کرو. انہوں نے ن اس کو ساتھ لگا کر سمجھایا تھا.

ماما باقی سب معاف کر سکتے ہیں میں نے باقیوں کا صرف دل دکھایا ہے. اس کا دل توڑا ہے ماما. وہ مجھ سے بہت محبت کرتا تھا ماما. میں نے اس کی محبت کی توہین کرتے ہوئے زرا لحاظ نہیں کیا. وہ کیوں میرا لحاظ کرے گا

اس کی حالت دیکھ کر صائمہ کو ایک خدشہ ہوا تھا. جو شک انہیں تھا وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکتی تھیں.

دل کیا تمھیں بھی اس سے محبت ہے؟

عندلیب کی آواز اچانک ہی بند ہوئی تھی. سرخ آنکھوں سے اس نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا تھا.

بے انتہا محبت. اتنی محبت کہ ہزار و سو سوں ہزار بے اعتباریوں میں بھی میں اسے چاہ کر بھی دل میں گھسنے سے نہیں روک سکی.

تمھیں اس سے بات کرنی چاہیے.

وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھی.

www.Novelshub.pk

وہ ولید اب بہت بدل گیا ہے ماما. وہ انکار کر دے گا مجھ سے برداشت نہیں ہو گا. ولید حسن شیرازی میں محبت میں ٹھکرائے جانے کی ہمت ہے. عندلیب میں نہیں

تو کیا تم ان لوگوں سے معافی مانگنے نہیں جاو گی.

جاوں گی مگر ولید کی غیر موجودگی میں. میں اس کا سامنا نہیں کر سکتی عندلیب نے آنسو صاف کرتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا تھا.

دل کیا تم اس سے معافی نہیں مانگو گی؟

پہلے دل سے معافی مانگ لوں کہ اسے ولید نہیں دلا سکتی میں اب. پھر ولید سے معافی مانگوں گی. شاید وہ معاف کر دے

وہ تو تم سے محبت کرتا تھا عندلیب. کیا پتہ وہ اب بھی تمھیں اپنا لے

کل اس کا انداز بہت بیگانہ تھا ماما. اب میری ہمت نہیں پڑتی اپنی محبت لیے اس کے پاس جاوں میں بہت جلد تایا سے ملنے ان کے گھر جاوں گی.

جیسے تمھیں ٹھیک لگے دل. خدا تمھیں خوش رکھے ہمیشہ.

عندلیب ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی. صائمہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں اور وہ کچھ دیر میں سو گئی تھی.

www.Novelshub.pk

عندلیب اور نادیہ ایک ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھیں. نادیہ کو بھی عندلیب کے نادم ہونے پر خوشی ہوئی تھی کیونکہ وہ دل سے چاہتی تھی کہ عندلیب اور ولید ایک ہو جائیں.

اب عندلیب کو کیسے بھی ولید کی غیر موجودگی میں تایا کے گھر جانے کا بھوت سوار تھا جس کے لیے وہ ہزار طریقے ڈھونڈ چکی تھیں مگر ایک بھی کام کا نہیں تھا.

دل ایک طریقہ ہے میرے پاس. ہم مصطفیٰ سے کہتے ہیں کہ وہ تھانے جائیں اور ولید کے آنے کا انتظار کریں اور جب وہ وہاں پہنچے ہمیں بتا دیں.

تم اپنے شوہر کو بیچ میں کیوں لا رہی ہو نادیہ. اسے کیا بتاؤ گی کہ کیوں کر رہے ہیں ہم یہ سب.

سائیکیٹرسٹ ہیں میرے شوہر. تمھیں دیکھ کر پہلی بات یہی پوچھی تھی انہوں نے اس کے ساتھ کوئی مسئلہ چل رہا ہے کیا؟

عندلیب حیرت سے منہ کھولے اس کی جانب دیکھ رہی تھی.

تو تم نے کیا بتایا ہے اپنے شوہر کو؟

یہی کہ کچھ خاندانی مسائل ہیں ان کی وجہ سے سٹریس لے رہی ہے. ہم یہی بات کر کے ان سے ولید کی خبر لے لیں گے.

www.Novelshub.pk

اچھا کرو جو کرنا ہے. لیکن نادیہ ساری بات صرف ہم دونوں کے درمیان رہے. عندلیب نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا تھا. وہ اپنے معاملات میں کسی کو گھسانہ نہیں چاہتی تھی لیکن فی الحال وہ مجبور تھی

نادیہ نے مصطفیٰ کو کال کر کے تھانے جانے پر راضی کر لیا تھا. اب وہ اور عندلیب ولید کے گھر جانے کی تیاریوں میں تھیں. جیسے ہی مصطفیٰ نے کال کر کے ولید کے تھانے پہنچنے کا بتایا تھا. عندلیب اور نادیہ اس کے گھر کی طرف چل دی تھیں.

گھر کے باہر گاڑی کھڑے کر کے وہ اندر جانے کے لیے ہمت جوڑ رہی تھی. اس نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور باہر نکلی تھی. مگر نادیہ اب بھی اندر بیٹھی تھی. وہ واپس اس کی طرف بڑھی تھی.

نادیہ چلو اندر کیوں دیر کر رہی ہو اب؟ عندلیب نے جھنجھلا کر کہا تھا.

یہ میرے تایا کا گھر نہیں ہے. تمھارے تایا کا گھر ہے بی بی. خود جاو.

کیا مطلب میں اکیلی جاوں. عندلیب اس کی بات پر غصے میں بولی تھی

ہاں جاو اکیلی. سب تم نے اکیلے ہی کیا ہے. اب ٹھیک بھی اکیلے کرو. نادیہ بے پروائی سے کہتی فون میں گیم کھیلنے لگ گئی تھی.

عندلیب بھی منہ بنا کر ان کے گیٹ کی جانب چل دی تھی.

www.Novelshub.pk

وہ ولید کے گھر تو آگئی تھی. مگر آگے کیا ہو گا اور کیا ہو سکتا تھا یہ اس نے نہیں سوچا تھا. محبت نے بس قدم بڑھا دیے تھے تو انجام کی پرواہ کیسے ہو سکتی تھی؟ اس وقت اسے اپنی بکھری ہوئی محبتیں سمیٹنی تھیں. اس نے بہت دل دکھایا تھا اپنے تایا اور تائی کا. ولید کا دل توڑنا تو ایک الگ بات تھی مگر اپنے تایا تائی سے کی بدتمیزی بھی اسے چین سے رہنے نہیں دے رہی تھی. اس سے غلطی ہوئی تھی اور وہ غلطی سدھارنا چاہتی تھی.

گارڈ اس کو گھر کے اندر ایک ملازمہ کے ساتھ بھیج چکا تھا. وہ لاؤنج میں بیٹھی گھر میں لگی تصویروں، سرٹیفکیٹس اور مختلف میڈلز کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی. اس کی نظر اپنے تایا اور تائی پر پڑی تو وہ بے ساختہ کھڑی ہو کر انہیں سلام کر چکی تھی.

وعلیکم السلام بیٹا. کیسے آنا ہوا تمھارا؟ بیٹھو----- اپنا ہی گھر سمجھو اسے. حسن صاحب نے بڑی خوش مزاجی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا. نجمہ نے بھی ملازمہ کو عندلیب کے لیے کچھ کھانے کا انتظام کرنے کو فوراً بولا تھا

مجھے کچھ بات کرنی تھی. عندلیب بات کرتے ہوئے ہچکچا رہی تھی. اتنا آسان نہیں تھا اپنی غلطی کی معافی مانگنا مگر آج سب الجھی ڈوریں سلجھانا ضروری تھا.

ہاں کہو بیٹا. کیا بات ہے. کوئی مسئلہ تو نہیں ہے. حسن صاحب کا محبت بھرا لہجہ اسے مزید احساسِ ندامت میں مبتلا کر رہا تھا. وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھا

www.Novelshub.pk

بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے. آپ کہو جو کہنا ہے. نجمہ نے بھی اسے مسلسل خاموش دیکھ کر اس کی ہمت بڑھائی تھی.

مجھے آپ سب سے معافی---------معافی مانگنی تھی. یہ مشکل لفظ ادا ہو چکے تھے. مجھے شرمندگی ہے-----میں غلط تھی--------ایم سوری-------. عندلیب کو روتا دیکھ کر حسن صاحب اس کے ساتھ بیٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگا چکے تھے. اسے چپ کروانے کی کوشش میں نجمہ بھی ساتھ بیٹھ گئی تھیں.

بیٹا. کوئی بات نہیں. وہ تمھارا نیچرل ریکشن تھا. میں سمجھتا ہوں تمھارے باپ نے جو کیا اس کے بعد ہم لوگوں کو برا سمجھنا تمھاری غلطی نہیں تھی. لیکن بیٹا ایک بار سامنے والے کی بات سن لینی چاہیے پھر فیصلہ کرنا چاہیے جو تم نے نہیں کیا. مگر اب تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو سب ٹھیک ہے.

انکل وہ---------عندلیب کی بات پر حسن صاحب نے مسکرا کر اسے ٹوکا تھا.

انکل نہیں بڑے بابا--------یاد ہے تم جب چھوٹی تھی تو یہی کہتی تھی.

بڑے بابا وہ ولید. کیا وہ مجھے معاف کر دیں گے؟ میں نے ان کے ساتھ اتنا برا کر دیا مگر میں سمجھ ہی نہیں سکی کہ--------عندلیب اپنے لفظوں کو خود مکمل نہیں کرنا چاہتی تھی. یہ بات بولنا بہت مشکل تھا. کیسے وہ سب کے سامنے بول دیتی کہ اسے ولید سے محبت ہو گئی تھی.

کیا نہیں سمجھ سکی بیٹا.

www.Novelshub.pk

وہ مجھ سے محبت کرتے تھے.. میں نے ان کا بھی دل توڑ دیا. میں نے آج تک ہر مرد کو غلط سمجھا. ہر انسان کو برا مانا. ہر رشتے کو دھوکا کہا مگر ان سب میں میں خود غلط بنتی گئی. میں نے خود کو برا بنا دیا. میں نے دل توڑ دیا. میں نے بھروسا توڑ دیا. کیا میں معافی کے لائق ہوں؟ آنسو پھر بہہ نکلے تھے.

آج عندلیب خود کو چھپا نہیں پا رہی تھی. آج وہ اپنے دل سے ہر بوجھ ہٹا دینا چاہتی تھی

شادی کرو گی ولید سے؟ نجمہ نے مسکرا کر اس سے پوچھا تھا

مگر-------وہ اب کبھی نہیں مانیں گے. وہ مجھ سے کیوں شادی کریں گے. عندلیب نے حیرت سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے دل پر پتھر رکھ کر کہا تھا

میں نے اس کی اجازت نہیں بلکہ تمھاری اجازت مانگی ہے. اس کی چھوڑو اپنی بتاو. میرے بیٹے سے شادی کرو گی؟.

عندلیب نے حسن صاحب کی طرف دیکھ کر فقط رضامندی میں سر ہلایا تھا.

بس اب ہم کسی دن رشتہ لے کر تمھارے گھر آئیں گے. ایس پی صاحب کو فرصت تو ہے نہیں اپنے کاموں سے. یہی حال رہا تو بوڑھا ہو جائے گا مگر رہے گا کنوارا. اب کسی سے شادی کرنی ہی ہے اس نے مگر وہ.

عندلیب نہیں ہے اس کے کہے کے مطابق. عندلیب نے پریشان نظروں سے ان کی جانب دیکھا تھا. وہ کیا کہنا چاہتی تھیں.

www.Novelshub.pk

فکر نہ کرو. اسے کوئی نہیں بتائے گا کہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اسے ملنے والی ہے. تمھارے علاوہ وہ کسی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا. میں ماں ہوں اسکی جانتی ہوں کس قرب میں اس نے کہا تھا کہ وہ تمھارا نام تک نہیں سننا چاہتا اس گھر میں. لیکن تمھیں پتہ ہے جس دن سے وہ سب کچھ ہوا وہ ایک دفعہ بھی مجھے پر سکون نظر نہیں آیا. وہ کھل کر جینے والا ولید اب پھیکا سا مسکراتا ہے. عندلیب اس کو تمھاری ضرورت ہے. وہ تمھارے بغیر ادھورا ہے. میرے بیٹے کو سنبھال لو گی نہ عندلیب؟

عندلیب ان کے گلے لگ گئی تھی. میں کوشش کروں گی بڑی ماما. میں ان کی تکلیفوں کا مداوا کر سکوں.

عندلیب نے نادیہ کو بھی فون کر کے اندر ہی بلالیا تھا. کچھ دیر میں سیرت زید اور شجاع گھر آگئے تھے. وہ بھی عندلیب کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے تھے. لیکن جلد ہی وہ عندلیب کے ساتھ گھل مل گئے تھے.

نجمہ کھانا بنانے لگ گئی تھیں اور وہ سب باہر خوش گپیوں میں مصروف الگ بیٹھے تھے. عندلیب کو لگ ہی نہیں رہا تھا وہ ان سب سے پہلی بار ملی ہے. شجاع اور زید کی حسِ مزاح اور سیرت کی معصومیت اس کو شدت سے ان رشتوں کی اہمیت کا احساس دلا رہے تھے.

یہ آپ کی دوست آپ کو دل کیوں کہتی ہیں آپی؟ زید نے بڑی سنجید گی سے عندلیب سے پوچھا تھا

www.Novelshub.pk

اس کا جواب میں دوں. شجاع کی بتیسی دیکھ کر بھی عندلیب اس کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی. اس لیے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی.

آپی کو دل چوری کرنے کا شوق ہے. اپنا ایس پی نہیں اوہ کیا نام ہے اس کا ہاں ولید حسن شیرازی. اووی انہاں تے دل چوری کرن دا پرچہ کٹائی پھر دا اے.

عندلیب اس بات پر ہنس بھی نہیں پائی تھی. بس دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی. دل چوری کرنے کا نہیں وہ پرچہ دل توڑنے کا تھا. یہ الفاظ اس کے دل میں تھے. بظاہر وہ مسکرا رہی تھی مگر اندر ابھی کچھ اداسیاں ویسے ہی ڈیرے ڈالے بیٹھی تھیں.

وہ جس دن آپ سے ہم ملے تھے مال میں. بھائی اتنے خوش ہو گئے تھے جو چیز میں نے کہی بھائی نے کوئی دوسری بات کیے بغیر لے دی. بھائی آپ کے معاملے میں بہت سخی دل ہیں ویسے آپی. آپ نے ایک بار کہا اور انہوں نے وہ کر دیا. سیرت بھی ولید کی تعریف کرنے سے پیچھے نہیں رہی تھی.

اگر وہ اتنا سخی دل ہے میرے معاملے میں تو کیا مجھے معاف کر دے گا؟ عندلیب مسلسل خیالوں میں گم تھی. ہر بات اسے ولید کا سوچنے پر مجبور کر دیتی تھی.

آپی آپ کن خیالوں میں گم ہیں؟ کیوں فکر کر رہی ہیں نہیں آئے گا ایس پی اس وقت گھر بے فکر ہو کر بیٹھیں. شجاع نے اس کا ڈر سمجھتے ہوئے تسلی دی تھی.

www.Novelshub.pk

نہیں مجھے لگ رہا ہے کافی دیر ہو گئی ہے. اب چلنا چاہیے

خبر دار جو کھانا کھائے بغیر تم یہاں سے ہلی بھی. کچن سے نجمہ کی بلند آواز آئی تھی

بڑی ماما کھانا کھا کر فوراً جاوں گی پھر میں. امی پریشان ہو جائیں گی اگر دیر سے پہنچی.

چلو کھانا سکون سے کھالو. صائمہ بھابھی سے ہم بات کر لیں گے

نہیں آپ کچھ نہیں کہیے گا. میں امی کو خود بتانا چاہتی ہوں سب. عندلیب نے فوراً انہیں منع کیا تھا

چلو جیسی تمہاری مرضی. بس کھانا بن گیا. میں ابھی لگاتی ہوں.

کچھ دیر میں عندلیب اور نادیہ کھانا کھا کر وہاں سے رخصت ہو گئی تھیں. نادیہ کو گھر چھوڑ کر عندلیب سیدھا گھر آئی تھی.

عندلیب گھر آتے ساتھ صائمہ کے کمرے میں گئی تھی جو کب سے اس کے انتظار میں بیٹھی تھیں. اسے دیکھتے ساتھ بول پڑیں.

اگر گھر دیر سے آنا ہو تو ماں کو پہلے بتا دیا کرو. جان سولی پر لٹک جاتی ہے میری.

ماما لاہور کا ٹریفک جلدی پہنچنے دیتا ہے کیا گھر. عندلیب نے انہیں ساتھ لگا کر مناتے ہوئے بولا تھا.

www.Novelshub.pk

تم خود تو جیسے بہت جلد باز ہو. ہر کام وقت پر کرتی ہو.

ماما میں تایا کے گھر تھی. عندلیب نے دھیمی آواز میں کہا تھا

کیا سچ میں؟ صائمہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں.

جی ماما. میں معافی مانگ آئی ہوں. اب سب ٹھیک ہو گیا ہے. اور--------

اور کیا دل؟

ماما وہ ولید کا رشتہ لے کر آنے والے ہیں بہت جلد. عندلیب عجیب سے لہجے میں یہ بات انہیں بتا رہی تھی جو صائمہ کو سمجھ نہیں آیا تھا

دل یہ تو خوشی کی بات ہے. تم پریشان کیوں ہو؟

ماما وہ ابھی اسے یہ نہیں بتائیں گے کہ وہ مجھ سے شادی کر رہا ہے. بعد میں کبھی بتائیں گے. بڑی ماما کہتی ہیں اس کی خوشی میں ہوں. وہ میرے علاوہ کسی کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا. بعد میں سب صحیح ہو جائے گا.

عندلیب ہاتھوں کی انگلیوں کو اضطراب میں الجھا رہی تھی

وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں دل. اگر وہ بھی انا میں آگیا تو تم دونوں کی زندگی برباد ہو جائے گی. فی الحال اسے وقت دو. اگر یہ سب اسے بتائے بغیر ہو جائے گا تو کیا فرق پڑتا ہے؟ وہ کوئی غیروں کا گھر نہیں جہاں خدشہ دل میں ہو کہ برا سلوک ہو گا اور نہ ولید ایسا ہے. ایک بار شادی ہو جائے گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا تم فکر نہیں کرو.

www.Novelshub.pk

عندلیب بات بدلنے کے لیے صائمہ کا ہاتھ تھام کر فوراً بولی تھی

ماما کیا آپ خوش ہیں اس رشتے پر؟

میں دل و جان سے خوش ہوں. ولید سے اچھا لڑکا تمھیں مل ہی نہیں سکتا.

ماما اس کی اتنی طرفداری نہ کریں. آپ میری ماما ہیں. اس لیے کہیں کہ ولید کو مجھ سے اچھی لڑکی نہیں مل سکتی. ہنستے ہوئے اس کی آنکھوں کی نمی اور چمک بہت خالص تھی. آج پہلی بار وہ اس طرح ہنسی تھی. صائمہ نے دل ہی دل میں اس کی بلائیں لی تھیں.

میں تو اپنے داماد کی طرف ہوں گی. تم بہت ڈاڈی ہو پتہ نہیں کیسے گزارہ کرے گا وہ. عندلیب کا تو ان کی بات پر منہ کھل گیا تھا. شادی سے پہلے ہی وہ اس کی طرفدار ہو چکی تھیں بعد میں کیا بننا تھا

اللہ ماما. توبہ کریں. ------کم نہیں ہے وہ بھی. -----پتہ نہیں کتنے مجرم اس کے سامنے کان پکڑتے ہوں گے اور کتنوں کو وہ تگنی کا ناچ نچاتا ہو گا. عندلیب نے بھی کھل کر اس کی برائی کی تھی.

اور پھر یوں ہی باتوں کا طویل سلسلہ شروع ہوا تھا. پوری رات دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہی تھیں. کتنے عرصے بعد وہ دونوں خوشیاں منا رہی تھیں. اب ان کی آزمائش کے دن ختم ہونے کو تھے.

ولید رات کو دیر سے ہی گھر آیا تھا. نجمہ اس کا انتظار کر کے سو گئی تھیں. صبح ناشتے پر سب ساتھ بیٹھے تھے.

نجمہ نے بڑی سنجیدگی سے بات شروع کی تھی

ولی مجھے تمھارے لیے ایک لڑکی پسند ہے

ماما پلیز اس متعلق میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا. ولید نے دیھمے لہجے میں مگر جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا.

ولی خاموشی سے میری بات سنو. تم نے بہت انکار کر لیا. اب میں اپنی پسند کی لڑکی لاوں گی. میں اب مزید انکار برداشت نہیں کروں گی. نجمہ آج بضد تھیں.

ماما میں ابھی اس رشتے میں نہیں بندھنا چاہتا

تو اور کون سی عمر میں تم اس رشتے میں بندھو گے. نجمہ نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا تھا.

ماما مجھے کچھ وقت چاہیے. وہ التجائیہ انداز میں بولا تھا.

تین دن ہیں تمھارے پاس. اس کے بعد میں خود چلی جاوں گی رشتہ لے کر. نجمہ نے بات ہی ختم کر دی تھی جس پر ولید احتجاجاً کھڑا ہو گیا تھا

ماما شادی میری ہے تو میری مرضی سے ہو گی!!!!!!

تو کر لو جس سے کرنی ہے. تین دن اسی لیے دیے ہیں. یا تو اپنی پسند کی لڑکی لاو یا پھر میری مرضی پر شادی کر لو.

www.Novelshub.pk

ماما مگر. ولید کی بات سنے بغیر نجمہ کرسی سے اٹھ کر اندر چلی گئی تھیں.

بابا آپ سمجھائیں ان کو. ایسے کیسے شادی ہو سکتی ہے؟ اس نے اپنے امدادی نظروں سے باپ کو دیکھا تھا.

لڑکی اچھی پسند کی ہے تمھاری ماں نے. مجھے تو پسند ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر تم ماں کی مرضی سے شادی کر لو.

بابا آپ تو میرا ساتھ دیں. وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا تھا.

وہ ماں ہے اور اس کے کچھ ارمان ہیں. تین دن دیے ہیں اچھے سے سوچ لو. حسن صاحب بھی ناشتہ ختم کر چکے تھے اس لیے اٹھ کر چلے گئے.

ولید بھی ان کے بعد باہر چلا گیا تھا. اور اس کے جاتے ہی ان تین شیطانوں کے فلک شگاف قہقہے کی آواز پورے گھر میں گونجی تھی جو پورا ڈرامہ اپنی آنکھوں کے سامنے سنجیدگی سے دیکھ رہے تھے.

ولید گھر سے نکل گیا تھا. عجیب کشمکش تھی. نہ وہ عندلیب کے بغیر رہ سکتا تھا اور نہ اس کے ساتھ. محبت تو اس کے دل میں ختم ہو چکی تھی مگر ابھی بھی راخ میں کوئی دبی ہوئی چنگاری اس کے دل کو اپنی قید میں لیے ہوئی تھی.

سپیکر پر عطاء اللہ صاحب کی آواز اسے سوچوں کی دنیا میں کہیں بہت دور لے گئی تھی

www.Novelshub.pk

وہ پردے کے پیچھے میں پردے کے آگے

ناوہ آئیں آگے نا میں جاؤں پیچھے

وہ آگے بڑھیں گے تو کچھ بھی نا ہو گا

میں پیچھے ہٹوں گا تو دنیا ہنسے گی

انا کا کھیل شروع ہو چکا تھا۔ یہ انا دو دلوں کو اجاڑنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ محبت ہار رہی تھی اور نصیب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہا تھا

ازل سے محبت کی دشمن ہے دنیا

کبھی دو دلوں کو ملنے نا دے گی

ادھر میرے دل کا جنازہ اٹھے گا

ادھر میرے دلبر کی ڈولی سجے گی

خدا نہ کرے۔ بے ساختہ اس کے لب سے یہ الفاظ پھسلے تھے۔ ولید نے جلدی سے گانا بند کیا تھا۔ وہ کیسے عندلیب کو کسی کا ہوتے دیکھ سکتا تھا۔ ولید کے دل نے اس سے پوچھا تھا۔

www.Novelshub.pk

مگر کیا عندلیب اسے کسی کا ہوتے دیکھ سکتی تھی. ہاں دیکھ سکتی تھی. ولید کی انا نے سر اٹھایا تھا.

لیکن محبت میں صلے کی پرواہ کے بغیر محبت کی جاتی ہے تو پھر عندلیب کی سنگدلی سے کیا محبت مر چکی تھی. ولید کا دل اس سے پوچھ رہا تھا اور انا جوابآ دل کے مخالف کھڑی اسے ہرا رہی تھی.

ہاں جب اسے میرے ساتھ رہنے کی کوئی خواہش نہیں تو میں کیوں اس کا پیچھے اپنی زندگی برباد کروں.

مگر میں فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتا. کسی نہ کسی طرح ماما کو ٹالنا پڑے گا. کوئی طریقہ نکالنا پڑے گا مجھے. ولید گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا. وہ دل سے فرار پانا چاہتا تھا جو اس کی خواہش کا ترجمان بنا اس کو اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے دوبارہ جھکنے کا کہتا تھا. مگر وہ جھکنا نہیں چاہتا تھا. یہ جنگ نا جانے کب تک جاری رہنی تھی.

تین دن گزر چکے تھے. نجمہ عندلیب کو ولید سے ہونے والی گفتگو اور تین دن کی مہلت کا بتا چکی تھیں. وہ تین دن ختم ہونے کے انتظار میں تھی. آج پھر بڑی ماما کی کال آتا دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکن یک دم بڑھ گئی تھی. نا جانے وہ کیا کہنے والی تھیں.

السلام علیکم بڑی ماما.

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو.

www.Novelshub.pk

میں ٹھیک آپ سنائیں. گھر میں سب کیسے ہیں

سب ٹھیک ہیں دل. مگر وہ ایس پی بہت بڑی چال چل گیا ہے.

ان کی بات پر عندلیب کا دل رک سا گیا تھا. ا

کیا ہوا ہے بڑی ماما؟ اس نے اپنے جزبات پر قابو پا کر بہت مشکل سے یہ لفظ ادا کیے تھے.

وہ جناب تین دن کی مہلت کا سن کر تین دن سے گھر ہی نہیں آئے. بلکہ معلوم ہوا ہے جناب بہت مصروف ہیں. نہ کال اٹھاتے ہیں نہ میسج کا جواب دے رہے ہیں. شجاع کو بھیج کر پتہ کروایا تھا تھانے سے. آج کل رات کے وقت کوئی چھاپے مار رہے ہیں. جس وجہ سے دن رات وہیں گزر رہا. جھوٹ تو وہ نہیں بولتا مگر میسنا بہت ہے جو وقت فرصت کا ملتا بھی ہو گا وہ گھر میں آ کر گزارنے کی بجائے تھانے میں چھپنے میں لگا دیتا ہو گا.

ماما پھر کیا آج انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا.

کہہ رہا ہے کہ آرام سے جواب دوں گا. اس بار انکار نہیں کروں گا. مگر تھوڑا وقت لگے گا. یعنی وہ کم از کم کچھ مہینے ضائع کرے گا. نجمہ نے ناگواری سے کہا تھا.

ماما آپ کیا چاہتی ہیں.

میں چاہتی ہوں وہ کل ہی ہاں کرے اور میں اپنے ارمان پورے کروں اور تمھیں اپنے گھر لے آوں کل شام تک ایس پی کی کال آپ کو آجائے گی فکر نہ کریں. عندلیب نے پختہ لہجے میں کہا تھا.

www.Novelshub.pk

وہ کیسے ؟ نجمہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا.

ماما وہ مجھے بھی نہیں پتہ. مگر آپ فکر نہ کریں. بس کل تک کا انتظار کریں.

چلو اللہ تمھاری مدد کرے. وہ اڑیل گھوڑا تم ہی سنبھال سکتی ہو.

عندلیب نے ہنستے ہوئے ان سے بات کا اختتام کر دیا تھا. اب وہ نادیہ کو کال کر کے آگے کی حکمت عملی بنانے لگی تھی

صبح گیارہ بجے ہی نادیہ اور عندلیب بینک کے سامنے والے ہوٹل میں موجود تھے. آج وہ بالکل ہی سائیڈ والی ٹیبل پر بیٹھی تھیں. وہ اپنا لائحہ عمل سوچ کر آئی تھیں اب بس عمل کرنا تھا. کھانا آرڈر کر کے وہ دونوں باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں. ویٹر کھانا سرو کر کے جا چکا تھا. نادیہ فوراً ہی کھانے سے انصاف کرنا شروع ہو گئی تھی

نادیہ تمھیں اپنا کام یاد ہے نہ. عندلیب نے اسے کام کے بجائے کھانے ہر توجہ دیتے ہوئے دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں پوچھا تھا.

تھوڑا سا کھا لوں پھر گراوں گی دل. نادیہ نے آنکھیں ڈبڈباتے ہوئے معصومیت سے کہا تھا.

www.Novelshub.pk

نادیہ وقت کم ہے. عندلیب نے یاد دہانی کرانا ضروری سمجھا تھا کیونکہ نادیہ کا کوئی پتہ نہیں تھا. کھاتے کھاتے گھنٹوں ضائع کر دیتی.

فکر نہ کرو تھانہ چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے.

نادیہ !!!!!اب کہ عندلیب نے جھنجھلا کر کہا تھا.

اچھا گرا رہی ہوں. نادیہ نے برا سامنہ بنا کر صرف کولڈ ڈرنک تھوڑی سی گرائی تھی اور عندلیب اسے افسوس سے دیکھتی رہ گئی تھی.

وہ چھپا کر پرس ساتھ لے گئی تھی اور پرس کو واشروم میں پڑی ڈسٹ بین میں چھینک آئی تھی.

واپس آکر وہ نارمل انداز میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگی تھی. کہیں سے نہیں لگ رہا تھا وہ دونوں یہاں کوئی کارنامہ سرانجام دے چکی ہیں.

وہ دونوں باہر چلی گئی تھیں. آدھے گھنٹے بعد وہ واپس ہوٹل آئی تھیں. ان کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر تھی. آتے ساتھ ہی نادیہ اور عندلیب اس ٹیبل کے پاس گئیں تھیں جہاں اب کوئی اور بیٹھا تھا. وہ دونوں بہت گھبراہٹ کا شکار لگ رہی تھیں.

سنیں یہاں ایک پرس رہ گیا تھا. کیا آپ لوگوں نے دیکھا ہے. عندلیب کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی.

www.Novelshub.pk

نہیں. ہم لوگوں نے نہیں دیکھا. ان لوگوں نے فوراً جواب دیا تھا. ویٹر بھی انہیں واپس دیکھ کر فوراً پاس آیا تھا.

میم کوئی مسئلہ ہے آپ کو. ویٹر نے نہایت ادب سے بات کرتے ہوئے مینیجر کو بلانے کا اشارہ بھی سامنے کھڑے دوسرے ویٹر کو کر دیا تھا.

یہاں ہمارا پرس رہ گیا تھا. کیا آپ کو ملا؟ عندلیب نے بہت پریشان کن لہجے میں کہا تھا.

نہیں میم ہمیں یہاں سے کچھ نہیں ملا. ویٹر نے معزرت خواہانہ لہجے میں کہا تھا.

دیکھیں یہیں ہو گا. بہت ضروری ہے اس کا ملنا. عندلیب بس رو دینے کو تھی.

میم آپ آفس میں آجائیں. کسٹمر ڈسٹرب ہوں گے. مینیجر انہیں ساتھ لے گیا تھا.

دیکھیں میرے پیسے بھی اس میں پڑے ہیں اور ضروری چیزیں میں. آپ دیکھیں کسی طرح مل جائے. مجھے یقین ہے یہیں چھوڑ کر گئے تھے ہم. ابھی فوراً راستے سے واپس آئے ہیں. نادیہ نے عندلیب کی بجائے جواب دیا تھا.

میم مجھے نہیں لگتا یہاں پر ہو گا. آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ ساتھ لے گئی ہوں گی.

آپ چیک کر لیں یہیں ہو گا. عندلیب نے بہت مشکل سے لفظ ادا کیے تھے.

میم ہم نے دیکھ لیا ہے. کہیں نہیں ملا پرس.

www.Novelshub.pk

چلو عندلیب پولیس سٹیشن چلتے ہیں. رپورٹ کرائیں گے خود ہی مل جائے گا پرس. نادیہ عندلیب کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے گئی تھی. مینیجر آوازیں دیتا رہ گیا تھا مگر انہوں نے ایک نہیں سنی.

نادیہ اور عندلیب اب پولیس سٹیشن جا رہی تھیں. دونوں کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی. کیا ایکٹنگ وہ کر آئی تھیں.

دل اتنے پاپڑ کوئی اپنی محبت کے لیے نہیں بیلتا جتنے میں تیری محبت کے لیے بیل رہی ہوں.

تو غلطی ساری تیری اپنی ہے تو ہی میری شادی اس ایس پی سے کرانے کی خواہش لیے بیٹھی تھی.

واہ بھائی واہ محبتاں تو اڈیاں تے مشکتاں ساڈیاں. نادیہ کی بات پر عندلیب نے کھل کر قہقہہ لگایا تھا. نادیہ نے بہت کم اسے ایسے ہنستے دیکھا تھا. دل ہی دل میں اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کرتے ہوئے وہ اس کی بلائیں لے رہی تھی.

دل ایک بات کہوں.

ہاں بولو.

تم ولی سے سچی محبت کرتی ہو؟

www.Novelshub.pk

پتہ نہیں. مگر اتنا معلوم ہے وہ نہیں ملا تو مر جاوں گی. اس کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہو پاوں گی. صرف وہ ہے جو مجھے مکمل کر سکتا ہے. بات کرتے ہوئے عندلیب کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے. وہ خود کو چھپاتی ہوئی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی.

اتنے میں وہ دونوں تھانے پہنچ گئے تھے. نادیہ باہر ہی رکی تھی. جبکہ عندلیب ہمت جمع کرتی اندر بڑھ گئی تھی.

تھانے میں قدم وہ رکھ چکی تھی مگر آگے اس کا سامنا کیسے کرنا تھا یہ اس کی ہمت کا امتحان تھا. وہ خود کو پر سکون کرتی سامنے بیٹھے کسی حوالدار کی طرف دیکھنے لگی. لکھوانی تو اسے ایف آئی آر تھی جو نادیہ نے پوری سمجھا دی تھی مگر بحث کیسے کرنی تھی کہ معاملہ ایس پی صاحب تک جائے یہ اسے خود طے کرنا تھا.

سنیں مجھے ایک ایف آئی آر کٹوانی ہے کیا آپ میری اس معاملے میں مدد کر سکتے ہیں؟ حوالدار نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا جو بغیر کسی مرد کے تھانے آئی تھی پھر ہمدردی میں پوچھ بھی لیا.

بی بی کیا آپ کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہے؟

نہیں----کیوں؟----مرد کی کیا ضرورت ہے. عندلیب نے اپنی ازلی لاپرواہی سے کہا تھا

محترمہ اچھا نہیں لگتا یوں عورتوں کا تھانے میں آنا. اگر آپ کسی مرد کو بھیج دیتی تو اچھا ہوتا. حوالدار نے ہمدردی میں جو بات کہی تھی وہ عندلیب کو غصہ دلا چکی تھی.

www.Novelshub.pk

یہ ایک واحد بات تھی جس پر عندلیب چاہ کر بھی خود کو بگڑنے سے روک نہیں سکتی تھی. خیر اب اس کی آواز بلند ہو چکی تھی جو آس پاس کھڑے لوگوں کو اسے حیرت سے دیکھنے میں مجبور کر رہی تھی.

نہیں. آپ کا مطلب کیا ہے؟ کیا میں جاوں اور کسی مرد کا بندوبست کروں پہلے اور پھر یہاں آوں اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے. اگر میں خود یہاں آئی ہوں تو ظاہری بات ہے مجبوری میں آئی ہوں. بجائے اس کے کہ آپ میرا کام کریں آپ مجھے کسی مرد کا بندوبست کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں. حد ہے ویسے---- آپ جیسے لوگوں کے ہوتے ہوئے کر گیا یہ ملک ترقی. ابھی عندلیب کے الفاظ مکمل نہیں ہوئے تھے کہ پیچھے سے کسی کی آواز نے اس کو خاموش کر دیا تھا.

محترمہ آپ کا جو مسئلہ ہے اندر آئیں میرے کیبن میں. میں کوئی حل نکالتا ہوں یہاں کوئی تماشہ نہ لگائیں.

ولید کی آواز سن کر اس کے دل کی دھڑکن گویا تھم جاتی ہے. وہ پتھر بنی اس کی طرف دیکھ بھی نہیں پاتی.

جب وہ اپنے کیبن کی طرف جا چکا ہوتا ہے تب وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے. ایک دوسرا حوالدار اسے ولید کے کمرے تک لے جاتا ہے.

ولید جو اونچی آوازوں کا شور سن کر کیبن سے باہر نکلتا ہے. اس آواز کو پہچان کر حقیقت میں اس کے حواس خطا ہو جاتے ہیں. وہ یہاں کیا کرنے آئی تھی؟ کیا کوئی بڑا مسئلہ تو نہیں ہو گیا تھا یہ سوچ کر ہی ولید کا دل تڑپ

www.Novelshub.pk

گیا تھا. جو بھی تھا وہ عندلیب کو کسی پریشانی میں نہیں دیکھ سکتا تھا. مگر یہاں چلتی بحث اور عندلیب کے الفاظ اس کو غصہ دلا دیتے ہیں.

اتنے مردوں میں کھڑی وہ مرد زات کو ہی نشانے پر رکھے ہوئے بحث کر رہی تھی. یہ تو ازل سے طے تھا وہ سدھر نہیں سکتی تھی

عندلیب نے خود پر قابو پالیا تھا. وہ ولید کے سامنے کسی طرح کی غلطی کر نہیں سکتی تھی. اگر وہ جان جاتا وہ بنا مقصد یہاں آئی ہے تو کیسے بچتی اس کے غصے سے ------

اب وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی. اس کی کڑی نظروں کو جھیلنا بہت مشکل تھا. پھر ولید کی سرد آواز کمرے میں گونجی تھی.

کیا مسئلہ ہے آپ کا بتائیں؟

میرا بیگ گم ہو گیا ہے.

کہاں؟

ایک ریسٹورنٹ میں

کون سے ریسٹورنٹ میں.

بینک کے پاس والے

www.Novelshub.pk

کون سے بینک کے پاس والے؟ ولید نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا. آج عندلیب کا رویہ بہت عجیب لگا تھا اسے.

فاسٹ فوڈ کارنر ایک عدد ریسٹورنٹ ہے جاوید ٹاؤن میں موجود الفلاح بینک کے دفتر کے پاس. مزید مجھے کچھ معلوم نہیں. اگر اس سے زیادہ آپ کو کچھ جاننا ہو تو جا کر ان سے خود جان لیں. میرا پاس وقت ویسے ہی کم ہے. شادی کی شاپنگ پہ جانا ہے مجھے عندلیب تیز تیز بولتی آخر میں جو دل میں آیا کہہ چکی تھی اور اب ولید کے بدلے تاثرات کو پھر بدلتے دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا.

ولید کے دل کو کسی نے اپنی مٹھی میں لے لیا تھا عندلیب کے منہ سے نکلے لفظ شادی نے. مگر وہ اس کے سامنے کچھ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا.

محترمہ آپ کا کام میں دیکھ لوں گا. ایک دو دن تک آپ کا پرس مل جائے

نہ ملا تو. عندلیب نے ابرو چکا کر چیلنجنگ انداز میں پوچھا تھا. یہ بات تو وہ خود ہی جانتی تھی کہ پرس نادیہ نے خود ڈسٹ بن میں پھینکا تھا. اب وہ ملنا تھا یا نہیں کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا

مل جائے گا آپ فکر نہ کریں. ہمیں اپنا کام کرنا آتا ہے. اگلی بار آپ کوشش کیجیے گا اکیلے مت آیئے گا تھانے. ولید نے نرمی سے کہا تھا کچھ پتہ نہیں تھا عندلیب کا وہ کس بات پہ بگڑ جائے.

کوشش کروں گی اگلی بار بارات لے کر آؤں. عندلیب طنزیہ مسکراتے ہوئے جلدی سے باہر چلی گئی تھی

www.Novelshub.pk

کاش تم سدھر جاو عندلیب. ایک حسرت بھری مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی. شادی اور مس عندلیب-- ----میں نہیں کوئی اور سہی. تم جس کو بھی ملوا سے اللہ صبر دے. ولید نے فون اٹھایا تھا. اپنی ماں کے نمبر پر کال کی تھی. سلام کے بعد پہلی بات ولید نے نجمہ کو رشتے کے لیے ہاں کر دی تھی. جس پر وہ حیران ہو کر ولید سے پوچھ بیٹھی تھیں

ولی تم نے لڑکی کی تصویر نہیں دیکھی. دیکھنا چاہتے ہو تو بھیج دوں کیا؟ نجمہ نے ہوا میں تیر چلایا تھا. تصویر تو وہ دیکھا نہیں سکتی تھیں مگر ولید تصویر دیکھنے کی فرمائش نہیں کرے گا اس لیے انہوں نے کہہ دیا تھا

نام کیا بتایا تھا آپ نے

دل نشین نام ہے اس کا ولید

بس اتنا کافی ہے ماما آپ کو لڑکی پسند ہے تو میں راضی ہوں

ولی ہم شادی کی ڈیٹ رکھ دیں کیا؟

ولید کچھ دیر کے لیے خاموش ہو چکا تھا. بہت بڑا فیصلہ وہ کر چکا تھا. اب اس پر قائم تو رہنا تھا.

مہینے کے آخری جمعہ کی تاریخ رکھ لیں. میں فارغ ہوں گا ویسے بھی.

نجمہ خوشی سے چہکتے ہوئے کہتی ہیں.

میں ابھی تمہارے بابا کو بتاتی ہوں. آج ہی جا کر بات پکی کر آتے ہیں. مجھے نہیں لگتا اب دیر کرنی چاہیے.

www.Novelshub.pk

اچھا امی مجھے کچھ کام ہے. گھر آ کر بات ہو گی خدا حافظ. ولید نے کال کاٹ دی تھی. اور اب اس کرسی کو دیکھ رہا تھا جہاں وہ کچھ دیر پہلے بیٹھی تھی.

آج ہمارے بیچ سب ختم. تم بھی کسی کی امانت اور میں بھی کسی اور کا حق. اب کوئی خیانت ممکن نہیں.

نہ دن کو سکوں شاکر

نہ رات کو سکوں ہے

یہ کیسا ہم پہ عمرِ عشق کا جنوں ہے

جو رچایا ہے تو نے ہاتھ مہندی سے

وہ مہندی نہیں میرے دل کا خون ہے

سن کبھی شور دل کی پکار کا

یار نے ہی لوٹ لیا گھر یار کا.

ولید کی آواز میں گھلی نمی اس کے درد کا پتہ دے رہی تھی. وہ دل ہار گیا تھا. اس کی محبت ناکام ہو گئی تھی. آج سب ختم ہو چکا تھا.

www.Novelshub.pk

ولید کی کال بند ہوتے ہی نجمہ نے خوشی سے سارا گھر سر پر اٹھالیا تھا. آدھے گھنٹے میں ساری تیاریاں کر کے وہ لوگ عندلیب کے گھر چلے گئے تھے. بڑی خوش دلی سے سب آپس میں ملے تھے. نجمہ نے بغیر دیر کیے عندلیب کو انگوٹھی پہنا کر رسم ادا کی تھی. مہینے کے آخر میں دن رکھ لیے گئے تھے.

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے. جب نجمہ نے عندلیب کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا

بیٹا تم نے ولی کو کیسے راضی کیا؟

ماما میں تھانے گئی تھی

نجمہ کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا.

اکیلی؟

جی. نادیہ باہر تھی.

بیٹا آئندہ ایسا مت کرنا. ولی کو بہت غصہ آیا ہو گا. نجمہ کو ولید کی فطرت کا اندازہ تھا. وہ عورتوں کے تھانے میں آنے کے سخت خلاف تھا.

شاید آیا ہو. مجھ سے اس حوالدار نے بھی یہی سوال کیا تھا. کہہ رہا تھا آپ اکیلی ہیں کوئی مرد نہیں ہے ساتھ. مجھے غصہ آ گیا میں نے کہا پہلے مرد کا انتظام کروں پھر یہاں اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے آؤں.

مسئلہ کیا ہوا تھا ویسے؟

www.Novelshub.pk

من گھڑت کہانی بنائی تھی بس. تھانے میں کوئی چکر ڈالنا ہی تھا ایس پی سے ملنے کے لیے. عندلیب نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا.

اچھا. لیکن ولی کیسے مانا؟ نجمہ اس کرشمے کے رونما ہونے کی اصل وجہ جاننا چاہتی تھیں.

میں نے کہا کہ مجھے شادی کی شاپنگ پر جانا ہے بس شاید یہ بات دل پر لے گیا.

تمھیں کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتا. میں سوچ رہی ہوں بتا دوں اسے. کیا برداشت کر لے گا وہ یہ سب؟ نجمہ بیٹے کے لیے بھی فکر مند تھیں.

ماما وہ انا میں آ چکا ہے میری طرح. اگر ابھی اس کو پتہ چلا تو وہ انکار کر دے گا بغیر کچھ سوچے سمجھے. بہتری اسی میں ہے اسے کچھ نہ بتایا جائے.

اوئے ہوئے بڑی باتیں ہو رہی ہیں ساس بہو میں. کیا ایس پی صاحب کی شامت دونوں نے مل کر لانی ہے.

شجاع اپنی چائے کا کپ پکڑے اٹھ کر ان دونوں کی طرف آ گیا تھا.

اس کی آئے نہ آئے تیری ضرور آنی ہے ان حرکتوں پر. عندلیب یہ سب سے بڑا افلاطون اور میسنا ہے ہمارے گھر کا. شجاع منہ کھولے انہیں دیکھتے ہوئے دہائی دیتا ہے

www.Novelshub.pk

اللہ معاف کرے ماما. کبھی جو میں نے کوئی غلط کام کیا ہو اور آپ نے میری جوتیوں سے چھترول نہ کی ہو. مجھ پر سب سے زیادہ ستم ہوتے ہیں. بڑا بھائی بڑا ہونے کی وجہ سے ظلم کرتا ہے. چھوٹا بھائی چھوٹا ہونے پر ماں بچا لیتی ہے. میں غریب بیچ میں پھنسا رہتا ہوں.

بہت بڑا ڈرامہ ہے تو بھائی.

زید نے بھی پیچھے سے ہانک لگائی تھی.

تو چپ رہ. بڑوں کی باتوں میں نہ ہی بول اچھا ہے. شجاع کی بات پر زید نے معصوم سی صورت بنا کر عندلیب کی طرف دیکھا تھا.

دیکھ لیں بھابھی اس کی مظلومیت. جس پر عندلیب بھی ہنس پڑی تھی

عندلیب میرا گھر نہیں چڑیا گھر ہے. تم آؤ گی تو سنبھال لینا. میں تو تنگ آ چکی ہوں ان کو اکیلے سنبھال سنبھال کر.

صائمہ کے بلانے پر سب کھانے کی میز پر چلے گئے تھے. باتوں کے دوران ہی کھانا کھایا گیا تھا.

حسن صاحب نے صائمہ کی طرف دیکھ کر اپنی بات کا آغاز کیا تھا.

بھابھی دیکھیں عندلیب کے ساتھ آپ اکیلی رہتی ہیں. ہم چاہتے ہیں شادی کے بعد آپ ہمارے گھر میں شفٹ ہو جائیں. یہی بہتر رہے گا.

www.Novelshub.pk

بھائی جان اچھا نہیں لگتا بیٹی کے سسرال میں رہنا. یہ اپارٹمنٹ ہمارا اپنا ہے. میں یہاں رہ لوں گی اکیلی.

بھابھی وہ گھر بھی آپ اپنا سمجھیں. عندلیب ہماری بیٹی بن کر جائے گی. سسرال والی کوئی بات نہیں. آپ بھی وہیں رہیں گی. مجھے لگتا ہے اب ان دوریوں کو ختم کر دینا چاہیے. ایک فیملی کی طرح ساتھ رہیں گے.

کیوں عندلیب؟ حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے عندلیب کی طرف دیکھا تھا.

بابا آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں. میں ماما کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی.

بھابھی اب بھی آپ کو کوئی اعتراض ہے. حسن صاحب کے پوچھنے پر صائمہ نے انکار میں سر ہلایا تھا.

کھانا ختم ہوتے ہی عندلیب نے حسن صاحب کو مخاطب کیا تھا

بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی اکیلے میں.

آو تمھارے کمرے میں چائے کے ساتھ بات بھی کر لیتے ہیں.

عندلیب چائے لے کر کمرے میں گئی تھی. جہاں حسن صاحب اس کی دیواروں پر لگی تصویریں دیکھ رہے تھے.

بابا آپ ادھر کرسی پر بیٹھ جائیں.

www.Novelshub.pk

حسن صاحب اس کے کہنے پر کرسی پر بیٹھ گئے تھے. ہاتھوں میں چائے کا کپ تھامے وہ اسی کی طرف متوجہ تھے

آپ کو کچھ بات کرنی تھی بیٹا؟ بتاؤ مجھے کوئی پریشانی ہے کیا؟

بابا پریشانی نہیں ہے. بس آپ کے ساتھ کہیں جانا تھا. وہ بات کرتے ہوئے اضطراب کا شکار تھی

حسن صاحب نے حیرانی سے پوچھا تھا. کہاں جانا ہے؟

بابا قبرستان جانا ہے.

ہم ضرور.-------کل چلیں؟ کل جمعہ ہے ویسے بھی.

عندلیب نے اپنی حالت پر قابو پاتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہاں میں جواب دیا تھا. پھر کپ پر نظریں جمائے کسی سوچ میں گم ہو گئی تھی. حسن صاحب نے اس خاموشی کو توڑا تھا.

عندلیب کیا تم نے اپنے بابا کا خط پڑھا تھا.

یہ وہ واحد بات تھی جس کے متعلق وہ کسی سے بھی کبھی بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی. مگر اب جواب تو دینا تھا.

جی

کیا کامران نے معافی مانگی تھی تم سے؟

www.Novelshub.pk

جی

میں جانتا ہوں معاف کرنا آسان نہیں ہوتا. مگر جو مر گیا اس سے کیا گلہ کرنا. وہ جیسا بھی تھا میرا بھائی تھا. اس نے بہت غلطیاں کیں بلکہ گناہ کیے ہیں زندگی میں. مگر یقین مانو اس کا آخری وقت میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا.

عندلیب وہ تمھیں یاد کر کے ہر وقت روتا تھا. ان دنوں ہم نے تمھیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی. مگر ہمیشہ کی طرح ہم ناکام رہے تھے. مرنے سے پہلے تمھارے باپ نے آخری خواہش یہی کی تھی کہ میری زندگی میں ممکن نہیں ہو سکا مگر میری قبر پر ایک بار عندلیب کو لے آنا.

عندلیب میں تم سے یہ کہنا کا حوصلہ خود میں نہیں پا رہا تھا کہ خود تم سے کہوں ایک بار اپنے باپ کی قبر پر ہو آو. شکر ہے تم نے خود یہ بات کر لی.

حسن صاحب اس کی طرف دیکھ رہے تھے جو بالکل بے تاثر سی ہر بات سن رہی تھی. بات ختم ہوتے ہی عندلیب بغیر جواب دیے خالی کپ اٹھا کر باہر لے گئی تھی شاید کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں اس کے پاس

فجر کے وقت عندلیب اپنی ماں کے کمرے میں آگئی تھی. وہ ابھی قرآن پڑھ کر فارغ ہوئی تھیں. وہ ان کے پاس جا کر بیٹھی تو وہ اس کے ماتھے پر پیار دے کر پوچھنے لگیں.

www.Novelshub.pk

میرا بچہ دوبارہ سویا نہیں آج.

نیند نہیں آئی ماما

کیوں؟

کامران صاحب کی قبر پر جانا ہے آج بڑے بابا کے ساتھ.

صائمہ اس کی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھیں. پھر خود کو سنبھالتے ہوئے بولیں.

وہ تمھارے بابا ہیں دل.

ماما میں انہیں ایسا کوئی درجہ نہیں دینا چاہتی. میں ان سے کوئی جزباتی وابستگی نہیں رکھنا چاہتی. ان کی آخری خواہش پوری کر رہی ہوں بس. باپ کے لیے نفرت اس کے لہجے میں موجود تھی. صائمہ بس اسے دیکھتی رہ گئی تھیں.

چلو یہ بھی ٹھیک ہے. تم بہتر جانتی ہو تمھیں زندگی میں کیا کرنا ہے.

صائمہ نے عندلیب کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا. پھر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مخاطب ہوئیں تھیں.

عندلیب میں انہیں معاف کر چکی ہوں. تم بھی دل بڑا کرو بیٹا. معاف کر دو انہیں.

عندلیب ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چومتی ہے. پھر یونہی نظریں نیچی کیے جواب دیتے ہے.

www.Novelshub.pk

میں کوشش کروں گی.

اس سے زیادہ وہ کچھ بول نہیں پاتی. پھر اٹھ کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہے.

عندلیب کو لینے حسن صاحب صبح آ گئے تھے. عندلیب رات پوری سو نہیں پائی تھی. اپنے باپ کی قبر پر جانے کا فیصلہ اس نے کر لیا تھا مگر اب وہاں جانا بہت مشکل تھا. پورے راستے وہ خاموشی سے سڑکوں پر دیکھتی رہی تھی. وہ کچھ سوچ نہیں پا رہی تھی. دل کی عجیب سی حالت تھی

قبرستان کے سامنے گاڑی رکنے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی. ایک ایک اٹھتا قدم اس کے دل کی دھڑکن کو بڑھا رہا تھا. وہ لاشعوری طور پر حسن صاحب کے پیچھے چل رہی تھی. کچھ معلوم نہ تھا کیا ہو رہا ہے. ایک جگہ پر حسن صاحب کے قدم رکے تھے اور انہوں نے پیچھے مڑ کر عندلیب کی طرف دیکھا تھا.

بیٹا یہ تمھارے بابا کی قبر ہے

عندلیب نے پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اس قبر کی جانب دیکھا تھا. یادوں کے کچھ ادھورے نقش زہن پر ظاہر ہوئے تھے. شاید ہی کوئی اچھی یاد اس شخص کے ساتھ جڑی تھی. مگر تھا تو باپ.

باپ اور بیٹی کا رشتہ کتنا انمول ہوتا ہے. بے انتہا محبت و خلوص.. ہمارے رشتے میں کیا تھا بابا!!! بے انتہا نفرت ازیت اور عداوت. مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ ایک شخص دن رات میری ماں کو مارتا تھا. جو شراب پی

www.Novelshub.pk

کر گھر آتا تھا. جس کی وجہ سے لوگ ہمارے دروازے پر میری ماں سے پیسے مانگتے تھے. جس کی وجہ سے میری ماں ہر روز ازیت سے دوچار ہوتی تھی

آپ وہی ہو جس کی وجہ سے میرا بچپن مجھ سے چھن گیا. کیا جانتے ہو مجھے کتنی تکلیف ہوتی تھی اپنے ہم عمر بچوں کو بتاتے ہوئے کہ میرے والدین کی علیحدگی ہو چکی ہے. میرے بابا میرے ساتھ نہیں ہوتے. جب ہوش سنبھالا تو یہ بات بتاتے ہوئے جس قدر شرم آتی تھی میرا دل کرتا تھا لوگوں سے کہوں آپ مر چکے ہو.

ایک آنسو عندلیب کی آنکھ سے بہہ نکلا تھا. ہاتھ اب بھی قبر کی مٹی پر آہستہ آہستہ چل رہا تھا چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا.

اور پھر جس دن یہ معلوم ہوا کہ آپ مر چکے ہو مجھ میں کوئی جزبات نہیں جاگے. کوئی تکلیف نہیں ہوئی. کوئی جگہ نہیں تھی آپ کی میری زندگی میں.

مگر وہ خط کیوں لکھا آپ نے. کیوں مانگی معافی؟ کیوں کیا مجھے مجبور یہاں آنے پر؟ میں شکوے کرنے آئی تھی یہاں. سوچا تھا کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی. مگر آج میں آپ کو معاف کرتی ہوں خدا بھی آپ کو معاف کر دے.

عندلیب اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھی تھی. اور بغیر پیچھے دیکھے گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی. وہ مزید وہاں نہیں رک سکتی تھی.

www.Novelshub.pk

حسن صاحب بھی پیچھے ہی گئے تھے۔ انہوں نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ اس کی حالت سمجھ گئے تھے۔ راستہ خاموشی سے کٹ گیا تھا۔ گھر آکر وہ ماں کی گود میں بغیر کچھ بولے سر رکھ کر سو گئی تھی۔ صائمہ نے بھی کچھ جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ عندلیب کو جانتی تھیں۔ وہ جب دل کرے گا خود بات کرے گی

دن گزر رہے تھے۔ عندلیب شادی کے کاموں میں بے انتہا مصروف تھی۔ بازاروں کے چکر لگا لگا کر تھک جاتی مگر پہلی بار وہ زندگی میں کسی چیز کے لیے اتنی زیادہ خوش تھی۔ وہ خود پر نازاں تھی کہ اسے ولید جیسا شوہر ملے گا۔

یہاں ولید دل کو روگ لگائے ہر کام سے جی چرائے بیٹھا تھا۔ نہ کوئی جوش نہ کوئی جذبہ۔ ماں کے ہزار بار کہنے پر اپنی شیروانی خریدنے گیا تھا۔ باقی سب کپڑے شجاع نے اپنی پسند سے خریدے تھے۔ ولید نے مصروفیت کا بہانہ کر کے خود کو ہر کام سے آزاد کر دیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔ وہ شادی پر راضی تھا مگر دل میں کہیں ناکام محبت چھپی تھی جو خوش نہیں ہونے دیتی تھی۔

تھانے میں رات کے وقت لوگ بہت کم تھے۔ چند تھانے داروں کے علاوہ کوئی بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ ولید بیٹھا سٹیریو سے آنے والی عطاء اللہ کی آواز میں گم دیوار پر کسی غیر مرعی نقطے کو گھور رہا تھا۔

آے بن ٹھن کے شہر خموشاں میں وہ

www.Novelshub.pk

دیکھی قبر جو میری تو کہنے لگے

چلو آج اتنی تو اس کی ترقّی ہوئی

ایک بے گھر نے اچھا سا گھر لے لیا

وہ لمحے آنکھوں کے گرد گھوم رہے تھے جو اس کے ساتھ گزر گئے تھے. اس کی آواز اب بھی یونہی سنائی دیتی تھی. ولید کے لبوں پر مسکراہٹ تھی.

"کوئی کام دھندا نہیں ہے تمھیں. عجیب لفنگے آدمی ہو"

"تمھیں تھانے کی بجائے بینک میں نوکری کر لینی چاہیے تھی. ملتے تو ہر وقت یہاں ہی ہو"

"تمھاری خوش فہمی ہی ہے میں تم سے محبت کروں گی"

اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ چھن گئی تھی. چہرے پر گہری سنجیدگی چھا گئی تھی.

جوانی پہ میری ستم ڈھانے والے

ذرا سوچ لے کیا کہے گا زمانہ

ادھر میرے ارمان کفن پہن لیں گے

ادھر ان کے ہاتھوں پہ مہندی لگے گی

www.Novelshub.pk

اللہ معافی دیوے. اے کی سندے پے ہو. تواڈی شادی اے تسی ماہیے تے ٹپے سنو. اے ناکام عاشقاں ور گوں عطاء اللہ دے روگ سندے پے او. رحیم خان دروازے سے ہی دہائی دیتا اندر آیا تھا

عطاء اللہ کی جگہ کوئی لے نہیں سکتا رحیم خان.

پر تسی خان صاحب نوں ویاہ توں بعد سننا. بیوی دے ظلم سہن تو بعد ایہی سنائی دیندے نے.

تمھاری شادی کو ابھی دو مہینے نہیں ہوئے اور تجربے کار بن گئے ہو. ولید نے استہزائیہ ہنسی ہنستے ہوئے بات کی تھی.

او تے میری جان اے پر جان تے بن آندی اے جدوں اونوں غصہ چڑھدا اے. رحیم خان نے سرد آہ ہوا میں خارج کرتے ہوئے اپنا دکھ بتایا تھا.

تمھارا کچھ نہیں بن سکتا. وہ نہیں مل رہی تھی تب تڑپتے تھے. اب مل گئی ہے پھر بھی سکون نہیں ہے. ولید نے اپنی اندر کی حالت پر قابو پاتے ہوئے مزاق کو طول دیا تھا.

او میرا دل دا سکون اے. جس دن توں ملی اے مینوں لگدا اک دنیا میری دسترس وچ دے دیتی گئی او. سچا پیار نصیباں والیاں نوں ملدا اے. رحیم خان اپنی ہی سوچ میں گم تھا اس لیے ولید کے چہرے پر چھانے والی اداسی کو دیکھ نہیں سکا. اس کی بات پر ولید کے دل پر کاری ضرب لگی تھی. جن سے ان کی محبت چھن جائے وہ واقعی بدنصیب ہوتے ہیں.

www.Novelshub.pk

اچھا چلو محبت کے فلسفے رہنے دو. ہاں اگر کوئی کام ہے تو بتاو. ولید نے بات بدلتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا.

سر کم جیڑا تسی دتا سی او ہو گیا جے. ہوٹل دے واشروم دی ڈسٹ بن وچوں نکلیا جے پرس. بالکل خالی---
---چور نے ککھ نہیں چھوڑیا اندر. اور پرس وی مینوں نی لگدا اور پورٹ کران والی کڑی ہن واپس لئے گی جے. اینی گندا بو پرس چوں آ رہی ہے. رحیم خان منہ کے برے برے زاویے بنا کر بات کر رہا تھا.

چلو پھر بھی میڈم کو کال کر کے ایک دفعہ بتا دو. اور کہو کہ نقصان جتنا ہوا ہے بتا دیں. ہم بھر دیں گے.

اسی کیوں بھراں گے جی. جدوں کج واپس ملیا ای نی. او کڑی مینوں لگدا اوی نہیں کج لے گی اپنی چیزاں تو علاوہ.

وہ میری کزن ہے رحیم خان. میں اس کی چیز نہیں لوٹا سکا اس لیے چاہتا تھا اسے کچھ دوں. مگر مجھے بھی نہیں لگتا وہ کچھ لے گی. چلو معزرت کر لینا ہماری طرف سے. ولید نے بات ختم کرنا مناسب سمجھا تھا ورنہ رحیم خان بات کی کھال اتارنے بھی بیٹھ سکتا تھا.

کی سچی پے آکھدے او. او اتھری میرا مطلب جے لڑاکا عورت توا ڈی کزن سی. لگدی وی پئی سی توا ڈی ای رشتے دار اے. ولید کی گھوریاں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا.

سدھر جا و رحیم خان.

www.Novelshub.pk

جیویں تسی آکھو سرکار۔ رحیم خان بتیسی دکھاتا باہر کو چل دیا تھا۔ یہ بات تو وہ ہزار بار کہہ چکا تھا۔ مگر مانی ایک بار بھی نہیں تھی۔

عندلیب کی مہندی ایک دن پہلے رکھی گئی تھی۔ میرج حال میں فنکشن رکھا گیا تھا۔ ولید کے گھر سے سب ہی پہنچ گئے تھے۔ دلہے میاں گھر پر ہی موجود تھے جنہوں نے ابھی تک نہ اپنی ہونے والی بیوی کی تصویر مانگی تھی نہ کوئی مطالبہ کیا تھا۔ خاموشی سے ناکام محبت کا سوگ منایا جا رہا تھا۔

جبکہ عندلیب کے چہرے پر خوشیوں نے حسن کو نکھار دیا تھا۔ سبز اور ہرے رنگ کا جوڑا اس پر بہت سج رہا تھا زندگی میں پہلی بار شرارہ پہننے پر الجھن حد سے سوا تھی۔ نادیہ کے وہ کان کھا چکی تھی۔ اب بھی دونوں اسی بات پر مزاکرات کر رہیں تھیں۔

دل سکون سے بیٹھ جاو۔ یہ کیا بار بار کپڑوں سے لڑ رہی ہو۔ سامنے کیمرہ مین کھڑا ہے۔۔ نادیہ لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے عندلیب کو کھری کھری سنا رہی تھی۔

نادیہ تم پہنو نہ یہ سوٹ تو تمھیں پتہ لگے۔ عندلیب نے چڑ کر جواب دیا تھا۔

ہاں ہاں اور دو طعنے کہ میں کنواری ہوں۔ میری شادی نہیں ہوئی۔ لیکن یاد رکھو میرا نکاح پہلے ہوا تھا وہ تو تم نے اتاولے پن کی انتہا کرتے ہوئے شادی پہلے کر لی۔

www.Novelshub.pk

ایک مہینے بعد تمھاری بھی ہو جائے گی شادی. پھر پوچھوں گی تمھیں میں نادیہ. عندلیب نے نادیہ کو کن انکھیوں سے گھورا تھا.

انشاءاللہ. نادیہ نے مسکرا کر ہاتھ دعائیہ انداز میں اٹھائے تھے.

شجاع زید اور سیرت بھی سٹیج پر ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے تھے. شجاع نے عندلیب کو چھیڑنے کے لیے اونچی آواز میں السلام علیکم بھابھی جان کہا تھا. جس کا عندلیب نے بھی وعلیکم السلام دیور جی کہہ کر جواب دیا تھا.

بھابھی جان آپ کو ایک خبر دینی تھی. شجاع نے رازداری سے عندلیب کی طرف جھکتے ہوئے کہا تھا.

کون سی خبر.

وہ جو آپ کا ہونے والا شوہر ہے. مجھے لگتا ہے کسی اور لڑکی کے چکر میں ہے. منہ پہ بارہ بجے ہوئے ہیں. مجال ہے جو ایک بھی کام خوش دلی سے کیا ہو. میں نے رحیم خان کی زمہ داری لگائی تھی ایس پی صاحب کو پارلر لے جائیں. کوئی شیو وغیرہ کروائیں بال شال ٹھیک کریں. ابھی سننے میں آیا ہے رحیم خان زبردستی منتیں کر کے لے کر گیا ہے پارلر. ورنہ وہ تو اپنی ازلی بگڑی ہوئی شکل میں بارات لانے والا تھا.

عندلیب کی شکل پر اداسی سی چھا گئی تھی. جس کو فوراً شجاع نے بھانپ لیا تھا. اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی بات سے عندلیب پریشان ہو گئی ہے اس لیے فوراً بات کو بدلا تھا.

www.Novelshub.pk

بھابھی ساڈا ایس پی کسی دی محبت وچ گوڈے گوڈے ڈبیا ہویا ج. سوچ لیو ایک واری فیر نہ کہیو آساں دسیا نہیں.

اچھا تو وہ لڑکی کون ہے جس کے محبت میں میرا ہونے والا شوہر گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا ہے.

عندلیب نے بھی معصومیت سے سوال کیا تھا.

ایک بڑی چالاک دوشیزہ ہے. ادھر بینک میں نوکری کرتی ہے. ایس پی صاحب اتنے پاگل تھے ان کے عشق میں تھانا چھوڑ کر بینک میں ڈیوٹی دینے لگ گئے تھے. شجاع نے اپنے سنجیدہ تاثرات سے سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا.

عندلیب نے بھی اسے گھوری سے نوازا تھا.

کوئی سن لے گا شجاع. میرے ہونے والے شوہر کی عزت کا سوال ہے. مجھے پہلے ہی پتہ ہے جناب لفنگے ہیں. مگر جب وہ فخریہ طور پر یہ اعزاز قبول کر چکا ہے. تو ہم کیا کر سکتے ہیں. عندلیب نے ہنستے ہوئے مشکل سے اپنی بات مکمل کی تھی. لوگ حیرانی سے سٹیج کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں ان پانچوں کے قہقہے گونج رہے تھے. کون جانے وہ کیا بات کر کے ہنس رہے تھے. صائمہ نے آکر عندلیب کو دلہنوں کی طرح بیٹھنے کا کہا تھا مگر مجال ہے جو وہ اپنی حرکتوں سے باز آئی ہو.

www.Novelshub.pk

ولید کی مہندی بہت دھوم دھام سے ہو رہی تھی. لیکن ولید کے چہرے پر سنجیدگی رقم تھی. لوگوں کو دکھانے کے لیے وہ کبھی کبھی مسکرا دیتا تھا. مگر اندر بہت عجیب حالت تھی. اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا مگر دل ہار ماننے کو تیار نہیں ہو رہا تھا.

زید اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا. اب اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا.

بھائی جان بھابھی کو تصویریں بھیج دوں آپ کی.

کیوں؟

بھابھی کا بھی ارمان ہو گا. اپنے دلہے کو دیکھیں.

میں نے دیکھا ہے کوئی اسے. ولید نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا.

آپ نارمل بندوں میں شمار بھی ہوتے ہیں کیا؟

ولید نے غصے سے گھورا تھا. جس پر شجاع اور رحیم خان دونوں سٹیج پر چڑھ گئے تھے.

ایس پی صاحب خیریت ہے. اس جوان کو کیوں نظروں سے ہلاک کر رہے ہیں. شجاع نے ولید کی دوسری طرف بیٹھ گیا تھا. اب ایک طرف زید بیٹھا تھا اور دوسری طرف شجاع. رحیم خان بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا. ولید جانتا تھا اب اس کی خیر نہیں ہے. تینوں اسے تنگ کرنے کے لیے ساتھ بیٹھ گئے تھے

تمھارے اس مظلوم جوان کی مظلومیت کو میری طرف سے سلام قبول ہو.

www.Novelshub.pk

اوئے زید. بھابھی کو تصویر بھیجی ہے یا نہیں. کافی دیر سے مانگ رہی ہیں. شجاع نے ایسے بات کی تھی جیسے بہت اہم کام زید کے زمے لگایا تھا.

کیا اس نے مانگی ہے تصویر؟ ولید نے حیرت سے پوچھا تھا.

ہر کوئی اب آپ کی طرح بغیر لڑکی کو دیکھے راضی نہیں ہو جاتا. ایکسائٹمنٹ بھی کسی چیز کا نام ہے. بھابھی نے ایک تصویر مانگی ہے. ہم دس بھیجیں گے. دیور ہونے کا فرض تو نبھانا ہے.

جو دل کرے کرو. ولید نے بھی کہہ کر کندھے اچکا دیے تھے.

شاہ جی ایک گل آکھاں. رحیم خان بھی میدان میں کود چکا تھا.

ہاں جی بولیں. ولید کو رحیم خان کا معلوم تھا وہ امید پر پورا ہی اترنا تھا.

تسی بہت وڈا رسک لیا جے. کڑی ویکھے وغیر ویاہ کر رہے ہو.

جو نصیب میں ہو ملنا وہی ہے. دیکھ کر کیا کرنا. ولید کے اندر سے جواب آیا تھا. وہ بول نہیں سکا کہ جو دل کی چاہ تھی. جسے دن رات دیکھنا چاہتا تھا. وہ نصیب نے دیا ہی نہیں.

حسن صاحب بھی اوپر سٹیج پر آئے تو زید نے اپنی جگہ ان کو بیٹھا دیا تھا.

تم تینوں جوان نظام سنبھالنے کی بجائے یہاں گپیں کیوں ہانک رہے ہو. جاو جا کر کھانا وغیرہ لگواو. شاباش.

حسن صاحب کا فرمان سنتے ہی وہ تینوں منہ بناتے اپنا کام سر انجام دینے نکل گئے تھے. سارے کام ان ہی تینوں نے کیے تھے. حتیٰ کہ عندلیب کے گھر کی زمہ داری بھی ان پر ہی تھی. ایس پی صاحب ہر زمہ داری سے بری الزماں کل رات کو کام سے فارغ ہو کر چھٹی پر آئے تھے. آج پورا دن بھی سونے کا شغل لگایا تھا.

حسن صاحب اس کے ساتھ بیٹھے اس کے ہاتھ کو تھام چکے تھے. ولید نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا تھا.

بیٹا مجھے پتہ ہے تم بہت اچھے انسان ہو. یقیناً ایک اچھا شوہر بھی بنو گے. بیٹا مجھے معلوم ہے تم عورتوں کو عزت واحترام دینا جانتے ہو. مجھے تمھیں کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے.

مگر یاد رکھنا تمھاری بیوی یتیم ہے. باپ کی شفقت سے محروم. تمھیں معلوم ہے جن کے سر پر باپ کا سایا نہ ہو ان سے محبتوں کے سائے بھی دور ہوتے ہیں. ولید اس کو کوئی تکلیف نہ ہونے دینا. اپنی طرف سے عزت و محبت میں کوئی کمی نہ کرنا. تم اللہ کے آگے اس کے لیے جواب دہ ہو گے. یاد رکھنا. حسن صاحب کی بات پر ولید نے اثبات میں سر ہلایا تھا. جس پر انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے سینے سے لگایا تھا. و

والدین کا کام اولاد کو صحیح اور غلط کی پہچان کرانا ہوتا ہے. ان کو حقوق و فرائض کا صحیح تعین کرنا سکھانا ہوتا ہے. شادی سے پہلے والدین اپنے بیٹے کو یہی تعلیم دینے میں لگے رہتے ہیں کہ بیوی کی غلامی سے بچنا. اسے سر پر نہیں چڑھانا. ان کی اس تعلیم کے زیر اثر ہی کئی رشتے خراب ہو جاتے ہیں. دلوں میں کشادگی پیدا ہوتی

www.Novelshub.pk

ہے. بیٹے کو غلامی سے روکنے میں برائی نہیں اسے غلط طریقے سے اپنی حاکمیت دکھانے کی ترغیب دینے میں برائی ہے

عندلیب فجر پڑھ کر اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی. صائمہ بھی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس کو نصیحتیں کر رہی تھی. اور عندلیب ان کی باتوں پر بس ہنس رہی تھی جس سے صائمہ کو اس پر غصہ بھی آ رہا تھا.

دل تم ہر بات پر دانت نکالنا بند کرو. سسرال جا کر ناک کٹاو گی بس

ماما تایا کہہ رہے تھے وہ میرا گھر ہے. یعنی ولید کا سسرال ہو گا. عندلیب نے معصومیت سے بولا تھا

اللہ ہی اس بیچارے کو صبر دے جس نے تمھیں سنبھالنا ہے بیچارہ کیسے گزارہ کرے گا. صائمہ کی بات پر عندلیب ان کی گود سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی.

ماما آپ اس کی طرفداری کیوں کرتی ہیں اتنی؟ عندلیب نے احتجاجاً کہا تھا.

اس لیے کہ اپنے ساس سسر کو تم نے اپنے ساتھ ملا رکھا ہے. وہ بیچارہ بس تمھارے ظلم سہنے کو رہ گیا ہے.

ماما آپ بھی اسی گھر میں ہوں گی. مجھے تو ڈر ہے ماما کہیں یہ نہ ہو آپ اس کی سائیڈ لیں ہمیشہ.

www.Novelshub.pk

میں تو اپنے داماد کو تنہا نہیں چھوڑوں گی صائمہ نے بھی اسے چڑایا تھا جس پر عندلیب نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا.

کس طرح پارٹی بدل رہی ہیں آپ.

وہ مسکین تمھیں کچھ کہہ نہیں سکتا. ہیرے جسالڑکا ہے وہ. نرم مزاج اور

دھیما

ان کی بات پر عندلیب نے ہنستے ہوئے ولید کے لیے درج زیل القابات سے نوازا تھا.

وہ لفنگا، آوارہ اور میسنا ہے ماما.

صائمہ نے افسوس سے اسے دیکھ کر سرزنش کی تھی.

شوہر کے لی ایسے نہیں کہتے دل

شوہر تو نہیں ہے میرا وہ. ابھی کچھ گھنٹے باقی ہیں اس کی قید میں.

شرم کرو دل. زرا نہیں لگتا تم دلہن ہو. رات کو بھی کس طرح سٹیج پر بیٹھی ہنس رہی تھی تم.

ماما وہ ان چاروں کی باتیں ہی ایسی تھیں. --------میرا کیا قصور. عندلیب نے معصوم سی شکل بنا کر ان کی طرف دیکھا تھا. اب وہ اس بات پر لمبا لیکچر نہیں لے سکتی تھی.

دل تمھیں کوئی نہیں سمجھا سکتا.

دل کسی کی سنتا ہی کدھر ہے ماما. ورنہ اس لفنگے پر کبھی نہ آتا. صائمہ کی بات کو عندلیب نے اپنے ہی انداز میں لیا تھا. اور پھر خود ہی کمرے سے ہنستے ہوئے باہر چلی گئی تھی. صائمہ نے کبھی اس کا یہ انداز پہلے نہیں دیکھا تھا. زندگی میں پہلی بار وہ اتنی خوش نظر آئی تھی. صائمہ اس کی نظر اتارتے نہیں تھکتی تھیں.

صبح کے گیارہ بجے سب بارات جانے کے انتظار میں تھے. سیرت سہرا تھامے صوفے پہ بیٹھی اپنے بھائی کے کی واپسی کے انتظار میں تھی جو پچھلے ایک گھنٹے سے پانچ منٹ میں پہنچنے والا تھا.

ولید آیا تو فوراً رسم ادا کی گئی تھی. سیرت کو تحفے میں سونے کا لاکٹ دیا گیا تھا. جس پر شجاع اور زید نے بھی اپنے لائے ہوئے دو اور سہرے اٹھائے تھے. اور ولید سے لاکھ کا چیک لیا تھا. تب کہیں جا کر بارات روانہ ہوئی تھی.

ولید خود کو بہت حد تک سمجھا چکا تھا. اندر کا اضطراب اب بہت حد تک ختم ہو چکا تھا. بارات میرج حال پہنچ گئی تھی.

www.Novelshub.pk

وہ لوگ اندر داخل ہوئے تھے. سامنے سے صائمہ کو آتا دیکھ کر ولید نے حیرانگی سے اپنے والدین کو دیکھا تھا. پھر اسی حیرت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے صائمہ کے آگے سر جھکایا تھا. خاموشی سے وہ سٹیج تک آ گیا تھا. کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کیا ہوا ہے؟

ولید نے حسن صاحب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا. وہ بھی اس کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے. اس لیے خود ہی بول اٹھے.

جو تمھیں لگ رہا ہے وہی بات سچ ہے. عندلیب سے شادی ہو رہی ہے تمھاری.

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بے ساختہ ہی بول اٹھا تھا.

جو تم نے سنا ہے. اتنی حیرت کس بات کی ہے؟ وہی تمھاری پسند ہے. اللہ دے رہا ہے تو شکر ادا کرو بس حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کی حیرت میں ڈوبی شکل کی طرف دیکھا تھا

بابا ایسے کیسے؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں. مجھے نہیں پتہ مجھے ایک بار عندلیب سے ملنا ہے ابھی.

بعد میں مل لینا. نکاح کے بعد. حسن صاحب نے تحمل سے جواب دیا.

بابا پہلے میں اس سے بات کروں گا پھر نکاح کروں گا. ولید نے بھی حتمی انداز میں فیصلہ سنایا تھا. حسن صاحب نے بھی ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہا تھا

www.Novelshub.pk

ولید اٹھ کر صائمہ کے پاس آیا تھا. وہ اسے برائیڈل روم کی طرف لے گئیں تھیں. کمرے میں صرف عندلیب اور نادیہ موجود تھے. صائمہ نے پہلے عندلیب سے بات کر کے اسے سمجھایا تھا کہ کسی بھی تلخ کلامی سے بچے پھر وہ اور نادیہ باہر کی طرف نکل رہی تھیں. نادیہ اسے جاتے ہوئے آنکھ مار کر گئی تھی.

ولید کمرے میں داخل ہوا تھا. عندلیب آرام سے گھونگھٹ میں صوفے پر بیٹھی تھی. وہ آرام سے چلتا ہوا اس کے پاس کھڑا ہو گیا تھا.

یہ سب کیسے ہوا ہے عندلیب ؟

باہر کسی نے جواب نہیں دیا تمھیں عندلیب نے آرام سے کہا تھا.

مجھے صرف تم جوابدہ ہو

میرے جملہ حقوق ابھی آپ کے نام نہیں ہوئے. عندلیب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا.

ولید تو اس گھونگھٹ کے پیچھے چھپی بے باک لڑکی کے تیوروں سے جان چکا تھا وہ کبھی سیدھے طریقے سے جواب نہیں دے گی

ابھی بھی وقت ہے سوچ لو میں کبھی تمھیں خوش نہیں رکھوں گا. ولید کی بات پر عندلیب نے آرام سے جواب دیتے ہوئے کہا تھا

www.Novelshub.pk

بعض اوقات انسان کو ساری خوشیاں دے دی جائیں وہ تب بھی خوش نہیں رہتا. اور کچھ لوگ صرف حالات سے سمجھوتہ کرلیں تو زندگی خوشیوں کا گہوارہ بن جاتی ہے

عندلیب کا انداز ولید کے دل کو چھو گیا تھا مگر وہ ابھی بھی اپنی ضد پر اڑا تھا.

سوچ لو کیا پتہ میں شادی کے بعد یہاں وہاں نظریں گھماتا رہوں کیوں کہ مجھے پورا حق ہے اپنی مرضی سے لڑکی پسند کرنے کا اور ابھی میرے ساتھ زیادتی اور زبردستی دونوں کی جارہی ہیں مس عندلیب. ولید نا جانے کیوں اسے تنگ کرنا چاہ رہ تھا

ایس پی صاحب سٹامپ پیپرز لے آئیں. میں لکھ کر دے سکتی ہوں آپ شادی کے بعد کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گے.

تمھارے مطابق تو میں دل پھینک اور آوارہ تھا. اب کیا سوچ بدل گئی. ولید نے طنزیہ انداز میں کہا تھا

دل بدل گیا------یقین آگیا-----اور شاید

عندلیب کے الفاظ مکمل نہیں ہو رہے تھے. اور یہ ہچکچاہٹ ولید کو بہت عجیب لگی تھی. عندلیب اور پھر بولنے سے پہلے سوچے یہ کیا ہو رہا تھا.

اور شاید " کیا کہنا چاہتی ہیں آپ محترمہ "

اور شاید آپ اچھے انسان ہیں. آپ کو برا سمجھنا حماقت ہے

ولید کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ چھائی تھی۔

اس اچھے انسان کو اگر تمام عمر اگر تم سے محبت نہ ہوئی تو کیا کرو گی؟ میرے دل تک رسائی حاصل نہ کر سکی تو کیا کرو گی؟ کیا کبھی سوچا ہے؟ ولید نے یہ بات دل سے نہیں کی تھی۔ بس عندلیب کو دیکھ کر اس سے بدلہ لینے کا دل کیا تھا

جس راستے پر رکاوٹیں میں نے خود ڈالی ہیں اس راستے کو ہموار بھی میں ہی کروں گی۔ ولید حسن شیرازی تمھارے دل میں کل بھی میں رہی ہوں اور آنے والے کل میں بھی یہ دل میرا ہی ہے۔ تم اسے آزاد نہ تو کرا سکے ہو نہ کرا سکو گے۔ عندلیب نے پختہ لہجے میں کہا تھا۔ اس کا اعتماد دیکھ کر ولید نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا تھا بہت اعتماد ہے خود پر۔ مجھ پر بھی کیا ہوتا! آج میری محبت پر مان ہے تمھیں اور کل اسی کو ٹھکرا کر گئی تھی تم! تمھیں اجازت ہے ٹھکرا دو مجھے۔ چلے جاو واپس۔ مگر میرا دل لوٹا جانا۔ میں تمھارے جانے کا درد سہہ چکی ہوں۔ دل کے ٹوٹ جانے کا غم شاید بہت بڑا ہوتا ہے۔ تم جیسے بہادر لوگ اسے سہہ سکتے ہیں مجھ جیسے کم ظرفوں کی برداشت بہت کم ہوتی ہے۔

عندلیب کے لہجے میں بھیگا پن ولید محسوس کر چکا تھا۔ وہ کیسے اس کی آنکھوں میں آنسو آنے دے گیا تھا اسے یہ سوچ ہی تکلیف دے رہی تھی۔ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے مشاورت کرتے ہوئے بولا تھا

www.Novelshub.pk

کیا تم جیسے کم ظرف مجھ جیسوں کو برداشت کر لیتے ہیں دل؟ دیکھو زیادہ نخرے نہیں اٹھا سکتا تمہارے؟ پولیس والا ہوں برداشت تھوڑی کم ہے. مجرم بات نہیں سنتا تو ٹارچر کر کے کام چل جاتا ہے. بیوی کے معاملے میں کیا کروں کچھ معلوم نہیں

ولید کی بات پر عندلیب کے لبوں کی مسکراہٹ لوٹ آئی تھی

مجھے بھی ٹارچر کر لینا. لگے ہاتھوں تمہارے بدلہ پورا ہو جائے گا.

نہیں بیوی کے معاملے میں بچپن سے سوچ رکھا ہے میں نے کہ سر آنکھوں پر بٹھاوں گا. اب ٹارچر تو نہیں کر سکتا.

بچپن میں شادی کیوں نہیں کی؟ اتنے سالوں سے ارمان سنبھالے بیٹھے ہو. عندلیب نے ہنستے ہوئے کہا تھا

تم بچپن میں ملی نہیں. بہت پاس سے بہت دور چلی گئی تھی. تم خیر تب تو بھائی کہتی تھی. اگر بھائی ہی بنا لیتی تو میرے نصیب تو پھوٹ جانے تھے. ولید نے جھرجھری لی تھی

ولی بھائی. عندلیب قہقہہ لگا کر ہنسی تھی

خاموش. پاگل ہو گئی ہو کیا مولوی نے سن لیا تو. نکاح نہیں پڑھائے گا. خوامخواہ مسئلے ڈالو گی تم. میں جا رہا ہوں باہر. جلدی آنا میرے صبر کا پیمانہ آدھے گھنٹے سے زیادہ قائم نہیں رہے گا. ولید اٹھ کھڑا ہوا تھا.

اچھا سنو. عندلیب نے اسے پیچھے سے پکارا تھا.

www.Novelshub.pk

ہمم بولو

لفنگے ہو تم عندلیب ہنسی دباتے ہوئے بولی تھی.

تم بھی لفنگی بن جاوگی تھوڑی دیر بعد. ولید مسکراتا ہوا دروازے سے نکل جاتا ہے اور عندلیب خوشی میں آنکھ سے بہہ نکلنے والا آنسو صاف کرتی ہے

کمرے سے نکلنے کے بعد ولید کی چہرے پر الگ ہی سرشاری ہوتی ہے---------سب کچھ مل جانے کی خوشی--------. جس پر رحیم خان نے شجاع کے کان میں سرگوشی کی تھی.

اے اینے خوش کیوں نے؟ کڑی زیادہ ای چنگی تے نہیں لگ گئی.

ایس پی کو اپنی پہلی اور آخری محبت مل گئی. اس لیے اتنا خوش ہے. شجاع نے اسی کے انداز میں سرگوشی کی تھی

تینوں کیوں پتہ انہاں نوں محبت ہوئی اے کہ نہیں. توں تاں ایتھے میرے نال کھلوتا سیں جدوں انہاں نے اندر ملاقات کیتی. رحیم خان کی بات پر شجاع بے ساختہ قہقہہ لگاتا ہے. اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارتا ہوا کہتا ہے

www.Novelshub.pk

تم نہیں سمجھو گے. لمبی کہانی ہے. وقت ملا تو سناوں گا ابھی پہلے مولوی صاحب کو دیکھ لوں کدھر ہیں. نکاح شروع کروائیں.

نکاح شروع کروایا جاتا ہے پردے کے ایک طرف ولید اور دوسری طرف عندلیب ہوتی ہے. دونوں کی گزرے زمانے کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں. دونوں پرانی باتوں کو یاد کرتے مسکرا رہے ہوتے ہیں.

عندلیب سے مولوی صاحب اس کی رضامندی جان رہے ہوتے ہیں.

عندلیب کامران ولد سید کامران شیرازی آپ کا نکاح ولید حسن شیرازی ولد حسن شیرازی سے دس لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے. کیا آپ کو قبول ہے.

عندلیب کے کانوں میں یہ الفاظ گونجتے ہیں.

"تمھیں میرے علاوہ کوئی اور نہیں سنبھال سکتا عندلیب"

وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے. قبول ہے.

کیا آپ کو قبول ہے؟

"میرے سے زیادہ محبت کرنے والا شخص نہیں ملے گا محترمہ"

قبول ہے!!!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

www.Novelshub.pk

"اگر تم مل گئیں تو یقین سے کہہ سکتا ہوں زندگی میں کوئی غلط کام نہیں کر سکوں گا."

قبول ہے!!!!!

اب سے آپ میرے انڈر رہیں ایس پی صاحب. عندلیب نے مسکراتے ہوئے پردے کے اس طرف دیکھا تھا

مولوی صاحب اب ولید سے اس کی رضامندی لے رہے تھے.

ولید حسن شیرازی ولد حسن شیرازی آپ کا نکاح عندلیب کامران ولد کامران شیرازی سے دس لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے. کیا آپ کو قبول ہے؟

"تمھیں کیا تھانے میں کوئی کام نہیں ہوتا. عجیب لفنگے آدمی ہو"

ولید نے مسکرا کر قبول ہے کہا تھا.

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

"تمھاری خوش فہمی ہے میں تم سے شادی کروں گی"

قبول ہے

تمھیں میں ہی ملی ہوں کیا تنگ کرنے کے لیے؟

قبول ہے!!!اب تو ساری زندگی تنگ کرنا ہے آپ کو. اب تو ساری زندگی آپ کے نام کر دی.

www.Novelshub.pk

سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھے. محبتوں کے نئے پھول آج کھل اٹھے تھے. دو دلوں کو ایک پاکیزہ رشتے کا سکون حاصل ہوا تھا.

جنگلاں پہاڑاں وچ پھول کھل جاندے نے

ٹوٹے ہوئے دلاں نوں قرار مل جاندے نے

پیار دیاں راہواں وچ تیرے جیا ہووے ہمسفر

بیماراں نوں شفا مل جاندی اے

ختم شد

www.Novelshub.pk